عمران سیریز

یقینی موت

لیم ایم اے

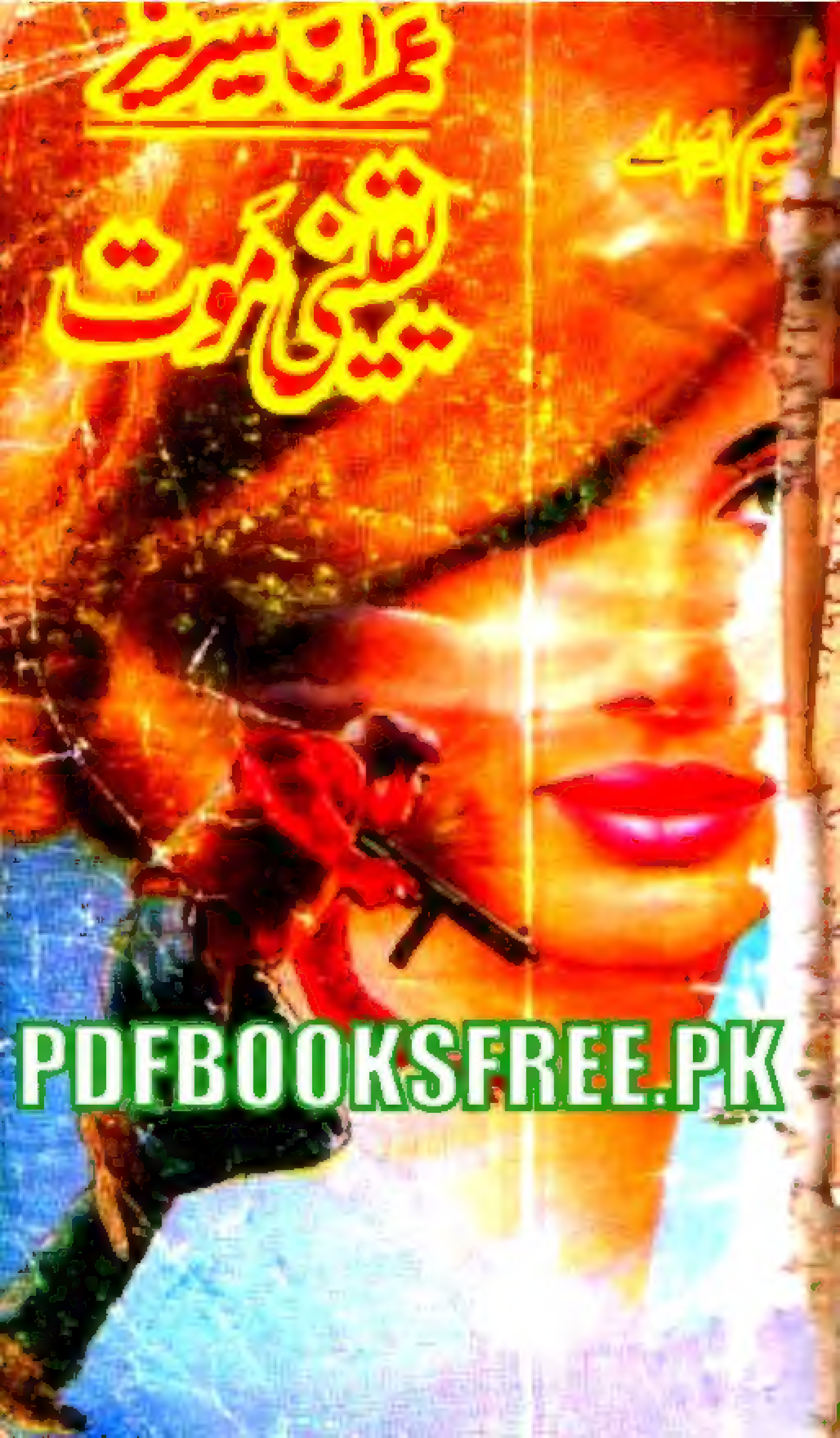

PDFBOOKSFREE.PK

چند باتیں

معزز قارئین۔ سلام مسنون۔

"یقینی موت" پڑھنے سے پہلے ایک قاری کا دلچسپ خط پڑھ لیجئے۔ میرپورخاص سے جاوید ارشاد حقانی لکھتے ہیں۔

محترم مظہر کلیم صاحب۔ آپ کی تمام کتب میں نے پڑھی ہیں اور ایک بار نہیں بار بار پڑھی ہیں۔ اور میرپورخاص میں جب بھی آپ کی نئی کتاب آتی ہے۔ تو میں پہلا قاری میں ہی ہوتا ہوں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ کی کہانیوں میں آہستہ آہستہ ایکشن ختم ہوتا جا رہا ہے۔ اور ایکشن کی بجائے پلاٹ اور سسپنس پر زیادہ زور ہوتا ہے۔ جبکہ ہم صرف ایکشن کی خاطر جاسوسی کتب پڑھتے ہیں۔ محترم ایکشن زندگی ہے۔ اور بغیر ایکشن کے زندگی قائم نہیں رہ سکتی۔ اس لئے آپ ایکشن کو نہ بھلائیے۔ اور اپنی کہانیوں میں وہی ایکشن دوبارہ لے آئیے۔ جو آپ کی تحریر کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ اور یہ بھی حق ہے کہ آپ نے گولڈن جوبلی نمبر، ناقابل تسخیر مجرم، اور "موت کا رقص" لکھ کر تمام گلے شکوے دور کر دیئے تھے۔ امید ہے وہ تینوں کتب لافانی اور ناقابل فراموش ہیں۔ بس ایسا ہی ایکشن بھری سلسلہ چاہیئے۔ زیادہ ایکشن۔ بھرپور سسپنس اور اس کے بعد منفرد کہانی۔ یہ ہماری مانگ ہے اور آپ کو ہماری یہ مانگ ہر حال میں پوری کرنی پڑے گی۔ اور اگر آپ نے ہماری مانگ پوری نہ کی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

تو ہمیں خود ایکشن میں آنا پڑے گا اور پھر عمران بھی آپ کو ہمارے خوف ناک ایکشن سے نہ بچا سکے گا۔

جناب جاوید ارشاد حقانی صاحب کا خط آپ نے پڑھ لیا۔ اب ایک اور خط بھی پڑھ لیجیے۔

سیالکوٹ سے اظہر حمید صاحب لکھتے ہیں۔

محترم مظہر کلیم صاحب! میں نے آپ کی تمام کتب پڑھی ہیں۔ آپ کا قلم روز بروز نکھرتا چلا جا رہا ہے۔ پہلے آپ کی کہانیوں میں صرف ایکشن ہی ہوتا تھا۔ لیکن اب ایکشن کے ساتھ ساتھ سسپنس اور خوب صورت کہانی کا حسین امتزاج پڑھنے میں آ رہا ہے۔ محترم "ایکشن" ذہنی بچگانہ پن کی علامت ہے اور جو لوگ صرف ایکشن لکھتے ہیں وہ جاسوسی ادب میں اناڑی اور ناپختہ کار کہلاتے ہیں۔ اور جو لوگ صرف ایکشن پسند کرتے ہیں وہ ذہنی ناہمواری کا شکار ہوتے ہیں۔ مجھے احساس ہے کہ آپ کے قارئین کی تعداد 'ان گنت' ہے اور آپ بیک وقت سب کو مطمئن نہیں کر سکتے۔ لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ قارئین کی اکثریت صرف "ایکشن" کی بجائے ایکشن کم، سسپنس اور کہانی زیادہ پسند کرتے ہیں اور آپ کو اکثریت کی رائے کا ہمیشہ احترام کرنا چاہیے۔"

محترم قارئین! دونوں خطوط آپ نے پڑھ لیے۔ یہ اپنے اپنے انداز فکر کی ترجمانی کر رہے ہیں۔ میں ان دونوں خطوط پر اپنا تبصرہ محفوظ رکھتا ہوں۔ آپ خود ہی فیصلہ کر لیجیے اور پھر مجھے لکھیے۔ یقین کیجیے میں وہی کچھ لکھتا ہوں جو آپ چاہتے ہیں۔

والسلام
مظہر کلیم ایم اے

"مادام ___ کیا چیف باس کسی بڑی مچھلی کا نام تو نہیں ہے۔ جو تم ہمیں سمندر میں لے جا رہی ہو۔ یقین کرنا ہمیں مچھلیوں سے بڑی نفرت ہے۔ چکنی چکنی سی جلد کی طرح......" ___ عمران نے ساحل کی طرف کار کے مڑتے ہی مادام سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا ___ آپ کو چکنی جلد پسند نہیں" ___ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمیں چکنی جلد کی بجائے بالوں والی کھال زیادہ پسند ہے۔ گرم گرم، نرم نرم" ___ عمران نے بڑے خوشگوار موڈ میں کہا اور مادام بے ساختہ ہنس پڑی۔

"آپ کی پسند بے ساحلی ہے پرنس ___ لیکن آپ کی پسند تو جنگلوں میں ہی مل سکتی ہے" ___ مادام نے کہا۔

"ہم اسی لئے تو اکثر ہمالیہ کے گھنے جنگلوں میں شکار کھیلتے رہتے ہیں۔ لیکن کاروبار کی مجبوریاں ہمیں شہروں میں آنے پر مجبور کر دیتی ہیں" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور مادام جو اس سے مذاق کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اُسے سنجیدہ دیکھ کر خود بھی سنجیدہ ہو گئی۔

"یہ ڈھمپ ریاست کس جگہ ہے" ——— چند لمحوں بعد ہی مادام نے پوچھا۔

"کوہ ہمالیہ کی ترائی میں ایک خوب صورت ریاست ہے۔ اور ہم وہاں کے ولی عہد ہیں" ——— عمران نے جواب دیا۔

"پھر آپ کو اس گھٹیا دھندے میں پڑنے کی کیا ضرورت تھی" مادام نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مادام ——— ہم آپ کی عزت کر رہے ہیں ——— اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ہماری توہین کریں۔ ہماری ریاست میں منشیات کو تقدس کا درجہ حاصل ہے۔ اور ہم مقدس کاروبار کر رہے ہیں" ——— عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ ——— آئی ایم سوری پرنس ——— واقعی مجھ سے زیادتی ہوئی ہے۔ میں معافی چاہتی ہوں" ——— مادام نے سپاٹ لہجے میں کہا اور عمران نے صرف سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا۔

تھوڑی دیر بعد ان کی کاریں ساحل پر موجود ایک بڑی سی چٹان کے قریب جا کر رک گئیں۔ جوزف نے کار اس لئے روک دی تھی کہ آگے جانے والی کار رک گئی تھی ——— ان کی کاریں آتے ہی چٹان کے عقب سے

دس مسلح افراد نکلے اور تیزی سے دونوں کاروں کے گرد پھیلتے چلے گئے۔ ان سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

"اوہ ——— یہ کون لوگ ہیں" ——— عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"یہ ٹوپاز کے آدمی ہیں۔ ہمارے استقبال کے لئے آئے ہیں" مادام نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل آئی۔ جوزف اور جوانا بھی کار سے نیچے آ گئے تھے ——— اور جوزف نے آگے بڑھ کر اس کا پچھلا دروازہ کھولا اور مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔ جب کہ جوانا دوسری طرف آ کر رک گیا تھا۔ عمران بڑے باوقار انداز میں باہر نکلا ——— اس نے مادام بریڈی کے ایک ساتھی کو مادام سے سرگوشی میں کوئی بات کرتے دیکھا اور مادام تیزی سے باقی مسلح افراد کی طرف بڑھ گئی۔

"تمہارا انچارج کون ہے" ——— مادام نے بڑے سخت لہجے میں پوچھا۔

"میں ہوں مادام" ——— ایک لمبے تڑنگے نوجوان نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"تو تمہیں چیف باس کی طرف سے ہدایات مل چکی ہوں گی" مادام نے پوچھا۔

"جی ہاں مادام ——— ہم نے آپ کو لے جانا ہے" ——— انچارج نے جواب دیا۔

"تو پھر جلدی کرو ——— ہمارا وقت بے حد قیمتی ہے" ——— مادام

نے خوشگوار لہجے میں کہا۔ اور اس آدمی نے اپنے ایک ساتھی کو اشارہ کیا اور وہ تیزی سے چٹان کی طرف مڑتا چلا گیا۔

"یہ چٹان تو بے حد خوبصورت ہے۔ اٹھتے ہوئے عقاب کی طرح پر پھیلائے ہوئے" ——— عمران نے آگے جھک کر چٹان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— اسی لئے اسے ایگل راک کہا جاتا ہے۔ دور دور سے سیاح اسے دیکھنے آتے ہیں۔ یہاں ہر طرف ریت ہی ریت ہے۔ لیکن نجانے یہ اکیلی چٹان یہاں کیسے وجود میں آ گئی" ——— مادام نے جواب دیا۔

"بہت خوب ——— خاصی دلکش چیز ہے" ——— عمران نے تجسس آمیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے چٹان کے عقب سے ایک بڑی سی لانچ نکل کر ان کے قریب آ گئی۔ لانچ پر بوتھم اینڈ کمپنی کا نام اور مونوگرام موجود تھا۔

"لانچ پر تشریف لے چلئے" ——— مادام نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ مگر اس سے پہلے کہ عمران قدم بڑھاتا۔ مسلح افراد کے انچارج نے آگے بڑھ کر راستہ روک لیا۔

"مادام ——— چیف باس کا حکم ہے کہ آپ لوگ ہتھیار لے کر نہیں آ سکتے۔ اس لئے براہ کرم اپنے ہتھیار ہمارے حوالے کر دیجئے یہ واپسی میں آپ کو مل جائیں گے" ——— انچارج نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اچھا اصول ہے" ——— مادام نے کہا اور جیب سے ایک ریوالور

نکال کر انچارج کی طرف بڑھا دیا ——— مادام کے دونوں ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی۔

"ہمارے پاس تو اسلحہ ہے نہیں ——— لیکن ہمارے باڈی گارڈوں کے پاس ریوالور ہیں۔ اور چونکہ یہ ان کی یونیفارم کا حصہ ہیں۔ ان کی موجودگی کے بغیر یہ باڈی گارڈ کی بجائے گھسیارے لگتے ہیں۔ اس لئے ہم یہ کر سکتے ہیں کہ ریوالوروں سے گولیاں نکال کر آپ کے حوالے کر دی جائیں ——— اور فالتو راؤنڈ بھی۔ لیکن خالی ریوالور ضرور ہمارے باڈی گارڈز کے ہولسٹروں میں رہیں گے" ——— عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے پرنس ——— اس کے بعد انہیں کیا اعتراض رہ سکتا ہے" ——— مادام نے انچارج سے پہلے خود ہی جواب دیا اور انچارج کو بھی مجبوراً اثبات میں سر ہلانا پڑا۔ چنانچہ عمران کے اشارے پر جوزف اور جوانا نے ریوالور نکال کر ان کے چیمبر خالی کر دیئے ——— اور بیلٹوں میں لگے ہوئے فالتو راؤنڈ بھی انچارج کے حوالے کر دیئے۔ اس کے بعد انچارج ایک طرف ہٹ گیا اور عمران، مادام، ہیڈی، جوزف، جوانا اور مادام کے دو ساتھی لانچ پر سوار ہو گئے ——— مسلح افراد میں سے صرف انچارج لانچ پر آیا۔ جبکہ لانچ کا پائلٹ پہلے سے ہی لانچ پر موجود تھا۔ ان کے لانچ پر سوار ہوتے ہی لانچ خاصی تیز رفتاری سے سمندر کے اندر کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

"ہم نے پہلے ہی کہا تھا کہ ہمیں آج کسی بڑی مچھلی سے ملنا پڑے گا" عمران نے مسکراتے ہوئے مادام سے کہا۔

"چیف باس واقعی بڑی مچھلی ہے۔ انتہائی طاقت ور انسان لیکن

جدید وسائل کا حامل ہے" ۔۔۔۔ مادام نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"عجیب ہے ٹوپاز بہت طاقت ور تنظیم ہے۔ اور پھر جس تنظیم نے ایکس والی کی لیبارٹری قائم کر رکھی ہو اس کی طاقت اور وسعت کا کیا ٹھکانہ" ۔ عمران نے بڑے عقیدت مندانہ لہجے میں کہا۔ اور مادام طنزیہ انداز میں مسکرا کر خاموش ہو گئی۔

لانچ تیزی سے سفر کرتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اور پھر دور سے سمندر کے اندر ایک کافی بڑا جہاز نظر آنے لگا۔ لانچ کا رخ اس جہاز کی طرف مڑ گیا اور عمران حیرت سے اس جہاز کو دیکھنے لگا ۔۔۔۔ اس کا خیال تھا کہ لانچ کسی جزیرے کا رخ کرے گی۔ لیکن اسے جہاز کی طرف بڑھتے دیکھ کر وہ قدرے مایوس سا ہو گیا۔ کیوں کہ ظاہر ہے ایکس والی کی اتنی بڑی لیبارٹری جہاز میں تو نہیں بنائی جا سکتی ۔۔۔۔ بہرحال اس قدر تو بات بن رہی تھی کہ اس کی ملاقات ٹوپاز کے بڑے گرگے سے ہونے والی تھی۔ اس کے بعد لیبارٹری کا پتہ لگا لینا کوئی بڑی بات نہ تھی ۔۔۔۔ اس لئے عمران مطمئن تھا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ سوچ رہا تھا کہ اب جو کچھ بھی کرنا ہو گا اسے خود کرنا ہو گا۔ کیوں کہ صفدر، کیپٹن شکیل اور جولیا تو ظاہر ہے ساحل پر ہی رہ گئے ہوں گے ۔۔۔۔ وہ سمندر کے اندر اس کی کوئی مدد نہ کر سکتے تھے۔ چوں کہ فوری طور پر اسے کوئی خطرہ نہ تھا اس لئے اس نے اس بارے میں مزید غور و فکر چھوڑ دیا اور غور سے نزدیک آتے ہوئے جہاز کو دیکھنے لگا ۔۔۔۔ جہاز پر بھی برتھم اینڈ کمپنی کا نام اور مونوگرام بنا ہوا تھا اور جہاز اپنی ساخت کے اعتبار سے مچھلیاں پکڑنے اور انہیں سٹاک کرنے والا دکھائی دے رہا تھا۔

"کیا برتھم اینڈ کمپنی مچھلیاں پکڑنے کی ٹھیکیدار ہے" ۔۔۔۔ عمران نے مادام سے پوچھا۔

"ہاں پرنس ۔۔۔۔ ساراکش کے تمام ساحلوں کا ٹھیکہ اسی کمپنی کے پاس ہے" ۔۔۔۔ مادام نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور عمران خاموش ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد لانچ جہاز کے قریب جا کر رک گئی۔ جہاز کی ریلنگ پر بہت سے افراد کھڑے نظر آ رہے تھے۔ جن میں سے تین افراد نے نقاب پہن رکھے تھے جب کہ باقی افراد سٹین گنیں اٹھائے ہوئے تھے ۔۔۔۔ لانچ کے رکتے ہی اوپر سے ایک مخصوص ساخت کی سیڑھی نیچے لٹکائی گئی۔ اور مادام عمران کو اوپر آنے کا اشارہ کر کے تیزی سے سیڑھی پر چڑھتی چلی گئی۔ عمران نے بھی اس کی پیروی کی ۔۔۔۔ اور ظاہر ہے اس کے بعد اس کے ساتھی بھی اوپر پہنچ گئے۔

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ہنری جیمز ویگن میں بیٹھا کرنل ہالینڈ کا انتظار کر رہا تھا اور پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد ہیلی کاپٹر کی گڑگڑاہٹ اسے اپنے سر پر سنائی دی ـــــ اور وہ اور کلارک چونک کر سیدھے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد ہی ان سے ذرا فاصلے پر ایک جدید قسم کا ہیلی کاپٹر ریت پر اتر آیا۔

ہنری جیمز اور کلارک دونوں ویگن سے نیچے اتر آئے۔ ہیلی کاپٹر کا دروازہ کھلا اور کرنل ہالینڈ باہر نکلا اور لنگڑاتا ہوا ان کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ دونوں بھی تیزی سے اس کی طرف بڑھے۔

"تمام انتظامات مکمل ہو گئے ہیں کوسٹ گارڈ کی تیز رفتار لانچیں جہاز کو گھیرنے کے لئے تیار ہیں۔ اب ہمیں فوراً چھاپہ مار دینا چاہئے"۔ کرنل ہالینڈ نے ہنری جیمز سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس ـــــ میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں" ـــــ ہنری جیمز کی بجائے کلارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا" ـــــ کرنل ہالینڈ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"باس ـــــ اس طرح کے چھاپے سے ہم کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اس سے قبل بھی ہم کئی بار اس جہاز کی اچانک تلاشی لے چکے ہیں۔ لیکن آج تک وہاں سے کچھ برآمد نہیں ہوا ـــــ اب بھی اگر جہاز پر چھاپہ مارا گیا تو وہاں کیا ہو گا۔ پرنس آف ڈھمپ۔ مادام بریڈنی ان کے ساتھی اور زیادہ سے زیادہ فرپاز کا چیف اور اس کے ساتھی وہاں ہوں گے ـــــ لیکن ان کے چہروں پر تو یہ نہیں لکھا ہو گا کہ وہ فرپاز کے چیف ہیں اور نہ ہی انہوں نے قبولنا ہے۔ پھر ہوتھرا اینڈ کمپنی کے مالکان کوئی چھوٹی حیثیت کے لوگ تو نہیں کہ انہیں عام مجرموں کی طرح صرف شک کی بنیاد پر گرفتار کر لیا جائے"۔ کلارک نے باقاعدہ دلائل کے ساتھ بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ تم درست کہہ رہے ہو۔ واقعی اس طرف تو میرا خیال ہی نہیں گیا" ـــــ کرنل ہالینڈ نے جواب دیا۔

"باس ـــــ اس کی بجائے ایک اور کام کیوں نہ کیا جائے کہ صرف اس پرنس آف ڈھمپ کی نگرانی کی جائے۔ ظاہر ہے سودے کے بعد اسے مال کی سپلائی تو دی جائے گی ـــــ اگر ہم ان لوگوں کو مال سمیت پکڑ لینے میں کامیاب ہو جائیں تو پھر یہ لوگ بچ نہ سکیں گے"۔ کلارک نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے فی الحال یہ چھاپہ ملتوی کیا جائے اور صرف اس پرنس کی نگرانی کی جائے" ـــــ کرنل ہالینڈ نے کہا۔

"کرنل ـــــ ہم جدید ترین آلات کی مدد سے اس کی مکمل نگرانی کر سکتے ہیں۔ اس کی تمام گفتگو ٹیپ ہو سکتی ہے اس کا ٹیلی فون

ٹیپ ہو سکتا ہے۔ اگر یہ لوگ ٹرانسمیٹر استعمال کریں تو وہ ٹیپ ہو سکتا ہے۔ [illegible] جہاز کے اصل کرتا دھرتا بھی سامنے آ جائیں گے ——— ان کے [illegible] کا علم بھی اور اعمال بھی ——— کلارک نے کہا۔

"ویری گڈ آئیڈیا ——— واقعی ہم سے حماقت ہو رہی تھی چھاپے کے بعد یہ لوگ محتاط ہو جاتے اور ہو سکتا تھا کچھ عرصے کے لئے تمام کارروائیاں ہی بند کر دیتے ——— ٹھیک ہے میں واپس جاتا ہوں۔ چھاپہ کینسل تم لوگ اس پرنس کی نگرانی کرو۔ مکمل طور پر ——— کرنل ہالینڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اس کی سمجھ میں بات آ گئی تھی۔ چنانچہ وہ تیزی سے مڑا اور دوبارہ ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جب ہیلی کاپٹر اڑ کر فضا میں بلند ہو گیا تو ہنری جیمز اور کلارک واپس ویگن میں آ گئے۔

"تم نے آخر کار کرنل ہالینڈ کو قائل کر ہی لیا۔ ویسے میرا تو خیال تھا کہ چھاپہ پڑنے دیتے۔ شاید کچھ مل ہی جاتا ——— ہنری جیمز نے ویگن میں بیٹھتے ہوئے کلارک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا ملنا تھا سوائے ناکامی کے ——— اور مجرم بھی چوکنا ہو جاتے"

کلارک نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور ہنری جیمز خاموش ہو گیا۔ کیوں کہ کلارک کی بات بالکل درست تھی ——— اور اب ہنری جیمز دل ہی دل میں کلارک کی ذہانت کا قائل ہو گیا تھا۔ جس نے حالات کا صحیح تجزیہ کیا تھا۔

"اس پرنس کی نگرانی کیسے کی جائے گی ——— ہنری جیمز نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد پوچھا۔

"یہ آپ مجھ پر چھوڑ دیں۔ جب پرنس اس جہاز سے واپس لوٹے گا۔ تو ہم اس کی رہائش گاہ کا پتہ لگا لیں گے اور پھر میں اس کی رہائش گاہ میں

ایسے خفیہ آلات نصب کر دوں گا کہ ہم اپنے ہیڈ کوارٹر میں بیٹھ کر اس کی نہ صرف ایک ایک حرکت کی فلم بنا لیں گے۔ بلکہ اس کی رہائش گاہ میں انسانی لبوں سے نکلنے والا ہر لفظ بھی ٹیپ ہو جائے گا ——— کلارک نے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— اس طرح ہم واقعی صحیح وقت پر اقدام کر کے صحیح نتائج حاصل کر سکیں گے اور میرے خیال میں اب بلیک باس والے شوشے کا بھی خاتمہ ہو جانا چاہیئے ——— کیوں کہ ہمارا مقصد تو صرف ٹوپاز کی تلاش تھی اور وہ مقصد حل ہو ہی گیا ہے ——— ہنری جیمز نے کہا۔

"اب اس ڈرامے کو مزید چلانے کا کوئی فائدہ بھی نہیں۔ زیر زمین دنیا کے لوگ بس بلیک باس کو یاد ہی کرتے رہیں گے۔ جس نے صرف ایک رات ہی جلوہ دکھایا ہے ——— کلارک نے ہنستے ہوئے کہا اور ہنری جیمز بھی ہنس پڑا۔ اور پھر اس نے ڈیش بورڈ کا بٹن آن کر کے جیمس کو پکارنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی جیمس کی آواز سنائی دی ——— اس نے بتایا کہ وہ کرنل ہالینڈ کو ہیڈ کوارٹر چھوڑ کر واپس آ رہا ہے۔ اور ہنری جیمز نے اسے ہدایت کی کہ وہ پہلے کی طرح جہاز پر نظر رکھے۔

"باس ——— میرے پاس ایسے آلات موجود ہیں کہ اگر آپ حکم دیں تو میں جہاز کے اندر ہونے والی تمام گفتگو ٹیپ کر لوں اور وہاں ہونے والی ہر حرکت کی فلم اتار لوں اور ——— جیمس نے کہا۔

"اوہ ——— اگر واقعی ایسے آلات ہیں۔ اور تم کسی کی نظروں میں آئے بغیر ایسا کر سکتے ہو تو ضرور کرو اور ——— ہنری جیمز نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے باس ——— میں تو یہ تمام واقعات دیکھ سکوں گا لیکن آپ

فلم ڈویلپ ہونے کے بعد ہی دیکھ سکیں گے اوور" —— جیمس نے کہا۔

"تو پھر ایسا کرو۔ ساحل سے مجھے اپنے ساتھ لے لو۔ کلانک اکیلا ویگن میں رہ کر بخوبی کام کر سکتا ہے اوور" —— جنرل جیمز نے کہا۔

"بہتر —— میں آپ کو لے لیتا ہوں اوور" —— جیمس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ زیادہ بہتر ہے کہ آپ وہاں ہیلی کاپٹر کے ذریعے خود ہر بات کی نگرانی کریں اور میرا خیال ہے کہ کرنل ہالینڈ سے بھی رابطہ قائم کر لیں —— ہو سکتا ہے کوئی ایسی صورت حال پیدا ہو جائے کہ آپ کی اچانک مداخلت کرنی پڑ جائے" —— کلانک نے کہا اور جنرل جیمز اثبات میں سر ہلاتا ہوا ویگن سے نیچے اتر آیا۔ چند لمحوں بعد ہی ہیلی کاپٹر نیچے اتر آیا تو جنرل جیمز اس میں سوار ہو گیا اور جیمس نے ہیلی کاپٹر دوبارہ فضا میں بلند کر دیا۔ جنرل جیمز نے ہیلی کاپٹر میں بیٹھتے ہی ٹرانسمیٹر پر کرنل ہالینڈ سے رابطہ قائم کیا۔ اور اُسے اپنے ہیلی کاپٹر میں آنے اور نئی صورت حال کے متعلق بتایا۔

"اوہ —— مجھے اس بات کا خیال ہی نہیں رہا۔ میں نے کوسٹ گارڈز کو آپریشن ملتوی کرنے کا کہہ دیا ہے۔ اب فوراً دوبارہ انہیں الرٹ کرنا حماقت ہی ہو گا —— تم ایسا کرو کہ حالات کا جائزہ لیتے رہو اگر ضرورت محسوس ہو تو مجھے کال کر لینا۔ میں دوسرے ہیلی کاپٹر پر آ جاؤں گا۔ اوور" کرنل ہالینڈ نے جواب دیا۔ اور جنرل جیمز نے اوور کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ جیمس ہیلی کاپٹر کو خاصی بلندی پر لے آیا تھا —— یہ ہیلی کاپٹر خصوصی ساخت کا تھا۔ اور خاص طور پر نگرانی کے لئے بنایا گیا تھا اس لئے نہ صرف

اس کی رفتار بے حد تیز تھی۔ بلکہ یہ اتنی اونچائی پر چلا جاتا تھا کہ اسے نیچے سے چیک نہیں کیا جا سکتا تھا —— اور اس میں ایسے جدید آلات نصب تھے۔ کہ دس ہزار فٹ گہرائی میں بھی ہر چیز کی نہ صرف فلم بنا سکتا تھا بلکہ وہاں پیدا ہونے والی ہر آواز کو بھی ٹیپ کر لیتا تھا —— چنانچہ مخصوص بلندی پر پہنچنے کے بعد جیمس نے ہیلی کاپٹر کو ایک جگہ پر فکس کر دیا۔ اور پھر خود چیکنگ نظام کو آن کرنے میں مصروف ہو گیا —— چند لمحوں بعد اس نے جہاز کو ٹارگٹ میں رکھ کر چیکنگ نظام کو آن کر دیا۔ ڈیش بورڈ کے سامنے نصب ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی۔ اور اس میں جہاز نظر آنے لگا —— جیمس نے ایک ناب کو تیزی سے گھمانا شروع کر دیا۔ اور جہاز سکرین پر بڑا ہونا شروع ہو گیا۔ جب جہاز سکرین پر پوری طرح پھیل گیا تو جیمس نے ناب کے قریب لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا —— اور پھر ناب کو تیزی سے گھمانا شروع کر دیا۔ اور سکرین پر جہاز کے مختلف حصے ابھرنے لگے۔ چند سیکنڈوں کے لئے ایک کونے کی تصویر آتی پھر تصویر بدل جاتی —— اور دوسرا کونا سامنے آ جاتا۔ جنرل جیمز خاموش بیٹھا غور سے ان تصویروں کو دیکھ رہا تھا۔ اور جیسے ہی ایک تصویر سکرین پر ابھری وہ چونک پڑا۔ اور جیمس نے بھی تیزی سے ساتھ والا بٹن دبا دیا —— اور اس بار تصویر سکرین پر رک گئی اور جیمس نے ایک بار پھر ناب گھمانی شروع کر دی۔ اور تصویر بڑی ہوتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد تصویر پوری طرح واضح ہو گئی۔ اور جیمس نے نیچے ہاتھ بڑھا کر ایک بڑا سا بٹن آن کر دیا —— دوسرے لمحے باتیں کرنے کی آواز ہیلی کاپٹر میں گونجنے لگی۔ یہ ایک شیشے کے کمرے کی تصویر تھی۔ جس میں ایک کرسی پر پرنس بیٹھا ہوا [illegible] صفدر [illegible]

دائیں بائیں وہ دونوں حبشی موجود تھے۔ اور سامنے رکھی ہوئی کرسیوں پر تین نقاب پوش بیٹھے ہوئے تھے ــــــ جن میں سے ایک کی کرسی ذرا اونچی تھی اور اس نے سنہرے رنگ کا نقاب پہنا ہوا تھا۔ جب کہ اس سے ذرا پیچھے دو کرسیاں رکھی ہوئی تھیں جن پر سرخ رنگ کا نقاب پہنے دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے ــــــ ان دونوں کے سینوں پر بڑے بڑے حروف میں نمبر لکھے ہوئے تھے۔ یعنی نمبر دو اور دوسرے پر چار کا ہندسہ نظر آ رہا تھا۔ ان سے دائیں طرف تین کرسیاں بچھی ہوئی تھیں ــــــ جن میں سے ایک پر مادام بیڈی اور باقی دو پر اس کے دو ساتھی بیٹھے ہوئے تھے کمرے میں قالین بچھا ہوا تھا۔ اور کمرے میں ہر طرف دیواروں کے ساتھ ساتھ سٹین گنوں سے مسلح افراد بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔

"میں چیف آف ٹوپاز پرنس کو خوش آمدید کہتا ہوں۔"
سنہرے نقاب پوش نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"شکریہ ــــــ ہم اپنے استقبال سے بے حد خوش ہوئے ہیں۔"
پرنس نے جواب دیا۔

ان کی آوازیں ہیلی کاپٹر میں گونج رہی تھیں۔

"جیمس ــــــ اگر فوری مداخلت کی ضرورت پڑے تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔"
ہنری جیمز نے جیمس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہم سوائے نگرانی کے اور کچھ نہیں کر سکتے۔" ــــــ جیمس نے جواب دیا اور ہنری جیمز نے سر ہلا دیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ شاید یہاں سے بیٹھے بیٹھے جہاز میں مداخلت کی جا سکے مگر یہاں صرف نگرانی کے ہی آلات نصب تھے۔

جہاز پر پہنچنے کے بعد انہیں جہاز کے نچلے حصے میں ایک کافی بڑے کمرے میں لے جایا گیا ــــــ جہاں کرسیاں بچھی ہوئی تھیں اور پھر وہ سب کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ جوزف اور جوانا نے کرسیوں پر بیٹھنے سے انکار کر دیا اور وہ عمران کی پشت پر اس کے دائیں بائیں کھڑے ہو گئے۔

"میں چیف آف ٹوپاز پرنس کو خوش آمدید کہتا ہوں۔"
سنہرے نقاب پوش نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"شکریہ ــــــ ہم اپنے استقبال سے بے حد خوش ہوئے ہیں۔" ــــــ عمران نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"پرنس ــــــ اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ آپ واقعی ہماری لائن کے آدمی ہیں۔ معاف کیجئے گا۔ ہمیں اس سلسلے میں بے حد محتاط رہنا پڑتا ہے۔" ــــــ چیف باس نے اس بار قدرے سپاٹ لہجے

میں کہا۔

"آپ کس قسم کا ثبوت چاہتے ہیں" ــــــ عمران کا لہجہ بھی کرخت ہو گیا۔

"کوئی ایسا ثبوت ــــــ جس سے ہمیں یہ یقین آ جائے کہ آپ واقعی جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ درست ہے" ــــــ چیف باس نے کہا۔

"میں ایک تجویز پیش کرتی ہوں" ــــــ اچانک مادام بریڈی نے درمیان میں بولتے ہوئے کہا۔

"کیسی تجویز" ــــــ چیف باس نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے یقین ہے کہ پرنس آف ڈھمپ اپنی شناخت غلط کرا رہے ہیں اور ...." ــــــ مادام بریڈی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا چیف باس کرسی پر اچھل پڑا۔

"پرنس آف ڈھمپ ــــــ کیا مطلب ــــــ کیا تم پرنس آف ڈھمپ ہو یعنی علی عمران ــــــ پاکیشیا کا جاسوس" چیف باس نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

اور اپنے چیف باس کا لہجہ بدلتے دیکھ کر کمرے کی دیواروں کے ساتھ موجود سٹین گن برداروں نے بڑی پھرتی سے سٹین گنیں سیدھی کر لیں۔ ظاہر ہے ان کا رخ عمران کی طرف ہی تھا۔

"آپ ہماری توہین کر رہے ہیں مسٹر چیف ــــــ آپ اس مسخرے علی عمران سے ہمیں ملا رہے ہیں جو پاکیشیا میں جوتیاں چٹخاتا پھرتا ہے۔ ہم واقعی ریاست ڈھمپ کے ولی عہد ہیں ــــــ اور ہمارا نام مسعود ابن رضا ہے۔ علی عمران نہیں۔ ہو سکتا ہے وہ فرضی طور پر اپنے آپ کو

پرنس آف ڈھمپ کہتا ہو۔ لیکن اس سے ہماری حیثیت نہیں بدل جاتی" عمران نے انتہائی تیکھے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا ثبوت ہمیں چاہیے۔ کہ آپ واقعی پرنس آف ڈھمپ ہیں علی عمران نہیں۔ اور یہ بھی سن لیجیے کہ وہ علی عمران بھی آج کل یہاں آیا ہوا ہے ــــــ اور اس سے ہمارا ٹکراؤ بھی ہو چکا ہے۔ اس نے ہمیں خاصا نقصان بھی پہنچایا ہے وہ ناڈر کو کنگ ایجنسی کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے۔ چنانچہ ہم نے اُسے اغوا کرنے کا مشن مادام بریڈی کو دیا ــــــ اور مادام بریڈی نے ہمیں رپورٹ دی کہ وہ مطلوبہ آدمی کو تلاش کر چکی ہے۔ اور وہ مطلوبہ آدمی آپ ہیں۔ دوسرے لفظوں میں آپ علی عمران ہیں ــــــ کیوں کہ ہماری رپورٹ کے مطابق علی عمران ہی ہمیشہ اپنے آپ کو پرنس آف ڈھمپ کہلاتا ہے۔ لیکن آپ کا حلیہ اصل علی عمران سے نہیں ملتا اور آپ سنٹرل ایشیا کے ایک بہت بڑے سمگلر کے روپ میں سامنے آتے ہیں ــــــ اور اس سے قبل آپ کا نام بطور سمگلر کبھی سننے میں نہیں آیا۔ حالانکہ پاکیشیا اور سنٹرل ایشیا میں بھی ہمارے روابط ان کے بڑے بڑے سمگلروں سے ہیں ــــــ لیکن اس سے قبل آپ کبھی سامنے نہیں آئے۔ اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے دانستہ سمگلر کا روپ دھارا ہے تاکہ آپ ہم تک پہنچ سکیں ــــــ اب اس بات کو ثابت کرنا آپ کا کام ہے کہ آپ واقعی ایک سمگلر ہیں اور علی عمران نہیں۔ اگر آپ نے ثابت کر دیا۔ کہ آپ علی عمران نہیں تو ہم آپ سے سودا کرنے پر تیار ہیں ورنہ دوسری صورت میں آپ زندہ یہاں سے واپس نہیں جا سکتے" ــــــ چیف باس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا

لیکن اس کی بات چیت میں اتنا فرق ضرور پڑ گیا تھا کہ اب وہ تم کی بجائے آپ کا لفظ اختیار کر رہا تھا۔

"اوہ —— تو یہ غلط فہمی ہوئی ہے مادام بریڈی کو —— اس نے پرنس آف ڈھمپ کا نام سن کر یہ فرض کر لیا کہ ہم علی عمران ہیں"۔ عمران نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا۔

"مجھے اب بھی یقین ہے کہ تم علی عمران ہو۔ اگر تمہارا میک اپ صاف کیا جائے تو اصلی علی عمران ابھی نمودار ہو جائے گا" —— مادام بریڈی نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ —— آپ ہماری توہین نہیں کر سکتیں۔ ہم اس وقت ٹوباز کے مہمان ہیں۔ اس لئے آپ ایسی باتیں کر رہی ہیں۔ لیکن اب آپ نے تم کا لفظ ہمارے لئے استعمال کیا تو ہم یہاں بھی آپ کو عبرتناک سزا دینے پر قادر ہیں" —— عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے مادام —— آپ خاموش رہیں۔ ہم خود بات کر لیتے ہیں۔ آپ کی تجویز درست ہے۔ پرنس کا میک اپ چیک کیا جائے گا"۔ چیف باس نے مادام سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تو اس بات میں ہماری توہین کا پہلو نکلتا ہے۔ لیکن آپ کا شک بھی اپنی جگہ حالات کی وجہ سے درست ہے۔ آپ بے شک اپنی طرف سے اطمینان کر لیں —— ہم اس امتحان سے گزرنے کے لئے پوری طرح تیار ہیں" —— عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور مادام بریڈی کی آنکھوں میں موجود چمک عمران کی اس بات سے بجھ سی گئی۔

"تولیہ اور امونیا لایا جائے" —— چیف باس نے اپنے ایک ساتھی نقاب پوش سے کہا اور وہ تیزی سے اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک تسلہ اور امونیا کی بڑی سی بوتل موجود تھی —— اس نے کاندھے پر بڑا سا تولیہ اٹھا رکھا تھا۔ پھر عمران نے اس تسلے میں منہ جھکا کر امونیا سے خوب اچھی طرح منہ دھویا اور مادام کے ساتھی نے تولیے سے عمران کے چہرے کو مخصوص انداز میں خوب رگڑ رگڑ کر صاف کیا —— لیکن عمران نے سپیشل میک اپ کر رکھا تھا۔ ظاہر ہے یہ سپیشل میک اپ امونیا سے نہیں دھل سکتا تھا اس لئے کافی دیر تک رگڑنے کے باوجود عمران کے چہرے پر کوئی فرق ظاہر نہ ہوا تو وہ پیچھے ہٹ گیا۔ مادام بریڈی کا چہرہ لٹک گیا تھا۔

"اب بولئے مادام —— پرنس کا چہرہ تو ویسے ہی ہے" —— چیف باس نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"یہ کوئی مخصوص میک اپ ہے۔ تم لوگوں کو جدید میک اپ کے بارے میں کوئی علم نہیں۔ آج کل جو میک اپ کے کیمیکلز آ رہے ہیں وہ امونیا سے صاف نہیں ہوتے بلکہ الکحل سے صاف ہوتے ہیں"۔ اچانک مادام نے کچھ سوچتے ہوئے کہا اور اس کی آنکھیں ایک بار پھر چمک اٹھیں۔

"ہو سکتا ہے آپ درست کہہ رہی ہوں۔ آپ اس طرح بھی اطمینان کر لیجئے" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس کا اپنا ایجاد کردہ سپیشل میک اپ دنیا کے کسی بھی کیمیکل سے صاف نہیں ہو سکتا۔ اس کی صفائی کے لئے صرف سادہ پانی چاہئے۔ اور انسانی نفسیات

ہوئی ہے کہ وہ سامنے کی بات ہمیشہ نظر انداز کر دیتا ہے۔ اسی اصول کو سامنے رکھ کر عمران نے طویل ریسرچ کے بعد یہ میک اپ ایجاد کیا تھا لوگ اسے صاف کرنے کے لئے دنیا بھر کے کیمیکل استعمال کر سکتے ہیں ——— لیکن انہیں کبھی بھی سادہ پانی استعمال کرنے کا خیال نہیں آ سکتا۔ اور عمران کا خیال آج تک درست ہی ثابت ہوا تھا۔ مادام بھی اپنی جگہ درست کہہ رہی تھی ——— کیونکہ آج کل بازار میں جو میک اپ کا جدید سامان آ رہا تھا وہ خالص الکحل سے صاف ہوتا تھا۔

چنانچہ مادام کے کہنے پر چیف باس نے خالص الکحل منگوایا اور ایک بار پھر عمران کا منہ دھلنے لگا اور اسے دوبارہ تولیے سے رگڑا گیا۔ لیکن اس بار بھی اس کے چہرے پر ذرہ برابر بھی فرق نہ پڑا تو مادام بالکل ہمت ہار گئی

"میں معافی چاہتی ہوں پرنس ——— مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔ آپ واقعی میک اپ میں نہیں ہیں" ——— مادام بریڈی نے ندامت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم نے آپ کو معاف کیا۔ بہرحال ہم اپنے وعدے پر قائم ہیں سودا طے ہو جانے کے بعد آپ تک ہمارا تحفہ ایک قیمتی ترین ہیرے کی صورت میں ضرور پہنچے گا" ——— عمران نے بڑی فراخ دلی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بہت بہت شکریہ ——— اچھا چیف ——— ہمیں اجازت دیجئے اور آپ سودا طے کرتے رہیں۔ یہ درست ہے کہ مجھ سے اندازے کی غلطی ہو گئی ہے۔ بہرحال میں نے آپ کو ایک بڑا گاہک دے دیا ہے"

مادام بریڈی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے چیف باس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"دو منٹ توقف کیجیے ——— یہ ثبوت تو آپ نے تجویز کیا تھا۔ اب ہم خود اپنا ثبوت پیش کرتے ہیں اسے بھی دیکھتی جائیے ——— سیکرٹری"

عمران نے مادام بریڈی سے مخاطب ہو کر کہا اور آخر میں اس نے جوزف کو آواز دی۔

"یس پرنس" ——— جوزف نے ادب سے سر جھکاتے ہوئے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"چیف اور مادام کو وہ کاغذات دکھائے جائیں جن سے ثابت ہو کہ ہم واقعی ریاست ڈھمپ کے ولی عہد ہیں اور ہمارا نام سعود ابن رضا ہے" عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس پرنس" ——— جوزف نے جواب دیا اور پھر جیب میں ہاتھ ڈال کر اس نے ایک پلاسٹک کا خوبصورت لفافہ نکالا۔ جس میں سے دو کاغذات نکال کر اس نے چیف کی طرف بڑھا دیئے ——— چیف اور مادام بریڈی نے غور سے انہیں دیکھا۔ ان میں سے ایک کاغذ اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کا اس کے خصوصی پیڈ اور مہر سے جاری کردہ تھا جس میں سعود ابن رضا ولی عہد ریاست ڈھمپ کو اقوام متحدہ کی جنرل کونسل میں بطور ممبر شامل ہونے کا اختیار دیا گیا تھا ——— اور دوسرا کاغذ حکومت کافرستان کے صدر کی طرف سے جاری کردہ تھا۔ جس میں سعود ابن رضا کی ولی عہدی کی سرکاری طور پر تصدیق کی گئی تھی۔

کاغذات اصلی تھے۔ مہریں اور مونوگرام سب اصلی تھے۔ اس لئے مادام

برینڈی اور چیف باس دونوں ان کاغذات کے بعد پوری طرح مطمئن ہو گئے

"میں ایک بار پھر معافی چاہتی ہوں پرنس" —— اس بار مادام برینڈی نے پورے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"شکریہ —— ہمیں خوشی ہے کہ آپ کو اطمینان ہو گیا۔ ویسے آپ اس علی عمران کی تلاش جاری رکھیے۔ اور اب ہم بھی اسے زندہ نہ چھوڑیں گے۔ وہ خواہ مخواہ پرنس آف ڈھمپ کے الفاظ سے ہمیں پریشان کرتا رہتا ہے —— اگر چیف باس اجازت دیں تو معاوضے کی تکمیل کے بعد ہم اپنے ذرائع سے علی عمران کو تلاش کر کے چیف باس کے حوالے کر سکتے ہیں لیکن اب ہمیں یاد آ رہا ہے کہ ہوٹل میں مادام نے ہمیں بتایا تھا کہ علی عمران بذات خود سمگلر ہے —— اور وہ ٹوپاز سے سودا بھی کر چکا ہے"

عمران نے یوں کہا جیسے اسے اچانک یہ بات یاد آ گئی ہو۔

"وہ تو میں نے آپ کو چیک کرنے کے لئے بات بنائی تھی۔ اور جب آپ علی عمران کے نام پر چونکے تھے تو مجھے یقین آ گیا تھا کہ آپ ہی اصلی علی عمران ہیں" —— مادام برینڈی نے ندامت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویسے مادام —— میں نے علی عمران کی فائل کراس ورلڈ آرگنائزیشن اور شاد ورلڈ آرگنائزیشن سے حاصل کر کے بغور پڑھی ہے۔ وہ بے حد خطرناک آدمی ہے۔ وہ اگر واقعی پرنس کی جگہ ہوتا تو اتنی آسانی سے اکیلا یہاں نہ چلا آتا" —— چیف باس نے مادام سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ وہ فائلیں یا ان کی نقولات مجھے مہیا کر سکتے ہیں —— تاکہ میں انہیں پڑھ کر عمران کے متعلق مزید تفصیلات سے آگاہ ہو سکوں اور پھر

اسے تلاش کروں" —— مادام برینڈی نے کہا۔

"وہ نقولات ہمارے سپیشل گروپ کے پاس ہیں۔ اس لئے فوری طور پر مہیا نہیں ہو سکتیں آپ براہ راست ان تنظیموں سے وہ فائلیں حاصل کر سکتے ہیں —— ان کے اخراجات میں ادا کر دوں گا"

ٹوپاز نے کہا۔

"ٹھیک ہے —— اچھا اب مجھے اجازت" —— مادام برینڈی نے کہا اور پھر وہ چیف باس سے مصافحہ کرنے اور پرنس کو سلام کرنے کے بعد اپنے ساتھیوں سمیت کمرے کے دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی —— چیف کا ساتھی نمبر ٹو بھی ان کی رہنمائی کے لئے ان کے ساتھ چلا گیا ادھر عمران سوچ رہا تھا کہ یہاں سے رخصت ہوتے ہی وہ اپنا ریکارڈ ہر قیمت پر ان دونوں تنظیموں سے غائب کر دے گا —— تاکہ آئندہ مجرم اس کے حالات و واقعات سے اتنی آسانی سے واقف نہ ہو سکیں۔ اسے آج تک یہ خیال ہی نہ آیا تھا کہ یہ دونوں تنظیمیں دیگر مجرموں اور جاسوسوں کا ریکارڈ رکھ سکتی ہیں تو اس کا اور اس کے ساتھیوں اور ایجنٹوں کا ریکارڈ بھی تو رکھ سکتی ہیں۔

"اب ہم دوست ہیں پرنس —— پہلے آپ فرمایئے کیا پئیں گے" —— مادام برینڈی کے جانے کے بعد چیف باس نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس نے اپنا نقاب بھی اتار دیا —— چیف باس کا حلیہ عجیب و غریب تھا۔ وہ ادھیڑ عمر آدمی تھا۔ اس کے سر کے بال برف کی طرح سفید تھے۔ جب کہ چہرے پر موجود چھوٹی چھوٹی داڑھی سیاہ رنگ کی تھی۔

"ہم سوائے سادہ پانی کے اور کچھ نہیں پیتے۔ اور اس وقت ہمیں پیاس نہیں ہے اس لئے اس تکلف کو رہنے دیجئے۔ اور سودے کی بات کیجئے۔ تاکہ وقت بچ سکے" ——— علی عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"آپ کس چیز کا سودا کرنا چاہتے ہیں" ——— چیف باس نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہمیں اطلاع ملی ہے کہ آپ ایکس وائی تیار کرتے ہیں۔ اب تک ہم ایکس وائی دوسرے لوگوں سے خریدتے رہے ہیں۔ لیکن اب ہم آپ سے براہ راست اس کا سودا کرنا چاہتے ہیں" ——— علی عمران نے جواب دیا۔

"آپ کتنا مال خریدنا چاہتے ہیں" ——— چیف باس نے پوچھا۔

"دیکھئے ——— ہم بہت بڑا سودا کرنے کے قائل ہیں۔ اس لئے ہم نے مادام برڈی کو بھی بتایا تھا کہ جتنی ایکس وائی آپ کی لیبارٹری ایک سال میں تیار کر سکتی ہے۔ ہم وہ ساری خریدنا چاہتے ہیں ——— اور ہم ایک سال کی پیداوار کی رقم ایڈوانس دینے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ایک سال تک ہمارے علاوہ اور کسی کو ایکس وائی کی سپلائی نہ کی جائے ——— ہم پوری دنیا میں ایکس وائی کے سول ڈسٹری بیوٹر بننا چاہتے ہیں۔ اور اگر آپ نے وعدہ اچھی طرح نبھایا تو ہم مزید اسی طرح دس سال کا بھی سودا کر سکتے ہیں" ——— علی عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ——— معاف کیجئے پرنس ——— آپ کو اندازہ ہے کہ آپ

کتنا بڑا سودا کر رہے ہیں۔ ایک سال میں ہماری لیبارٹری ایکس وائی دس ہزار ٹن تیار کرتی ہے۔ اور دس ہزار ٹن کا معاوضہ تھوک میں بھی کھربوں ڈالر سے بھی زیادہ جا پڑے گا" ——— چیف باس نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"ہمیں پوری طرح اندازہ ہے اور ہم اس کے لئے پوری طرح تیار ہو کر آئے ہیں۔ آپ رقم کی بات مت کیجئے۔ رقم ہمارے لئے کوئی حیثیت نہیں رکھتی ——— آپ ہمارے تاج میں جو ہیرا دیکھ رہے ہیں۔ یہ ہیرا عالمی منڈی سے ہم نے ایک ارب ڈالر میں خریدا تھا اور اب اس کی قیمت دو ارب ڈالر سے زیادہ ہو چکی ہے" ——— عمران نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— میں معذرت خواہ ہوں ——— بہرحال آپ شرط طے کر لیں" ——— چیف باس نے آمادہ ہوتے ہوئے کہا۔

"دیکھئے ——— میں اصول کا پابند ہوں۔ چونکہ میں نے کثیر رقم بطور ایڈوانس دینی ہے۔ اس لئے سب سے پہلے میں اس بات کا یقین کرنا چاہتا ہوں کہ واقعی لیبارٹری آپ کی ہے ——— دوسری بات یہ کہ آپ کی لیبارٹری کی روزانہ پیداوار کیا ہے۔ تیسری بات یہ کہ ایکس وائی کی کوالٹی کے متعلق گارنٹی کہ وہ سودا مکمل ہونے تک صحیح رہے گی" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کس قسم کی گارنٹی لینا چاہتے ہیں" ——— چیف باس نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"جس قسم کی گارنٹی بھی آپ دے سکیں ——— جس سے میرا اطمینان

ہو جائے" ——— عمران نے جواب دیا۔

"اس کی تو ایک ہی صورت ہو سکتی ہے کہ ہم آپ کو اپنی لیبارٹری دکھائیں۔ اور اس میں ایکس وائی تیار ہوتی دکھائیں ——— اس طرح آپ کو نہ صرف اس بات کا یقین آجائے گا کہ لیبارٹری ہماری ہے۔ دوسرا آپ یہ بھی چیک کر لیں گے کہ شروع سے آخر تک یہ عمل آٹومیٹک مشینوں سے طے ہوتا ہے ——— اس لئے اس کی کوالٹی ڈاؤن کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اور تیسری بات یہ کہ آپ کو علم بھی ہو جائے گا کہ کتنی پیداوار لیبارٹری دیتی ہے" ——— چیف باس نے کہا۔

"مجھے لیبارٹری دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر اس کے علاوہ آپ میرا اطمینان کرا دیں تو میرا وقت بچ جائے گا" ——— عمران نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔ وہ انسانی نفسیات سے اچھی طرح واقف تھا اسے معلوم تھا کہ اگر اس نے لیبارٹری دیکھنے کا اشتیاق ظاہر کیا تو چیف باس بدک بھی سکتا ہے ——— اور اگر وہ انکار کرے گا تو چیف باس خود ہی اصرار کرنا شروع کر دے گا۔

"اس کے سوا اور کوئی صورت بھی نہیں ——— بہرحال آپ کا وقت ضائع نہیں ہوگا ——— لیبارٹری قریب ہی ہے" ——— چیف باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"قریب ہے ——— کیا مطلب ——— کیا اسی جہاز میں ہے" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں ——— جہاز میں اتنی بڑی اور قیمتی لیبارٹری کیسے بن سکتی ہے ——— البتہ جہاز سے اس کا راستہ ضرور جاتا ہے یہاں

سمندر میں ایک بڑا جزیرہ زیر آب موجود ہے۔ اس کے اندر لیبارٹری بنائی گئی ہے" ——— چیف باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— ویری گڈ ——— واقعی آپ کا یہ کارنامہ قابل داد ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا ——— آپ تشریف رکھیں ——— میں انتظامات مکمل کر لوں۔ کیونکہ لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات ایسے ہیں کہ سوائے مخصوص آدمیوں کے اس کے اندر کوئی نہیں جا سکتا۔ ——— اور آپ شاید ان مخصوص آدمیوں کے علاوہ پہلے آدمی ہوں گے ——— جو اس لیبارٹری میں داخل ہوں۔ اور آپ کے داخلے کے لئے ہمیں خصوصی انتظامات کرنے پڑیں گے۔ اور یہ بات میں بتا دوں کہ آپ اکیلے ہی اندر جا سکیں گے۔ آپ کے یہ باڈی گارڈ یہیں رہیں گے" ——— چیف باس نے کہا۔

"کوئی بات نہیں ——— بہرحال آپ کو ان انتظامات میں کتنی دیر لگے گی" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"زیادہ سے زیادہ آدھا گھنٹہ ——— اگر آپ چاہیں تو آپ کو ایک اور کمرے میں پہنچا دیا جائے جہاں آپ آرام کر سکتے ہیں" ——— چیف باس نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسا ہو جائے تو زیادہ درست رہے گا" ——— عمران نے جواب دیا۔

"تو تشریف لائیے" ——— چیف باس نے کہا اور عمران اٹھ کھڑا ہوا اور پھر چند لمحوں بعد وہ چیف باس کے ساتھ چلتا ہوا اس کمرے سے نکل کر ایک راہداری سے گزرا اور چیف باس نے اجاری

کے آخر میں موجود ایک دروازہ کھولا اور انہیں اندر جانے کے لئے کہا۔ یہ کمرہ خواب گاہ کی طرز پر سجا ہوا تھا ۔۔۔ اور اس میں آرام کرسیاں بھی موجود تھیں۔

"آپ تشریف رکھیں ۔۔۔ میں کافی بھجواتا ہوں" ۔۔۔ چیف باس نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا کمرے میں داخل ہو گیا ۔۔۔ جوزف اور جوانا بھی اس کے پیچھے اندر چلے گئے جبکہ چیف باس تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔

"جوزف ۔۔۔ تم دروازے پر ٹھہرو اور خیال رکھو ۔۔۔ میں صفدر کو کال کر لوں" ۔۔۔ چیف باس کے جاتے ہی عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور جوزف تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"باس ۔۔۔ لطف نہیں آیا ۔۔۔ میرا تو بار بار جی چاہا تھا کہ اس غلام کی گردن مروڑ دوں۔ بڑی مشکل سے میں نے اپنے آپ پر ضبط کیا" ۔۔۔ جوانا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جو گانٹھ ہاتھ سے کھل جائے جوانا ۔۔۔ اسے دانت سے نہیں کھولا کرتے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاتھ سے کھولنے میں دیر لگتی ہے ۔۔۔ جبکہ دانت سے نہ صرف گانٹھ فوراً کھل جاتی ہے بلکہ دھاگہ بھی کٹ جاتا ہے" ۔۔۔ جوانا نے ایک آرام کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور عمران نے اسے جواب دینے کی بجائے مسکراتے ہوئے ہاتھ میں پہنی ہوئی گھڑی کا ونڈ بٹن تیزی سے [illegible] شروع کر دیا ۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی ڈائل پر سرخ رنگ کا ایک

نقطہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"ہیلو ۔۔۔ ہیلو ۔۔۔ پرنس آف ڈھمپ سپیکنگ اوور" عمران نے گھڑی کے قریب منہ لے جا کر سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

"یس صفدر سپیکنگ اوور" ۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔ اور ڈائل پر جلنے بجھنے والے نقطے کا رنگ سبز ہو گیا۔

"کہاں ہو تم اوور" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہم آپ کے جہاز کے قریب ہی ایک کشتی میں موجود ہیں۔ غوطہ خوری کا سامان ہمارے پاس موجود ہے اور ہم آپ کی کال کے منتظر ہیں اوور" ۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

"اوہ ۔۔۔ ویری گڈ ۔۔۔ اس کا مطلب ہے تم نے دماغ استعمال کیا ہے۔ لیبارٹری اسی جہاز کے قریب ہی زیر آب جزیرے کے اندر ہے۔ میں آدھے گھنٹے کے اندر وہاں پہنچ جاؤں گا ۔۔۔ تم تیار رہنا ہو سکتا ہے مجھے تمہاری ضرورت پڑ ہی جائے اوور" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ ہم تیار ہیں اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے پُر اعتماد لہجے میں کہا گیا۔

"اوور اینڈ آل" ۔۔۔ عمران نے کہا اور ونڈ بٹن کو دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔ وہ ایسے موقع پر زیادہ باتیں نہ کرنا چاہتا تھا اس لئے اس کے لئے اتنا اطمینان ہی کافی تھا کہ اس کے ساتھی قریب ہی موجود ہیں اور پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں ۔۔۔ اور لیبارٹری میں داخل ہونے کے بعد اس کی تباہی کا لائحہ عمل سوچنا شروع کر دیا۔ ایسا لائحہ

عمل جس سے لیبارٹری بھی تباہ ہو جائے اور وہ خود بھی بچ نکلے۔

مادام ہربنڈی اپنے ساتھیوں جیمز اور رچرڈ کے ہمراہ جہاز سے ایک لانچ پر اتری ——— اور پھر لانچ تیز رفتاری سے ساحل کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ مادام کا چہرہ ندامت اور جھنجلاہٹ سے سرخ ہو رہا تھا۔ اُسے زندگی میں پہلی بار پرنس کے معاملے میں زک اٹھانی پڑی تھی۔ اُسے مکمل یقین تھا ——— کہ پرنس ہی دراصل علی عمران ہے۔ لیکن میک اپ صاف ہونے سے اس کا خیال غلط نکلا اور پھر پرنس نے متعدد دستاویزات پیش کر کے اس کے خیال کو بالکل ہی غلط ثابت کر دیا تھا ——— اور اس طرح اُسے ٹوپاز کے چیف باس کے سامنے بڑی طرح ندامت کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ کہیں نہ کہیں کوئی گڑبڑ ضرور ہے۔ لیکن کوئی بات واضح طور پر سامنے نہ آ رہی تھی ——— جیمز اور رچرڈ بھی مادام کا موڈ دیکھ کر خاموش بیٹھے تھے۔

"جیمز ——— آج مجھے زندگی میں پہلی بار ندامت اٹھانی پڑی ہے۔ میرا جی چاہ رہا ہے کہ یا تو اس پرنس کو گولی مار دوں یا پھر خود کشی کر لوں۔"
مادام نے جیمز سے مخاطب ہو کر جھلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"ویسے مادام ——— آپ نے اُسے چیف سے ملانے میں جلدی کی ہے ہمیں اسے اور زیادہ چیک کر لینا چاہیے تھا۔" ——— جیمز نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ واقعی مجھ سے جلدی ہوئی ہے۔ دراصل اس کا نام اور پھر علی عمران کے نام پر اس کا چونکنا۔ میں اس نتیجے پر پہنچی کہ یہی اصلی عمران ہے۔" ——— مادام نے جواب دیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ لانچ ساحل پر پہنچ گئی اور مادام جیمز اور رچرڈ لانچ سے اتر آئے ——— وہاں موجود چیف باس کے آدمیوں نے ان کے ہتھیار انہیں واپس کئے اور وہ اپنی کار میں سوار ہو گئے۔ جیمز نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور تیزی سے موڑ کر واپس چل دیا۔ تھوڑی ہی دور وہ آگے بڑھے تھے کہ انہیں اپنے ساتھیوں کی دو کاریں ایک طرف کھڑی نظر آئیں ——— یہ وہ لوگ تھے جن کے ذمے نگرانی کا کام تھا۔ ان میں سے ایک نوجوان نے آگے بڑھ کر مادام کی کار کو رکنے کا اشارہ کیا۔

"کیا بات ہے ہینڈرتے" ——— مادام نے کار سے سر باہر نکالتے ہوئے پوچھا۔

"مادام ——— ہم نے ایک مشکوک کار کو چیک کیا تھا۔ اس میں دو آدمی تھے۔ لیکن تھوڑی دیر بعد ہم نے دوبارہ جا کر چیکنگ کی تو وہ کار

واپس جا چکی تھی" ــــــ جینڈ نے کہا۔

"تو پھر میں کیا کروں۔ اس کا مطلب ہے وہ لوگ مشکوک نہ ہوں گے"

مادام نے جو پہلے ہی جھلائی ہوئی تھی ــــــ جینڈ پر ہی الٹ پڑی۔

"مادام ــــــ یہاں تک تو واقعی کوئی ایسی بات نہیں تھی۔ لیکن میں نے مزید چیک کیا تو پتہ چلا کہ ان دونوں کے پیروں کے نشانات تھوڑی ہی دور گئے تھے اور پھر وہ واپس لوٹ پڑے ــــــ مجھے یوں لگا جیسے انہوں نے صرف ہم سے پیچھا چھڑانے کے لئے یہ حرکت کی تھی۔ چنانچہ میں نے مزید چیکنگ کی تو پتہ چلا کہ ان کی کار گھاٹ پر موجود ہے ــــــ وہاں انکوائری پر معلوم ہوا کہ ان دونوں آدمیوں کے ساتھ ایک عورت بھی تھی اور تینوں نے بھاری رقم دے کر ایک لانچ کرایہ پر لی ہے جس میں غوطہ خوری کا سامان بھی موجود ہے اور وہ لانچ لے کر سمندر کے اس حصے کی طرف گئے ہیں جدھر جہاز موجود ہے ــــــ اور سب سے اہم بات جو لانچ کے مالک نے بتائی ہے۔ کہ جب رقم دینے کے لئے ان میں سے ایک آدمی نے جیب میں ہاتھ ڈالا تو اس کی جیب سے رقم کے ساتھ ساتھ ایک ٹکٹ بھی نکلا تھا۔ یہ ٹکٹ ہوائی جہاز کا تھا ــــــ اور یہ پاکیشیا سے ماراکش کے لئے جاری کیا گیا تھا" ــــــ جینڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا سے جاری کیا گیا تھا۔ اوہ ــــــ پھر تو معاملہ کچھ واضح ہو جاتا ہے یہ لوگ کون ہو سکتے ہیں اگر یہ پرنس کے ساتھی ہیں تو پھر انہیں پاکیشیا کی بجائے کافرستان سے آنا چاہئے تھا ــــــ کیونکہ پرنس کافرستان میں رہتا ہے۔ پاکیشیا میں تو علی عمران ہی رہتا ہے اور اگر یہ پرنس کے ساتھی نہیں ہیں تو پھر ان لوگوں کا ہوٹل سے یہاں ہمارا تعاقب کرنا۔ اور پھر

غوطہ خوری کا سامان لے کر جہاز کی طرف جانا۔ کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا"

مادام نے کار کا دروازہ کھول کر باہر نکلتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر سوچ کی گہری لکیریں پھیلی ہوئی تھیں۔

"مجھے تو یقین ہے مادام ــــــ کہ یہ لوگ پرنس کے ساتھی ہیں"

جینڈ نے جواب دیا۔

"اگر تمہیں یقین ہے تو پھر پرنس ہی علی عمران ہے۔ لیکن مجھے اس کا ثبوت چاہئے۔ حتمی ثبوت" ــــــ مادام نے غصے سے ایک ہاتھ کی مٹھی بنا کر دوسرے ہاتھ پر مارتے ہوئے کہا۔

"اس کی ایک ہی صورت ہے کہ ہم لانچ لے کر ان کے پیچھے جائیں اور پھر انہیں پکڑ کر ان پر تشدد کیا جائے مجھے یقین ہے کہ اصل صورت حال سامنے آ جائے گی" ــــــ جیمز نے فوراً تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ــــــ آؤ گھاٹ پر ہماری لانچیں تو موجود ہی ہوں گی"

مادام نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔ وہ دل سے چاہتی تھی کہ کوئی ایسا ثبوت مل جائے جس سے وہ ٹو پاور کے چیف باس کو یقین دلا سکے کہ وہ سچی تھی۔

چنانچہ مادام تیزی سے واپس کار میں بیٹھی ــــــ اور پھر جیمز نے انتہائی تیز رفتاری سے کار گھاٹ کی طرف بھگانی شروع کر دی۔ جینڈ اور اس کے ساتھیوں کی دوسری کار بھی ان کے پیچھے تھی۔ اور پھر چند لمحوں بعد وہ گھاٹ پر پہنچ گئے ــــــ یہاں ان کی تنظیم کی دو لانچیں موجود تھیں۔ لیکن وہ سب ایک ہی لانچ میں سوار ہو گئے اور جیمز نے ہی لانچ کی ڈرائیونگ بھی سنبھال لی۔ جب کہ مادام نے لانچ میں موجود طاقت ور دوربین سنبھالی اور اس نے جہاز کو دیکھنا شروع کر دیا ــــــ اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی اس

کی نظریں جہاز سے تھوڑی دور موجود ایک لانچ پر پڑ گئیں۔ جس پر دو مرد اور ایک عورت غوطہ خوری کا لباس پہنے عرشے پر بیٹھے ہوئے صاف نظر آ رہے تھے۔

"لانچ یہیں روک دو" ——— مادام نے جیمز سے کہا اور جیمز نے لانچ روک لی۔

"جینفر ——— دیکھو ——— کیا یہ وہی لوگ ہیں" ——— مادام نے دوربین جینفر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور جینفر نے دوربین لے کر دیکھنا شروع کر دیا۔

"بالکل مادام ——— یہ دونوں آدمی وہی ہیں" ——— جینفر نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"جیمز ——— میرا خیال ہے ہم یہاں ان پر تشدد نہیں کر سکتے۔ کیوں کہ ہر طرف مختلف لانچیں موجود ہیں۔ ہمیں ان کی چیکنگ کا کوئی اور طریقہ سوچنا چاہیے۔ جس سے بغیر تشدد کے فوری طور پر اصل بات کا پتہ لگ جائے" مادام نے کہا۔

"ایک طریقہ اور بھی ہو سکتا ہے کہ میں غوطہ خوری کے ذریعے ان کی لانچ کے نیچے جا کر مائیک پن لگا دوں ——— اس طرح ہم یہاں بیٹھے ان کی باتیں سن سکتے ہیں ہو سکتا ہے ان کی آپس کی بات چیت میں کوئی کلیو مل جائے" ——— جیمز نے جواب دیا۔

"ویری گڈ ——— یہ ٹھیک ہے۔ انہیں چوں کہ گفتگو کے سنے جانے کا خیال تک نہ ہو گا۔ اس لئے وہ آزادانہ گفتگو کرتے رہیں گے" مادام نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور جیمز مادام کے رضامند ہوتے ہی سٹیرنگ

چھوڑ کر تیزی سے لانچ کے نچلے کمرے کی طرف دوڑ پڑا۔ جہاں غوطہ خوری کے سامان کے ساتھ ساتھ اس قسم کا سائنسی سامان موجود تھا ——— چند ہی لمحوں بعد وہ غوطہ خوری کا لباس پہنے اوپر عرشے پر آیا۔ اس نے مائیک کیچر مادام کے ہاتھ میں تھمایا اور پھر تیزی سے سمندر میں کود گیا۔ ظاہر ہے مائیک پن اس کے پاس ہی ہو گا ——— تھوڑی دیر بعد مائیک کیچر میں ٹک ٹک کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ اور مادام چونک کر اس کی طرف متوجہ ہو گئی۔ کیوں کہ یہ آوازیں بتا رہی تھیں کہ جیمز مائیک پن کو لانچ کے پیندے میں نصب کرنے میں مصروف ہے ——— اور پھر ایک ہلکی سی کھٹک کی آواز سنائی دی اور مائیک کیچر پر ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ یہ بلب سرخ رنگ کا تھا۔ چند لمحے جلنے بجھنے کے بعد بلب کا رنگ اچانک سبز ہو گیا اور مادام چونک پڑی ——— کیوں کہ اس بلب کے جلنے کا مطلب تھا کہ مائیک پن نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ اس مائیک پن میں آواز کیچ کرنے والا ایک جدید ترین آلہ نصب تھا ——— اس آلے میں یہ خوبی تھی کہ پانی میں رہنے کے باوجود یہ اپنے ارد گرد سو گز تک کے فاصلے کی مدھم سے مدھم آواز بھی کیچ کر کے دس فرلانگ تک پہنچا سکتا تھا۔ اور اس کی آوازیں مائیک کیچر سے آسانی سے دس فرلانگ دور سے سنی جا سکتی تھیں ——— مادام بریڈی کا گروپ چوں کہ جاسوسی کے کام کرتا رہتا تھا۔ اس لئے اس قسم کے آلات اکثر ان کے استعمال میں رہتے تھے۔ اور گھاٹ پر یہ لانچ بھی اسی مقصد کے لئے ہر وقت کھڑی رہتی تھی۔ کہ بوقت ضرورت وہ سمندر میں اس لانچ کو آسانی سے استعمال کر سکیں ——— اور اب یہ لانچ اور یہ آلات بروقت کام آ رہے تھے۔

"ٹوپاز جیسی بدقسمت تنظیم بھی شاید ہی کوئی ہوگی" ——— اچانک ایک نسوانی آواز ابھری۔

"کیوں ——— کیا ہوا ٹوپاز کو" ——— دوسری مردانہ آواز نے چونک کر کہا۔

"اب دیکھو نا ——— نہ ہینگ لگی اور نہ پھٹکڑی ——— اور عمران ٹوپاز کی لیبارٹری تک پہنچنے میں کامیاب ہوگیا" ——— اسی نسوانی آواز نے جواب دیا۔

"اس میں ٹوپاز کی بدقسمتی سے زیادہ عمران کی خداداد عقل کا زیادہ دخل ہے۔ اس نے چکر ہی ایسا چلایا ہے کہ نہ صرف مادام بریڈی اس کے چکر میں آ گئی بلکہ ٹوپاز بھی اس کے جال میں پھنس گئی ——— بھلا کروڑوں ڈالر کا سودا کون چھوڑ سکتا ہے" ——— مردانہ آواز نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"مجھے ٹوپاز کے چیف باس کی عقل پر حیرت ہو رہی ہے۔ کہ اس نے چیکنگ کی بھی ضرورت نہیں سمجھی اور آنکھیں بند کر کے ہر بات پر یقین کر لیا" ——— نسوانی آواز نے کہا۔

"ایسی بات نہیں جولیا ——— دراصل عمران ہر پہلو کو سامنے رکھتا ہے۔ وہ زیادہ سے زیادہ میک اپ ہی چیک کر سکتے ہیں اور تمہیں معلوم ہے۔ کہ وہ ایسا میک اپ کرتا ہے جو دنیا کے کسی بھی کیمیکل سے نہیں دھلتا۔ اور پھر ہو سکتا ہے اس نے کوئی اور ثبوت بھی پہلے سے تیار کر رکھے ہوں" مردانہ آواز نے جواب دیا۔

"اگر یہ عمران واقعی جاسوسی چھوڑ کر باقاعدہ سائنسی ایجادات میں سنجیدہ ہو جائے تو مجھے یقین ہے کہ دنیا بھر کے سائنسدان مل کر بھی اس

سے اچھی ایجادات نہ کر سکیں گے۔ اب بھلا دیکھو کسے خیال آ سکتا ہے کہ جو میک اپ دنیا بھر کے کیمیکلز سے نہیں دھل سکتا وہ صرف سادہ پانی سے دھل جاتا ہے" ——— جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ لیکن مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ آخر ایسی لیبارٹری عمران اکیلا کیسے تباہ کرے گا" ——— ایک اور آواز نے کہا۔

"وہ شیطان ہے۔ انسان نہیں۔ اس لئے اس کا بھی کوئی نہ کوئی طریقہ سوچ رکھا ہوگا" ——— جولیا نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر ان سب کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

اور مادام نے اتنا سننے کے بعد مائیک کو اسی سے کشتی پر چڑھ آنے والے میز کی طرف پھینکا اور تیزی سے پچھلے کمرے کی طرف دوڑتی چلی گئی۔ اس کا چہرہ جوش کی شدت سے سرخ ہو رہا تھا ——— اس کا خیال درست نکلا تھا کمرے میں پہنچتے ہی وہ کشتی میں نصب شدہ ٹرانسمیٹر کی طرف لپکی۔ اور اس نے تیزی سے چیف باس کی مخصوص فریکونسی سیٹ کی اور پھر بٹن دبا کر اس نے تیز لہجے میں چیف باس کو پکارنا شروع کر دیا۔

"یس ——— چیف باس سپیکنگ اوور" ——— چند لمحوں بعد چیف باس کی آواز ٹرانسمیٹر پر ابھری۔

"مادام بریڈی سپیکنگ ——— بوتھم ——— وہ پرنس کہاں ہے اوور" ——— مادام کے لہجے میں بے پناہ جوش تھا۔

"کیوں ——— کیا ہوا اوور" ——— چیف باس نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"جلدی بتاؤ ——— اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے۔ ایک ایک لمحہ

"قیمتی ہے اوور" ـــــ مادام نے چیختے ہوئے پوچھا۔

"وہ جہاز میں ہی ہے۔ اب میں اُسے لیبارٹری میں لے جانے والا ہوں۔ تاکہ اُسے لیبارٹری دکھا کر اس سے سودا مکمل کیا جا سکے۔ مگر بات کیا ہے اوور" ـــــ چیف باس کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

"اُسے لیبارٹری میں مت جانے دینا۔ کسی قیمت پر بھی نہیں۔ اُسے وہیں روکو۔ وہ پرنس آف ڈھمپ نہیں۔ علی عمران ہے۔ میں نے ثبوت حاصل کر لیا ہے ـــــ میں جہاز پر آ رہی ہوں اوور" ـــــ مادام نے پُرجوش لہجے میں کہا۔

"اوہ ـــــ دیکھو مادام ـــــ وہ ہماری تنظیم کے لئے بہت بڑا گاہک ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارا خیال پھر غلط نکلے اور وہ غصّے میں آ کر سودا ہی کینسل کر دے۔ اوور" ـــــ چیف باس نے کہا اُسے شاید مادام کی بات پر یقین نہ آ رہا تھا۔

"بوتھ ـــــ حماقت مت کرو۔ وہ علی عمران ہے۔ اور تمہاری لیبارٹری تباہ کرنے کا مشن رکھتا ہے۔ میں جہاز پر پہنچتے ہی تمہیں حتمی ثبوت دیتی ہوں۔ میرے آنے تک اُسے روکو ـــــ اول تو اُسے کسی بات پر شبہ نہ ہونے دو۔ کیونکہ ہو سکتا ہے وہ نکل بھاگے۔ اور اگر اُسے شبہ ہو جائے تو بے شک اُسے گولی مار دینا۔ ثبوت میرے ذمہ رہا اوور" ـــــ مادام نے کہا۔

"اگر یہ بات ہے تو تم فوراً آجاؤ۔ میں اُسے روکوں گا اوور" چیف باس نے کہا اور مادام نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کیا اور پھر تیزی سے بھاگتی ہوئی باہر آ گئی۔

"جلدی کرو جیمز ـــــ لانچ کو جہاز کی طرف لے چلو ـــــ جلدی" مادام نے جیمز سے کہا جو مائیک پکڑے دوسری طرف سے ہونے والی گفتگو سننے میں مصروف تھا۔

"ہمارا مقصد حل ہو گیا مادام ـــــ میں نے بھی گفتگو سنی ہے۔ وہ پرنس نہیں عمران ہے" ـــــ جیمز نے مائیک پھر دوبارہ مادام کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"مجھے ثبوت بھی مل گیا ہے۔ جلدی کرو" ـــــ مادام نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔ اور جیمز نے سٹیرنگ سنبھالا اور دوسرے لمحے لانچ ایک جھٹکا کھا کر آگے بڑھی اور پھر انتہائی تیز رفتاری سے تقریباً اڑتی ہوئی جہاز کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

چیف باس کو گئے ہوئے کافی دیر ہو گئی اور وہ چیف باس کی بھیجی ہوئی چائے بھی پی بیٹھے تھے۔ لیکن چیف باس واپس نہ لوٹا تھا عمران نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی دیکھی —— تو اس کے اندازے کے مطابق چیف باس کو گئے ہوئے آدھے گھنٹے سے زیادہ ہو چکا تھا جوزف بھی عمران کی کال کے بعد آ کر بیٹھ چکا تھا۔

"میرا خیال ہے ہمیں اب چیف باس کو خود ہی تلاش کرنا پڑے گا" عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا —— لیکن اس سے پہلے کہ جوزف اور جوانا اس کی بات کا جواب دیتے۔ اچانک چیف باس دروازے پر نمودار ہوا۔

"مجھے افسوس ہے پرنس —— کہ آپ کو اتنا زیادہ انتظار کرنا پڑا تقریباً تمام انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ بس چند لمحوں کی دیر رہتی ہے" چیف باس نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بڑے نرم اور بااخلاق لہجے

میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اسی لئے میں کہہ رہا تھا کہ لیبارٹری دیکھنے میں میرا وقت ضائع ہو گا۔ بہرحال جہاں اتنی دیر ہو گئی ہے وہاں کچھ دیر اور سہی" عمران نے کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ چیف باس نے عمران کی بات پر کوئی تبصرہ نہ کیا اور خاموش رہا۔

تقریباً پانچ منٹ بعد ایک مسلح آدمی دروازے پر نمودار ہو گیا۔

"باس —— انتظامات مکمل ہو گئے ہیں" —— اس مسلح آدمی نے چیف باس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تشریف لائیے" —— چیف باس نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ میرے ساتھی یہیں رہیں گے" —— عمران نے جوزف اور جوانا کے متعلق پوچھا۔

"نہیں —— ان کے لئے علیحدہ کمروں کا انتظام ہے۔ یہ وہاں آرام کریں" —— چیف باس نے کہا اور پھر اس نے مسلح آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پرنس کے باڈی گارڈز کو ان کے کمروں میں لے جایا جائے اور ان کی ہر طرح سے خدمت اور دیکھ بھال کی جائے —— آئیے پرنس"

"آئیے جناب" —— مسلح آدمی نے جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران کے اشارے پر وہ دونوں اس مسلح آدمی کے ساتھ دائیں طرف کی راہداری میں چلے گئے۔

"آئیے پرنس —— بے فکر رہیں آپ کے باڈی گارڈ بالکل آرام سے

دیں گے" —— چیف باس نے کہا اور پھر وہ عمران کو ہمراہ لئے بائیں طرف کی راہداری سے گزر کر ایک دروازے پر پہنچا۔ اس دروازے کے باہر مشین گنوں سے مسلح دو افراد بڑے چوکنے انداز میں موجود تھے۔ انہوں نے چیف باس کو دیکھتے ہی دروازہ کھول دیا —— اور پھر عمران چیف باس سمیت کمرے میں گھستا چلا گیا۔ کمرہ کسی آفس کے طور پر سجا ہوا تھا۔

"اس کرسی پر تشریف رکھیئے —— یہ سالم کمرہ ہی لیبارٹری میں پہنچ جائے گا" —— چیف باس نے میز کے پیچھے پڑی ہوئی کرسی سنبھالتے ہوئے سامنے رکھی ہوئی ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور عمران اثبات میں سر ہلاتا ہوا کرسی پر بیٹھ گیا۔

جیسے ہی عمران کرسی پر بیٹھا اچانک بائیں طرف کی دیوار میں ایک دروازہ کھلا اور دوسرے لمحے عمران بے اختیار چونک پڑا —— کیونکہ اس دروازے سے مادام بریڈی اپنے دو ساتھیوں سمیت مسکراتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ عمران نے شاید بے اختیار کرسی سے اٹھنا چاہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا —— کیونکہ جیسے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی کرسی کی پشت کی ایک سائیڈ سے لوہے کے راڈ نکل کر عمران کے جسم کے گرد گھومتے ہوئے دوسری سائیڈ میں غائب ہو گئے —— اور عمران کرسی کی پشت سے جکڑا گیا۔ یہی حال کرسی کے بازوؤں کا بھی ہوا۔ اور اس طرح پلک جھپکنے میں عمران کرسی پر بے بس ہو کر رہ گیا۔

"یہ کیا حرکت ہے" —— عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں چیف با

کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں معذرت خواہ ہوں پرنس —— میں آپ کو لیبارٹری میں لے جانے کے تمام انتظامات مکمل کر چکا تھا کہ مادام بریڈی نے ٹرانسمیٹر پر مجھے کہا کہ اس نے اس بات کا حتمی ثبوت حاصل کر لیا ہے —— کہ آپ اصلی پرنس آف ڈھمپ نہیں بلکہ علی عمران ہیں اور لیبارٹری کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے مجبوراً مجھے ایسا کرنا پڑا" —— چیف باس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مادام —— ہم نے اب تک آپ کا بے حد لحاظ کیا ہے۔ لیکن آپ یہ نہ سمجھیں کہ پرنس آف ڈھمپ کوئی معمولی حیثیت کا آدمی ہے جسے آپ کھلونے کی طرح استعمال کرتی رہیں۔ ہم آپ سے اپنی توہین کا عبرتناک انتقام لیں گے" —— عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اب یہ اداکاری چھوڑ دو علی عمران صاحب —— میں تسلیم کرتی ہوں کہ تم بے حد چالاک عیار اور ذہین آدمی ہو۔ لیکن میری بھی ساری عمر جاسوسی میں ہی گزری ہے۔ مجھے شکست دینا بچوں کا کھیل نہیں ہے" —— مادام نے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

"مادام —— آپ وہ ثبوت دیں" —— چیف باس نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم علی عمران کی اصل شکل کو پہچانتے ہو" —— مادام نے چیف باس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں —— میں نے اس کی فائل میں اس کا فوٹو دیکھا ہے" —— چیف باس نے جواب دیا۔

"تو پھر پانی کی بالٹی منگواؤ سادہ پانی کی ——— ابھی علی عمران تمہارے سامنے ہوگا" ——— مادام نے طنزیہ لہجے میں کہا اور عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ کیوں کہ وہ سادہ پانی کا سنتے ہی سمجھ گیا کہ مادام کو کہیں سے اس میک اپ کے بارے میں علم ہوگیا ہے۔ لیکن اتنی جلدی اُسے کیسے اور کہاں سے علم ہوا ——— یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔

"سادہ پانی ——— کیا مطلب ——— کیا تم میرے ساتھ مذاق کر رہی ہو" ——— چیف باس نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس ——— یہ شخص بے حد چالاک ہے۔ اس نے ایسا میک اپ کیا ہوا ہے۔ جو دنیا بھر کے کیمیکلز سے نہیں دھل سکتا۔ اور صرف سادہ پانی سے دھل جاتا ہے" ——— مادام نے جواب دیا۔

"اوہ ——— اگر واقعی ایسا ہے تو انتہائی حیرت انگیز بات ہے" چیف باس نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"پانی منگوانے کی ضرورت نہیں ——— مجھے تسلیم ہے کہ میں علی عمران ہوں۔ لیکن مادام ——— تمہیں اس بارے میں کیسے علم ہوا" عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں مادام سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"اوہ ——— تم علی عمران ہو ——— تم تسلیم کر رہے ہو" چیف باس بوکھلاہٹ اور غصے کی شدت سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"سنو باس ——— اس کے تین ساتھی دو مرد اور ایک عورت یہاں سے قریب ہی ایک کشتی میں موجود ہیں۔ انہوں نے غوطہ خوری کا لباس پہنا ہوا ہے۔ انہیں پکڑ لو ——— وہ تمہارے لئے خطرناک ثابت

ہو سکتے ہیں۔ میں نے ان کی کشتی کے نیچے مائیک بٹن لگا کر ان کی باتیں ٹرانسمیٹر پر سنی تھیں ——— جن سے مجھے اس نسخے کا بھی علم ہوا۔ اور اس بات کا بھی کہ یہ علی عمران ہے" ——— مادام نے چیف باس سے مخاطب ہو کر کہا اور چیف باس نے تیزی سے میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے کمرے کی تین دیواریں تیزی سے ایک طرف ہٹتی چلی گئیں ——— اور ہر طرف سے چار سٹین گن بردار مسلح آدمی اندر داخل ہوئے۔

"اوہ مادام ——— تمہارا بے حد شکریہ ——— اگر یہ شخص لیبارٹری میں پہنچ جاتا تو نجانے ہمارا کیا انجام ہوتا۔ اس کے ساتھیوں کو میں بعد میں پکڑوں گا پہلے اسے موت کے گھاٹ اتار دوں۔ اس کی فوری موت بے حد ضروری ہے" ——— باس نے کہا اور پھر مادام کو ایک طرف ہٹنے کا اشارہ کیا۔ مادام اپنے ساتھیوں سمیت تیزی سے اس طرف ہٹتی چلی گئی جدھر چیف باس خود موجود تھا۔

عمران کرسی پر بری طرح جکڑا ہوا تھا۔ اور اس کے وہاں سے فوری طور پر آزاد ہونے کی کوئی صورت نظر نہ آ رہی تھی۔ ادھر بارہ سٹین گن بردار تینوں اطراف سے نشانہ بنائے گولیاں چلانے کے لئے تیار تھے۔

"ٹھہرو ——— پہلے میری ایک بات سن لو" ——— عمران نے وقت حاصل کرنے کے لئے چیف باس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں وقت ضائع کرنے کا قائل نہیں ہوں ——— اسے گولیوں سے چھلنی کر دو" ——— باس نے چیخ کر اپنے مسلح ساتھیوں سے کہا۔ اور

ان کی انگلیاں تیزی سے ٹریگر پر جم گئیں۔ عمران نے آنکھیں بند کر لیں۔ ظاہر ہے اب موت کے سوا اور کوئی چارہ ہی باقی نہ رہا تھا۔ دوسرے لمحے کمرہ گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھا۔

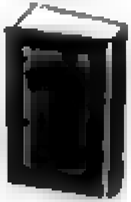

ہنری جیمز اور مس جیلی کاپٹر میں بیٹھے جہاز کے کمرے میں ہونے والی تمام گفتگو سنتے رہے —— اور سکرین پر ان سب کو دیکھتے بھی رہے۔ اور جب مادام بریڈی ناکام ہو کر اپنے ساتھیوں سمیت باہر نکل گئی تو ہنری جیمز نے ایک طویل سانس لیا —— واقعی پرنس نے ثابت کر دیا تھا کہ وہ اصلی پرنس ہے۔ اس کے بعد چیف باس اور پرنس کے درمیان ہونے والی گفتگو سنتے رہے —— انہیں اشتیاق تھا کہ کاش کسی طرح لیبارٹری کا پتہ چل جائے۔ اب ٹوپاز کے چیف باس کی شخصیت راز میں نہ رہی تھی کیوں کہ مادام بریڈی کے جاتے ہی چیف باس نے نقاب اتار دیا تھا —— اور اس کی شکل دیکھتے ہی ہنری جیمز اسے پہچان گیا تھا کہ وہ بوتھم ہے۔ بوتھم اینڈ کمپنی کا مالک —— اس کے برف کی طرح سفید بال اور کالی داڑھی اسے لاکھوں میں نمایاں کر

دیتی تھی۔ اور بوتھم کی اکثر تقریبات میں کھینچے ہوئے فوٹو اخبارات میں شائع ہوتے رہتے تھے۔ وہ بوتھم یقیناً بہت بڑی سماجی حیثیت کا مالک تھا۔ لیکن اب مسئلہ صرف لیبارٹری کا رہ گیا تھا —— چنانچہ وہ کان لگائے ان دونوں کی گفتگو سنتا رہا۔ اور پھر ان دونوں کی گفتگو میں ایک وقت ایسا آیا کہ وہ خوشی کے مارے اچھل پڑا۔ جب بوتھم نے پرنس کو بتایا کہ لیبارٹری زیر آب جزیرہ میں ہے —— اور اس کا راستہ اسی جہاز میں سے جاتا ہے۔ ان کی مہم کامیاب ہو چکی تھی۔ ٹوپاز کے کرتا دھرتا بھی سامنے تھے۔ اور لیبارٹری کا بھی پتہ چل گیا تھا۔ اب نہ صرف لیبارٹری پر کوسٹ گارڈز کی مدد سے قبضہ کیا جا سکتا تھا —— بلکہ ٹوپاز کے کرتا دھرتا بھی پکڑے جا سکتے تھے۔ اور ظاہر ہے ان کے قابو میں آنے کے بعد ان کا ہر راز اور ہر آدمی بھی سامنے آ جاتا۔ چنانچہ جب چیف باس پرنس اور اس کے ساتھیوں کو ایک کمرے میں چھوڑ کر چلا گیا تو ہنری جیمز نے تیزی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن دبایا اور کرنل ہالینڈ کو کال کرنے لگا۔

یس کرنل ہالینڈ سپیکنگ اوور —— دوسری طرف سے کرنل ہالینڈ کی آواز سنائی دی۔

کرنل —— میں ہنری جیمز بول رہا ہوں —— ایک عظیم خوشخبری سنیئے۔ نہ صرف ٹوپاز کے چیف باس کا پتہ چل گیا ہے۔ —— بلکہ یہ بھی پتہ چل گیا ہے کہ ایکس وائی کی لیبارٹری کہاں ہے اوور۔ ہنری جیمز نے مسرت سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"اوہ —— ویری گڈ —— تفصیلات بتاؤ اوور۔ دوسری طرف سے کرنل کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی اور ہنری جیمز نے

پرنس اور بوتم کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو تفصیل سے سنا دی۔

"گڈ شو ——— ویری گڈ شو ——— تم لوگ فوراً ہیلی کاپٹر لے کر میرے پاس آجاؤ۔ میں اس دوران دوبارہ کوسٹ گارڈز کے چھاپے کا انتظام کرتا ہوں ——— ہمیں فوراً چھاپہ مارنا چاہیئے۔ تاکہ انہیں رنگے ہاتھوں پکڑا جا سکے اوور" ——— کرنل ہالینڈ نے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس ——— ہم لوگ آپ کے پاس پہنچ رہے ہیں۔ اب ان کی مزید گفتگو سننے کی ضرورت نہیں ہے اوور" ——— ہنری جیمز نے کہا۔

"کوئی ضرورت نہیں ——— جو ہم جاننا چاہتے تھے اس کا پتہ چل گیا ہے۔ تم فوراً میرے پاس پہنچو اوور" ——— کرنل ہالینڈ نے جواب دیا۔

"او کے باس ——— اوور اینڈ آل" ——— ہنری جیمز نے کہا۔ اور پھر ٹرانسمیٹر بند کر کے اس نے جیمین کو واپس چلنے کے لئے کہا۔ اور جیمین نے ہیلی کاپٹر کو متحرک کرنے والی مشینری آن کی اور پھر وہ ہیلی کاپٹر تیزی سے مڑ کر شمال کی طرف بڑھتا چلا گیا ——— ہنری جیمز کا دل خوشی سے اچھل رہا تھا۔ انہوں نے واقعی ایک عظیم الشان کارنامہ سر انجام دے دیا تھا۔ وہ تصور ہی تصور میں یہ دیکھ کر خوش ہو رہا تھا کہ اتنی بڑی تنظیم کی گرفتاری اور لیبارٹری پر قبضے کی تصویریں جب اخبارات میں آئیں گی اور اس کے ساتھ اس کا نام بھی آئے گا ——— اور ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر اس چھاپے کی تصویری ریل چلے گی۔ پوری دنیا اُسے اس کے اس عظیم کارنامے پر خراج تحسین ادا کرے گی اور وہ نہ صرف ہیرو بن جائے گا۔ بلکہ نارکوٹک ایجنسی کا اعلیٰ عہدہ بھی اس کے قدموں میں ہو گا۔ وہ بیٹھا

یہی سوچ رہا تھا اور جیمین ہیلی کاپٹر اڑائے تیزی سے کرنل ہالینڈ کے ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

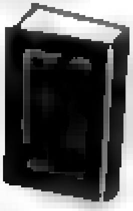

جوزف اور جوانا دونوں کو ایک چھوٹے سے کمرے میں لے جایا گیا۔ جس کے درمیان میں صرف دو کرسیاں موجود تھیں ——— باقی کمرہ ہر قسم کے ساز و سامان سے بالکل فارغ تھا۔

"آپ لوگ یہاں بیٹھ کر انتظار کر سکتے ہیں" ——— انہیں لے آنے والے مسلح آدمی نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

اور جوزف اور جوانا کو مجبوراً ان کرسیوں پر بیٹھنا پڑا۔ انہیں لے آنے والا آدمی دروازے کے قریب کھڑا انہیں دیکھ رہا تھا۔ جیسے ہی یہ دونوں ان کرسیوں پر بیٹھے ——— اس آدمی نے بڑی پھرتی سے دہلیز کی ایک مخصوص جگہ پر پیر مارا۔ اور دوسرے لمحے وہ دونوں بری طرح چونک پڑے کیونکہ اس آدمی کی دہلیز پر پیر مارتے ہی دونوں کرسیاں تیزی سے زمین میں دھنستی

چلی گئیں۔ اور جب تک جوزف اور جوانا سنبھلتے کرسیاں ان کی ٹانگوں سمیت زمین میں دھنس گئیں ۔۔۔ لیکن اس کے بعد ان کا مزید دھنسنا رک گیا۔ اب صورت حال کچھ ایسی بن گئی تھی۔ کہ ان کا اوپری دھڑ تو زمین کے اوپر تھا لیکن نچلا دھڑ کرسی کی ٹانگوں سمیت فرش میں پھنسا ہوا تھا۔ اور وہ اپنے جسم کے اوپری حصے کو ہی حرکت دے سکتے تھے۔

"یہ کیا بدمعاشی ہے" ۔۔۔ جوزف اور جوانا دونوں نے بیک وقت دھاڑتے ہوئے کہا۔

"یہ چیف باس کا آرڈر ہے۔ تمہارا باس مشکوک ہے۔ اسے چیک کیا جا رہا ہے۔ اگر وہ درست نکلا تو تمہیں بھی رہائی مل جائے گی۔ ورنہ اس کی موت کے بعد تمہیں بھی اسی طرح زندہ دفن کر دیا جائے گا جس طرح اب آدھا دفن کیا گیا ہے" ۔۔۔ مسلح آدمی نے بڑے کرخت لہجے میں جواب دیا۔

"مگر اب کیا شک باقی رہ گیا ہے۔ سب بات تو واضح ہو گئی ہے" جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں سب بات تو واضح ہو گئی تھی لیکن اچانک مادام ریڈی کی کال آئی ہے کہ اس نے کوئی یقینی ثبوت حاصل کر لیا ہے کہ تمہارا باس اصلی نہیں ہے۔ چنانچہ اب چیف باس اسے لے گیا ہے ۔۔۔ تاکہ مادام ریڈی وہ ثبوت دے سکے۔ اور باس کا کہنا ہے کہ جیسے ہی اسے ثبوت ملا وہ تمہارے باس کو قتل کرنے سے ایک لمحے بھی دیر نہ کرے گا" ۔۔۔ اس آدمی نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔ وہ شاید یہ سب باتیں اس لئے بتا رہا تھا۔ کہ اسے یقین تھا کہ اب یہ کچھ بھی نہیں کر سکتے۔

"پھر ہمیں کوئی فکر نہیں ہے۔ ہمارا باس سو فی صد اصلی ہے۔ لیکن بھائی کم از کم یہ خالی ریوالور تو ہولسٹروں سے نکال لو۔ یہ ہمیں بری طرح چبھ رہے ہیں" ۔۔۔ جوزف نے بڑے معصوم لہجے میں کہا۔ ان کے جسموں کے ساتھ ہولسٹر بھی زمین میں دفن ہو گئے تھے اور صرف ریوالوروں کے دستے ہی باہر تھے۔

"خالی ریوالور ۔۔۔ ہاں مجھے یاد ہے۔ اس کی گولیاں تو ساحل پر ہی نکال لی گئی تھیں۔ اچھا ٹھیک ہے میں کرسیاں تھوڑی سی اونچی کرتا ہوں۔ جب ہولسٹر باہر آ جائیں تو تم یہ ریوالور نکال کر باہر پھینک دینا" اس آدمی نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

"بڑی مہربانی بھائی ۔۔۔ تمہارا یہ احسان ہو گا" ۔۔۔ جوزف نے بڑے لجاجت آمیز لہجے میں کہا اور اس آدمی نے مسکراتے ہوئے دوبارہ دہلیز کی اسی مخصوص جگہ پر ہلکا سا پیر رکھا تو دونوں کرسیاں ذرا سی اونچی ہو گئیں ۔۔۔ لیکن ابھی ہولسٹر پوری طرح باہر نہ آئے تھے۔

"تھوڑا سا اور اونچا کرو" ۔۔۔ جوزف نے کہا اور اس آدمی نے ایک بار پھر دہلیز کے اس مخصوص حصے کو دبایا اور کرسیاں ایک جھٹکا کھا کر اونچی ہو گئیں۔ اور ان دونوں کی ٹانگیں گھٹنوں تک زمین سے باہر آ گئیں۔ اب ان کے ہولسٹر پوری طرح باہر آ گئے تھے ۔۔۔ جوزف نے پھرتی سے ریوالور باہر نکالا۔ وہ آدمی بڑے اطمینان سے کھڑا تھا۔ کیوں کہ اسے معلوم تھا کہ ریوالور خالی ہیں۔ مگر دوسرے لمحے جوزف نے ٹریگر دبا دیا ۔۔۔ اور ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور سائیلنسر لگے ریوالور سے نکلنے والی گولی ٹھیک اس آدمی کے پیٹ میں گھستی چلی گئی۔ اور وہ چیخ مار کر دوہرا ہوا۔ اور عین دہلیز

پر اس جگہ گرا جہاں اس نے دبا کر کرسیاں اونچی کی تھیں۔ اس کا جسم جیسے ہی اس حصے پر گرا کرسیاں ایک زوردار جھٹکے سے پوری طرح باہر آ گئیں اور وہ دونوں اچھل کر آگے بڑھ گئے ——— وہ وہیں دہلیز پر ہی پڑا پھڑک رہا تھا۔

"آؤ جوانا" ——— جوزف نے کہا اور وہ دونوں اُس کو پھلانگتے ہوئے باہر راہداری میں آئے اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتے ادھر بڑھتے چلے گئے۔ جدھر سے انہیں لایا گیا تھا ——— جوزف نے وہ سایہ دیکھ لیا تھا۔ جدھر عمران کو چیف باس کو لے گیا تھا۔ اس لئے وہ تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ راستے میں کئی مسلح افراد انہیں نظر آئے لیکن کسی نے کوئی تعرض نہ کیا ——— کیوں کہ انہیں شاید ان کے متعلق کوئی واضح ہدایت نہ کی گئی تھی۔ اور پھر وہ بائیں طرف والی راہداری میں بڑھتے چلے گئے۔ راہداری کے اختتام پر ایک دروازہ تھا ——— جس کے سامنے دو مسلح افراد کھڑے تھے۔ لیکن ان کی توجہ کمرے کے اندر کی طرف تھی۔ کیوں کہ کمرے کا دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا ——— جوزف جیسے ہی اس راہداری میں داخل ہوا اس نے اپنے قدم احتیاط سے اٹھانے شروع کر دیئے۔ اور پھر وہ بلی کی طرح دبے قدموں چلتے ہوئے ان دونوں آدمیوں کے سر پر پہنچ گئے ——— جوزف نے جوانا کو آنکھ سے مخصوص اشارہ کیا۔ اور دوسرے لمحے وہ دونوں بھوکے بھیڑیوں کی طرح ان پر ٹوٹ پڑے۔ ان دونوں نے سب سے پہلے ان دونوں کے منہ پر ہاتھ رکھے تھے پھر وہ انہیں گھسیٹتے ہوئے دیواروں کے ساتھ لگتے چلے گئے ——— دوسرے لمحے ان دونوں نے ہی بیک وقت اپنے بازوؤں کو ایک زوردار جھٹکا دیا اور ہلکی

سی کڑک کی آواز کے ساتھ ہی ان دونوں کی گردنیں ٹوٹتی چلی گئیں۔ اور ان کے جسم ان کے بازوؤں میں ڈھیلے پڑتے چلے گئے ——— ان دونوں نے بڑی احتیاط سے انہیں زمین پر لٹا دیا اور پھر دروازے کی طرف بڑھنے سے پہلے وہ ان کی بغلوں سے لٹکی ہوئی سٹین گنیں نکال چکے تھے۔ دروازے کے قریب جا کر وہ رک گئے ——— کمرے کا منظر عجیب تھا۔ عمران سامنے ایک کرسی پر بندھا ہوا تھا۔ جب کہ اس کے تینوں اطراف میں چار چار سٹین گنوں سے مسلح افراد اُسے نشانہ بنائے کھڑے تھے ——— دروازے کی طرف پشت کئے چیف باس مادام بریڈی اور اس کے دو ساتھی کھڑے تھے۔

"ٹھہرو ——— پہلے میری ایک بات سن لو" ——— اچانک عمران نے چیف باس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں وقت ضائع کرنے کا قائل نہیں ہوں ——— اسے گولیوں سے چھلنی کر دو" ——— چیف باس نے چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی ان کی انگلیاں مشین گنوں کے ٹریگروں پر جمتی چلی گئیں۔ مگر ادھر جوزف اور جوانا دونوں سٹین گنیں سنبھالے تیار کھڑے تھے ——— اس لئے اس سے پہلے کہ بورتھم کا فقرہ مکمل ہوتا۔ ان دونوں نے دروازے میں سے ہی سٹین گنوں کا رخ ان بارہ افراد کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیئے۔ اور کمرہ گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھا ——— ان بارہ افراد کو ٹریگر دبانے کا موقع ہی نہ ملا۔ اور وہ ایک لمحے میں ہی کمرے میں چیختے ہوئے پشت کے بل زمین پر گرتے چلے گئے۔ جوزف کی سٹین گن نے ایک ہی باڑ میں دو اطراف کو صاف کر دیا تھا ——— جب کہ جوانا نے تیسری طرف کا صفایا کر دیا تھا۔

"خبردار — اگر کسی نے حرکت کی" — جوزف نے اچھل کر کمرے میں داخل ہوتے ہوئے دھاڑتے ہوئے کہا۔ اور چیف باس، مادام بریڈی اور اس کے ساتھی حیرت سے آنکھیں پھاڑے انہیں اندر آتا دیکھتے رہ گئے۔ ان کی سمجھ میں ہی سچویشن نہ آئی تھی۔

"باس کو کھولو — جلدی کرو" — جوزف نے چیختے ہوئے کہا۔

"تم — تم کہاں سے آ گئے" — چیف باس نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں غصے کے ساتھ ساتھ حیرت تھی۔

"میں کہتا ہوں باس کو کھولو — ورنہ ڈھیر کر دوں گا — جلدی کرو" — جوزف نے پوری قوت سے دھاڑتے ہوئے کہا۔ اور اسی لمحے جوانا نے ٹریگر دبا دیا۔ اور مادام بریڈی کے دونوں ساتھی اچھل کر دیوار کے ساتھ جا گرے — وہ شاید جیبوں سے ریوالور نکالنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اور یہی لمحہ جوزف اور جوانا دونوں کے لئے ہی خوفناک ثابت ہوا۔ کیونکہ اچانک فائرنگ کی وجہ سے جوزف کی نظریں چیف باس سے ایک لمحے کے لئے ہٹ گئی تھیں — اور دوسرے لمحے زمین کا وہ حصہ جہاں جوزف اور جوانا موجود تھے۔ تیزی سے نیچے دھنستا چلا گیا۔ مگر وہ دونوں ہی انتہائی پھرتیلے نکلے — جیسے ہی انہیں احساس ہوا کہ وہ زمین دھنسنے لگی انہوں نے چھلانگیں لگا دیں۔ اور اس طرح وہ خود تو نیچے گرنے سے بچ گئے۔ لیکن اس کوشش میں وہ دونوں ہی منہ کے بل سامنے زمین پر جا گرے — اور مشین گنیں ان کے ہاتھوں سے نکل کر دور جا گریں۔

"خبردار — اب ہاتھ اٹھا کر کھڑے ہو جاؤ" — اچانک چیف باس نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔ اب اس کے ہاتھوں میں ریوالور نظر آ رہا تھا۔ مگر جوزف شاید اس کی توقع سے کہیں زیادہ پھرتیلا تھا۔ اس نے زمین پر گرتے ہی تیزی سے کروٹ بدلی — اور دوسرے لمحے ہولسٹر میں موجود ریوالور اس کے ہاتھوں میں تھا۔ اور اس نے لیٹے لیٹے فائر کر دیا۔ اور چیف باس کے ہاتھ سے ریوالور نکلتا چلا گیا۔

مادام بریڈی نے اچھل کر دروازے کی طرف جانا چاہا مگر جوزف اور جوانا دونوں نے ہی فرش سے چھلانگیں لگا دیں — اور دوسرے لمحے جوانا نے مادام کو بازوؤں میں پکڑا۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک زوردار جھٹکا دیا اور مادام چیختی ہوئی سامنے والی دیوار کے ساتھ جا ٹکرائی — جب کہ جوزف نے چیف باس کو اپنے بازوؤں میں جکڑنے کی کوشش کی مگر چیف باس بے حد پھرتیلا تھا۔ اس نے تیزی سے اپنے جسم کو دائیں طرف موڑ دیا اور جوزف کی گرفت سے مچھلی کی طرح نکلتا چلا گیا — اور جوزف ہاتھوں کے بل ایک بار پھر زمین پر گرا۔ مگر جوزف نے ہاتھ زمین پر لگتے ہی الٹی قلابازی لگائی اور اس کی دونوں ٹانگیں دائرے کی صورت میں چکر کاٹتی ہوئی چیف باس کے منہ پر پڑیں۔ وہ چیختا ہوا دیوار کے ساتھ جا گرا — اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا جوزف نے اسے دونوں بازوؤں میں جکڑ لیا۔

ادھر مادام دیوار کے ساتھ ٹکراتے ہی کسی سپرنگ کی طرح اچھلی اور اس نے اٹھتے ہوئے جوانا کے سینے پر فلائنگ کک مارنے کی کوشش کی لیکن شاید اسے جوانا کی طاقت، چستی اور پھرتی کا صحیح اندازہ نہ تھا — اس کی بھرپور فلائنگ کک جوانا کے سینے پر پڑی۔ لیکن جوانا ایک قدم بھی پیچھے نہ ہٹا۔

اور اس مادام ہی فائرنگ گن گرا کر سر کے بل جھٹکا کھا کر نیچے گری اور جولانا کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کی کھڑی ہتھیلی پوری قوت سے مادام بی کی گردن پر پڑی ـــــ دوسرے لمحے مادام کے حلق سے آدھی چیخ ہی نکل سکی اور اس کی گردن ٹوٹتی چلی گئی اور وہ زمین پر ایک لمحے کے لئے یوں تڑپی جیسے مچھلی پانی سے باہر نکل کر تڑپتی ہے ـــــ دوسرے لمحے وہ ساکت ہوتی چلی گئی۔

"جلدی بتاؤ کون سا بٹن ہے ـــــ" جوزف نے پوری قوت سے چیف باس کی گردن کو جھٹکا دیتے ہوئے کہا۔

"وہ ـــــ وہ ـــــ سس ـــــ سرخ ہے ـــــ" چیف باس نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا اور جوزف کی بجائے جولانا نے اچھل کر میز کے کنارے پر لگا ہوا سرخ بٹن دبا دیا۔

سرخ بٹن دبتے ہی ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ اور نہ صرف عمران کرسی سمیت زمین میں دھنستا چلا گیا بلکہ جوزف اور جولانا بھی چیف باس سمیت زمین میں دھنستے چلے گئے ـــــ پورے کمرے کا فرش ہی غائب ہو گیا تھا۔ اور اچانک زوردار جھٹکا لگنے سے جوزف کے ہاتھوں کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی اور چیف باس اس کے بازوؤں سے پھسلتا چلا گیا ـــــ اور جوزف کو معلوم بھی نہ ہوا کہ دھماکہ ہوتے ہی کیا ہوا ہے۔ اس کا شعور جب جاگا تو وہ پانی میں ڈوبتا چلا جا رہا تھا۔ کمرے کا فرش اچانک ہٹنے سے وہ سب شاید پانی میں جا گرے تھے ـــــ جوزف نے اپنے آپ کو سنبھالا تو اسے دور عمران تیرتا ہوا نظر آیا۔ ایک طرف جولانا بھی بری طرح ہاتھ پیر مار رہا تھا۔ وہ شاید تیرنا نہیں جانتا تھا۔ اس کی حالت کو دیکھتے ہوئے جوزف تیر کی طرح سیدھا اس کی طرف بڑھا۔ اور اس نے جولانا کو بالوں سے پکڑا اور پھر وہ سیدھا پانی کی سطح کی طرف بلند ہوتا چلا گیا ـــــ عمران پہلے ہی سطح پر پہنچ چکا تھا۔ کرسی کی گرفت سے وہ دھماکہ ہوتے ہی آزاد ہو چکا تھا۔ چیف باس نجانے کہاں غائب ہو گیا تھا۔

پانی کی سطح پر جیسے ہی وہ نمودار ہوئے ان پر جہاز سے فائرنگ شروع ہو گئی۔ اور وہ تینوں ایک بار پھر غوطہ لگا گئے۔ اور جہاز سے دور ہٹتے چلے گئے۔ جولانا بھی اب سنبھل گیا تھا ـــــ اور اطمینان سے تیر رہا تھا شاید اچانک پانی میں گرنے کی وجہ سے اس کا ذہن ساتھ چھوڑ گیا تھا۔ اسے تیرتا دیکھ کر جوزف نے اسے چھوڑ دیا اور پھر جہاز سے کافی دور جا کر انہوں نے سر باہر نکالا۔ اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ کوسٹ گارڈز کی تیز رفتار لانچیں سائرن بجاتی ہوئیں چاروں طرف سے جہاز کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں ـــــ اور ایک ہیلی کاپٹر جہاز کے عین اوپر فضا میں پرواز کر رہا تھا

"جوزف ـــــ" اچانک دور سے کسی کے چیخنے کی آواز سنائی دی۔ اور وہ سب تیزی سے اس طرف مڑے اور پھر انہیں دور سے ایک لانچ پر صفدر، کیپٹن شکیل اور جولیا کھڑے نظر آئے ـــــ لانچ خاصی تیز رفتاری سے ان کی طرف بڑھی چلی آ رہی تھی۔ اور یہ صفدر کی آواز تھی اس نے دور سے ہی جوزف کو پہچان لیا تھا۔

اور چند لمحوں بعد ان تینوں کو لانچ میں کھینچ لیا گیا۔

"آج پرنس آف ڈھمپ صحیح معنوں میں موت کے منہ سے بچا ہے" عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مگر یہ اچانک ہوا کیا ہے ـــــ" صفدر نے کہا۔

بس ہماری زندگی میں اچانک ہی سب کچھ ہو جاتا ہے —— عمران نے ڈھیلے لہجے میں کہا اور پھر جہاز کی طرف دیکھنے لگا۔

ہیلی کاپٹر اب جہاز پر اتر چکا تھا، اور کوسٹ گارڈ کے مسلح سپاہی بھی جہاز پر دوڑتے پھرتے صاف نظر آ رہے تھے۔

عمران حیرت بھرے انداز میں یہ سب کچھ دیکھتا رہا۔ اس کی سمجھ میں کچھ نہ آ رہا تھا کہ آخر یہ سب لوگ کیوں اچانک ٹپک پڑے ہیں۔

صفدر —— یہ غوطہ خوری کا لباس اتار دو —— میں ذرا صورت حال کا پتہ کر آؤں —— عمران نے صفدر کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور صفدر نے سر ہلاتے ہوئے تیزی سے لباس اتارنا شروع کر دیا۔

چیف باس نے جان بوجھ کر جوزف کو سرخ بٹن کے متعلق بتایا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ سرخ بٹن کے دبتے ہی کمرے کا فرش ہٹ جائے گا اور وہ سب پانی میں جا گریں گے —— کیوں کہ اس کے ذہن میں اس کے سوا اور کوئی صورت بھی نہ آئی تھی۔ اگر وہ وہیں عمران کو کھول دیتا۔ تو یہ حبشی یقیناً اُسے ہلاک کر دیتا۔ کیوں کہ مادام اور باس کے ساتھیوں کا حشر دیکھ چکا تھا —— اس طرح عمران تو کرسی سے آزاد ہو جاتا لیکن جھٹکا لگنے سے وہ خود بھی اس حبشی کی گرفت سے نکل سکتا تھا اور اس طرح اس کی جان بچ جانے کے امکانات موجود تھے —— اور اس کا خیال بالکل درست نکلا۔ زوردار جھٹکا لگتے ہی حبشی کی گرفت ڈھیلی ہوئی تو چیف باس جو پہلے ہی اس کوشش کے لئے تیار تھا بجلی کی طرح اس کی گرفت سے نکل چلا گیا —— اور پھر وہ بھی نیچے گرنے لگا۔ لیکن باس کا ہاتھ جہاز کے جنگلے

میں موجود ایک رخنے کے درمیان پڑا۔ اور وہ بازو کے بل اس سے لٹک گیا۔ اور پھر اس نے ایک لمحے سے بھی کم عرصے میں جھولا کھایا —— اور دوسرے لمحے وہ اس رخنے میں سے ہوتا ہوا جہاز کے اندر پہنچ گیا۔ یہ ایک اور کمرہ تھا۔ وہ چند لمحے کمرے میں پڑا سانس درست کرتا رہا۔ اسی لمحے اس نے فائرنگ کی آواز سنی —— شاید اس کے ساتھی وہاں پہنچ چکے تھے اور وہ کسی پر فائرنگ کر رہے تھے۔ مگر دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔ جب اس نے دور سے کوسٹ گارڈز کی لانچوں کے مخصوص سائرن تیزی سے نزدیک آتے ہوئے سنے —— اور وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور بھاگتا ہوا کمرے سے باہر نکل آیا۔ جہاز میں افراتفری کا عالم تھا۔ جہاز میں موجود مسلح لوگ راستہ بھٹکی ہوئی بھیڑوں کی طرح ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔

"ہوش میں آؤ —— سب لوگ اسلحہ چھپا دو —— جلدی کرو"

چیف باس نے ذمہ دارانہ انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اور اسی لمحے اس نے نمبر ٹو اور نمبر فور کو ایک راہداری سے بھاگ کر اپنی طرف آتے دیکھا۔

"آپ ٹھیک ہیں باس" —— ان دونوں نے چیختے ہوئے کہا۔

"ہاں —— میں ٹھیک ہوں —— لوگوں کو کنٹرول کرو اسلحہ چھپا دو۔ پیلڈری کا راستہ بند کر دو۔ کوسٹ گارڈز آ رہے ہیں"

چیف باس نے دوڑ کر اسی کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ جس کا فرش اس نے غائب کیا تھا۔ اور نمبر ٹو اور فور اس کی ہدایت سنتے ہی مختلف سمتوں میں دوڑتے چلے گئے —— چیف باس اس کمرے کے دروازے کے پاس پہنچ کر ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس کے دو ساتھیوں کی لاشیں وہیں دروازے کے باہر ہی پڑی تھیں۔ اس نے تیزی سے ایک کا ہاتھ پکڑا اور اسے گھما کر کمرے کے اندر پھینک دیا جس کا فرش ابھی تک غائب تھا اور پانی صاف نظر آ رہا تھا۔ دوسرے کا بھی اس نے یہی حشر کیا اور پھر دروازے کی دہلیز کے کنارے پر لگا ہوا ایک چھوٹا سا بٹن دبا دیا —— دوسرے لمحے سرر کی تیز آواز سے کمرے کا فرش برابر ہوتا چلا گیا۔ اب وہ کمرہ پہلے کی طرح ہو گیا تھا۔ اسی لمحے جہاز میں دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور جہاز کے عرشے پر کوئی ہیلی کاپٹر اتر گیا —— وہ تیزی سے مڑا اور پھر قریب کے ایک کمرے میں گھستا چلا گیا۔ یہ دفتر سا تھا۔ اور وہ پھرتی سے میز کے پیچھے پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ اپنا سانس نارمل کرنے کی کوششوں میں مصروف تھا —— اور پھر راہداری میں دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی۔ اور دوسرے لمحے دروازے سے چار افراد اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے دو سادہ لباس میں تھے جبکہ دو کوسٹ گارڈز کی مخصوص وردیوں میں تھے —— کوسٹ گارڈز نے ہاتھوں میں ریوالور تھام رکھے تھے۔

"ہینڈز اپ —— خبردار اگر حرکت کی تو" —— ایک سادہ لباس والے نے [illegible] چیختے ہوئے کہا۔

"کون ہو تم" —— چیف باس نے چونک کر انہیں دیکھتے ہوئے کہا۔ اس نے چہرے پر حیرت کے تاثرات پیدا کر لئے تھے۔

"ہاتھ اٹھاؤ —— ورنہ گولی مار دوں گا" —— اسی آدمی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور چیف باس نے دونوں ہاتھ اٹھا لئے۔

"اس کی تلاشی لو نمبر ٹو" —— اس آدمی نے دوسرے سادہ لباس والے سے کہا۔ اور اس نے آگے بڑھ کر اسے کھینچ کر ایک طرف کیا اور تیزی

سے اس کی تلاشی لی لیکن چیف باس کی جیبوں سے کچھ نہیں نکلا۔

"ادھر دیوار کے پاس کھڑے ہو جاؤ اور ہاتھ اٹھا دو" ——— اسی آدمی نے دوسرا حکم دیا اور چیف باس دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔

"کون ہو تم ——— کیا تم اپنا تعارف نہیں کراؤ گے" ——— چیف باس نے اس بار مطمئن لہجے میں پوچھا۔ وہ اب پوری طرح سنبھل چکا تھا۔

"میں نارکوٹکس ایجنسی کا چیف کرنل ہالینڈ ہوں" ——— سادہ لباس والے نے کرخت لہجے میں کہا۔

"نارکوٹکس ایجنسی ——— مگر اس کا یہاں میرے جہاز میں کیا کام۔ کیا تم جانتے ہو ——— میں کون ہوں" ——— چیف باس کے لہجے میں اس بار کرختگی تھی۔

"میں جانتا ہوں ——— تم بوتم ہو ——— جو بظاہر ایک بہت بڑا ٹھیکیدار ہے۔ لیکن درپردہ منشیات کی بین الاقوامی تنظیم لوپاز کا چیف باس بھی ہے" ——— کرنل ہالینڈ نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"لوپاز کا چیف ——— کیا تم گھاس تو نہیں کھا گئے کرنل ——— میرا کسی منشیات کی تنظیم سے کیا تعلق" ——— چیف باس نے انتہائی کرخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جاتا ہے ——— ہمارے پاس مکمل ثبوت ہیں۔ ابھی تمہاری خفیہ لیبارٹری کا راستہ مل جائے گا جو تم نے زیر آب جزیرے میں بنا رکھی ہے۔ پھر میں تم سے پوچھوں گا کہ تمہارا کیا تعلق ہے" ——— کرنل ہالینڈ نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں شدید غلط فہمی ہوئی ہے کرنل ——— اور تمہیں اپنی اس غلط فہمی کا عبرت ناک خمیازہ بھگتنا پڑے گا" ——— بوتم نے اسی طرح سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو ——— میرے پاس تمام ثبوت موجود ہیں ——— وہ پرنس آف ڈھمپ کہاں ہے" ——— کرنل ہالینڈ نے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ ——— کون پرنس آف ڈھمپ ——— میں تو کسی پرنس سے واقف نہیں ہوں" ——— بوتم نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"جیمز ——— جاؤ اور خفیہ لیبارٹری کی تلاش کرو اور سنو جیمس کو کہو کہ وہ ہیلی کاپٹر سے ظفر اور پرنس پروجیکٹ یہاں لے آئے۔ میں اسے ثبوت بھی دکھا دوں" ——— کرنل ہالینڈ نے دوسرے سادہ لباس والے سے کہا اور وہ سر ہلاتا ہوا تیزی سے کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

"اب بھی وقت ہے کرنل ——— مجھ سے معافی مانگ لو ——— ورنہ یاد رکھو ——— میرے ہاتھ بہت لمبے ہیں۔ میں تم جیسے آدمیوں کو مچھر کی طرح مسل سکتا ہوں" ——— بوتم کا لہجہ اور زیادہ غصیلا ہوتا چلا جا رہا تھا۔

"زبان سنبھال کر بات کرو بوتم ——— اب اگر تم نے بکواس کی تو یہیں ڈھیر کر دوں گا" ——— کرنل نے غراتے ہوئے کہا اور بوتم خاموش ہو گیا۔ وہ غصے کی شدت سے ہونٹوں کو بھینچ رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد جیمس ہاتھ میں دو ڈبے پکڑے اندر داخل ہوا۔

"جیمس ——— ذرا نکال کر اس الو کے پٹھے کو دکھاؤ۔ یہ بڑھ چڑھ کر باتیں کر رہا ہے" ——— کرنل نے بوتم کی طرف دیکھتے ہوئے جیمس سے کہا۔

اور جیمسن نے ڈبے کھولے اور ایک ڈبے میں سے پوڈیل پروجیکٹر نکال کر اسے میز پر رکھ کر سیٹ کرنے لگا ـــــ پھر اس نے دوسرے ڈبے سے فلم نکال کر اس پروجیکٹر پر سیٹ کی اور بیٹری سے چلنے والے پروجیکٹر کا بٹن آن کر دیا۔ سامنے دیوار پر چھوٹی سی سکرین بن گئی اور دوسرے لمحے اس پر ایک کمرے کا منظر ابھرتا چلا آیا ـــــ یہ وہی منظر تھا جس میں عمران اور یہ سب لوگ موجود تھے۔ جوں جوں فلم چلتی گئی۔ بوتھم کی آنکھیں حیرت سے پھٹتی چلی گئیں۔ وہ تصور بھی نہ کر سکتا تھا کہ ان سارے واقعات کی باقاعدہ فلم بھی تیار کر لی گئی ہے ـــــ اور ظاہر ہے یہ فلم ایسی تھی جو اس کے گلے میں پھانسی کا پھندہ ڈلوا سکتی تھی۔ وہ بظاہر خاموشی سے فلم دیکھ رہا تھا لیکن اس کے دماغ میں آندھیاں سی چل رہی تھیں ـــــ اور پھر جب وہ وقت آیا جب بوتھم خود عمران کو لیبارٹری کے متعلق بتا رہا تھا تو بوتھم اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکا۔ دوسرے لمحے وہ بُری طرح چیختا ہوا پروجیکٹر کی طرف لپکا اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے پروجیکٹر کو فلم سمیت اٹھایا اور دوڑتا ہوا دروازے میں جا گھسا ـــــ کوسٹ گارڈز نے سنبھلتے ہی اس پر فائرنگ کی مگر بوتھم کی تو جان پر بنی ہوئی تھی۔ وہ دروازے کے باہر گرتے ہی ایک لمحے کے لئے لڑکھڑایا اور پھر اٹھ کر تیزی سے بائیں طرف دوڑتا چلا گیا ـــــ گولیاں چونکہ افراتفری میں چلائی گئی تھیں اس لئے ایک بھی گولی اسے نہ لگی۔ وہ دوڑتا ہوا اچانک دائیں سائیڈ کے کمرے میں گھستا چلا گیا۔ کرنل ہالینڈ جیمسن اور کوسٹ گارڈز بھی اس کے پیچھے بھاگے ـــــ لیکن جتنی دیر میں وہ راہداری میں آتے بوتھم کمرے میں گھس چکا تھا اور چند ہی لمحوں بعد وہ سارے بھی اس کمرے تک پہنچے مگر دروازہ اندر سے بند تھا۔ ان سب

ـے چند ہی لمحوں میں دھکے مار کر دروازہ توڑ دیا۔ مگر جب وہ کمرے میں داخل ـئے تو کمرے کی سامنے والی دیوار میں ایک بڑا سا برقی آتش دان جل ـا تھا ـــــ اور فلم پروجیکٹر سمیت اس آتش دان میں پڑی دھڑا دھڑ ـل رہی تھی۔ اور بوتھم کے حلق سے طنزیہ قہقہے نکل رہے تھے اس نے وہ ـوت ہی جلا دیا تھا جس کے زور پر کرنل ہالینڈ اچھل رہا تھا ـــــ کرنل ـلینڈ فلم کو جلتے دیکھ کر بوتھم کی بجائے آتش دان کی طرف لپکا لیکن اس کے ـریب جا کر ٹھٹھک کر رک گیا۔ فلم چونکہ ایسے میٹریل سے بنی ہوئی تھی جو ـرا، آگ پکڑ لیتا تھا اس لئے وہ اب اسے نہ بچا سکتا تھا۔

"تم ـــــ تم بچ نہیں سکتے۔ اسے گولی مار دو" ـــــ کرنل ہالینڈ ـنے چیختے ہوئے کوسٹ گارڈز سے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سیاہ ـپڑ چکا تھا۔

"خبردار ـــــ اب تمہارے پاس میرے خلاف کوئی ثبوت نہیں"

ـبوتھم نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔ اور کوسٹ گارڈز جو ریوالور سیدھے ـکیے کھڑے تھے اس کی بات سنتے ہی ٹھٹھک کر رک گئے ـــــ کیونکہ وہ ـبہرحال سرکاری ملازم تھے۔ اور اس طرح وہ کسی آدمی کو گولی نہ مار سکتے تھے۔ ـاور پھر اتنا وہ بھی جانتے تھے کہ بوتھم سماجی طور پر انتہائی اہم حیثیت کا مالک ـہے۔

"تم میرے ہاتھوں سے بچ نہیں سکتے بوتھم ـــــ میں ابھی لیبارٹری ـڈھونڈ نکالوں گا" ـــــ کرنل ہالینڈ نے غصے کی شدت سے بُری طرح ـچیختے ہوئے کہا۔ اس کے منہ سے جھاگ سا نکل رہا تھا۔

"ڈھونڈ سکتے ہو تو ڈھونڈ لو۔ لیکن یاد رکھو اگر تم لیبارٹری نہ

ڈھونڈھ سکے۔ تو میں تمہارا وہ عبرت ناک حشر کروں گا کہ موت بھی تمہیں پناہ نہ دے گی۔ میں ابھی ہوم سیکرٹری اور گورنر کو فون کرتا ہوں ——— اور تم جانتے ہو کہ میرے ایک فون پر تمہارا کیا حشر ہوگا:——— بوتم نے اس بار بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔ اور کرنل ہالینڈ کا جی چاہ رہا تھا کہ وہ بوتم کو گولی مار دے یا خود اپنے سر میں گولی مار لے۔ کیونکہ حماقت اسی سے ہوئی تھی ——— اس نے سوچے سمجھے بغیر جوش میں آکر فلم بوتم کے سامنے منگوالی تھی۔ اور چونکہ فلم کی ایک ہی کاپی تھی اس لئے ظاہر ہے اب فلم والا حتمی ثبوت تو ضائع ہو ہی گیا۔

"تم مجھ پر رعب مت جماؤ ——— مجھے معلوم ہے کہ لیبارٹری زیر آب جزیرے میں ہے اور اس کا راستہ اسی جہاز سے جاتا ہے۔ میں جہاز اور جزیرے کے پرخچے اڑا دوں گا:——— کرنل ہالینڈ نے اپنے آپ کو ٹھنڈا کرتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ——— پرخچے اڑا دو گے ——— تم نے مجھے کوئی عام آدمی سمجھ رکھا ہے۔ اس سارے علاقے کا میں نے آئندہ دس برس کے لئے ٹھیکہ لے رکھا ہے اور تمہیں شاید معلوم نہیں کہ یہ زیر آب جزیرہ میری ذاتی ملکیت ہے اسے میں نے باقاعدہ حکومت سے خرید رکھا ہے ——— اور میری اجازت کے بغیر تم اسے ہاتھ بھی نہیں لگا سکتے۔ اس کے باوجود میرا تمہیں چیلنج ہے کہ تم لیبارٹری یا اس کا راستہ ڈھونڈھ لو تو میں اپنے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پہننے کے لئے تیار ہوں:——— بوتم نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جاتا ہے کہ کیا ہوتا ہے:——— کرنل ہالینڈ نے جواب دیا۔

اسے بس اتنا اطمینان تھا کہ سنٹرل ایشیا کا سمگلر پرنس آف ڈھمپ بھی جہاز سے گرفتار ہو جائے گا ——— جس سے چھاپے کا جواز بن جائے گا اور پھر لیبارٹری کا راستہ بھی مل جائے گا اس طرح اس کا چھاپہ کامیاب ہو جائے گا۔

مگر دس پندرہ منٹ بعد اس وقت کرنل ہالینڈ کے ہوش اڑ گئے۔ جب جبرزی جیمز نے آکر رپورٹ دی کہ پورے جہاز کی تلاشی لینے کے باوجود نہ ہی وہ پرنس آف ڈھمپ نظر آیا ہے اور نہ ہی اس کے حبشی ساتھی اور لیبارٹری کے راستے کا بھی کوئی پتہ نہیں چلا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ سب لوگ کہاں غائب ہو گئے ہیں۔ انہیں تلاش کرو اس جہاز میں ضرور کوئی تہہ خانے ہوں گے اور راستہ بھی یقیناً ہوگا: کرنل ہالینڈ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں مزید آدھا گھنٹہ دے سکتا ہوں۔ اپنا اطمینان کر لو کرنل۔ لیکن اس کے بعد اپنے عبرت ناک حشر کے لئے تیار رہنا ——— بوتم نے جواب کرسی پر اطمینان سے بیٹھا ہوا مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم اس کا خیال رکھنا۔ یہ بھاگنے نہ پائے میں خود تلاش کرتا ہوں۔ آؤ جبرزی میرے ساتھ:——— کرنل ہالینڈ نے کوسٹ گارڈز والوں سے کہا۔ اور پھر جبرزی جیمز کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے وہ تیزی سے مڑ کر کیبن سے باہر نکلتا چلا گیا۔

عمران نے غوطہ خوری کا لباس پہنا اور پھر وہ غوطہ لگانے کے لئے تیار ہو گیا۔ کیپٹن شکیل اور جولیا نے ہمراہ آنے کے لئے کہا۔ لیکن عمران نے انہیں روک دیا۔

"فی الحال تم لوگ یہیں رہو۔ مجھے ضرورت محسوس ہوئی تو میں ٹرانسمیٹر پر تمہیں کال کر لوں گا اور جولیا تم اپنا غوطہ خوری والا لباس صفدر کو دے دو"۔ ____ عمران نے ان سے مخاطب ہو کر کہا اور خود منہ پر گیس ماسک چڑھا کر تیزی سے سمندر میں غوطہ لگا گیا۔ سمندر کے اندر کافی گہرائی میں تیرتا ہوا وہ تیزی سے جہاز کی طرف بڑھتا چلا گیا ____ کوسٹ گارڈز کی لانچوں نے بدستور جہاز کو گھیر رکھا تھا اور جہاز پر ہر طرف کوسٹ گارڈز کے باوردی سپاہی پھیلے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ اور یہی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ آخر ان لوگوں نے کیوں یوں اچانک جہاز پر چھاپہ مارا

وسری بات یہ کہ مادام بریڈی نے اس کی لانچ کے نیچے باندھ دیا تھا۔ لیکن اس کا اسے فی الحال فکر نہ تھی ____ کیوں کہ مادام مر چکی تھی اور اب وہ مزید اس جنگ سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکتی

مران تیرتا ہوا جہاز کے عین نیچے پہنچ گیا۔ جہاز کے اوپر جانا فی الحال تھا اور اسے ضرورت بھی نہ تھی وہ تو اس خفیہ لیبارٹری کا راستہ ونڈنا چاہتا تھا ____ بوتھم کے کہنے کے مطابق زیر آب جزیرے نے کا راستہ جہاز میں سے تھا۔ لیکن اس کا ذہن اس بات کو تسلیم تا تھا۔ کیوں کہ جہاز سے راستے کا مطلب تو یہی ہے کہ جہاز میں سے کوئی لیبارٹری تک بنائی گئی ہو ____ لیکن اگر یہ سرنگ بنائی جاتی تو ت کا مالک کو یقیناً اب تک اس سرنگ کا علم ہو جاتا۔ اور پھر جہاز تھا۔ وہ سمندر میں فکس نہیں کیا گیا تھا اس لئے جہاز سے سرنگ کافی ہی ہو سکتی تھی ____ اس لئے اس نے یہی اندازہ لگایا تھا کہ بوتھم ب یہی ہو گا کہ وہ اس جہاز سے جلد از جلد جزیرے تک پہنچ سکتا ہے۔ بات یہ کہ بوتھم نے کہا تھا کہ عمران کو لیبارٹری میں داخلے کے لئے ری مخصوص انتظامات کرنے پڑیں گے ____ اور وہ خصوصی انتظامات سکتے ہیں کہ عارضی طور پر کوئی لکڑی کی سرنگ بنا دی جائے تاکہ اصل کا بعد میں علم نہ ہو سکے۔ لیکن ایسے انتظامات سے قبل ہی مادام بریڈی ک کر دی تھی ____ اس لئے ظاہر ہے ابھی یہ انتظامات مکمل نہ ہو ہوں گے۔

بہرحال یہی سوچتا ہوا وہ جہاز کے نیچے سے نکل کر زیر آب جزیرے

کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جزیرہ بہت بڑا تھا۔ وہ مزید سمندر کی تہہ میں
جزیرے کے قریب ہوتا چلا گیا ——— اور پھر اس کے قریب پہنچ کر
جزیرے کے گرد گھومتا چلا گیا۔ لیکن جزیرے کی ٹھوس چٹانیں چاروں
سے بالکل سپاٹ تھیں کہیں بھی کوئی رخنہ نظر نہ آ رہا تھا۔ وہ کافی دیر
ادھر ادھر گھومتا رہا ——— لیکن اُسے جزیرے کے اندر جانے کا کوئی
نہ ملا تو وہ جزیرے کے اوپر والی سطح پر جو سمندر کی سطح سے ذرا نیچے تھا
ہوا کراس کرتا چلا گیا۔ لیکن یہاں بھی سپاٹ زمین کے سوا اور کچھ نہ
جب کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آئی تو اسے اچانک خیال آیا کہ اس
میں اگر بوتھم کو اغوا کر لیا جائے تو اس سے آسانی سے راستہ کا پتہ کیا
سکتا ہے نہ صرف پتہ کیا جا سکتا ہے بلکہ اس سے ان حفاظتی انتظامات کا
پتہ کیا جا سکتا ہے ——— جو وہاں داخلے کی رکاوٹ کے لئے کا
گئے ہوں گے۔ لیکن اب مسئلہ یہ تھا کہ جہاز پر کوسٹ گارڈز وا
موجود تھے اور کوسٹ گارڈز کی موجودگی میں وہ جہاز میں داخل نہ ہو سک
تھا ——— چنانچہ اس نے سوچ کر یہی پروگرام بنایا کہ فی الحال مادام
کے مائیک جن کو ہی استعمال کیا جائے۔ اس طرح وہ جہاز میں ہونے
گفتگو سن سکے گا۔ اور اس طرح دو فائدے ہوں گے ——— ایک تو یہ
کوسٹ گارڈز کے جانے کے بعد بوتھم لیبارٹری کے راستے کے متعلق کو
ہدایات دے گا چنانچہ وہ واپس پلٹا اور تیزی سے اپنی لانچ کی طرف
بڑھتا چلا گیا ——— اور پھر تھوڑی ہی دیر بعد ہی وہ لانچ کے نیچے پہنچ گیا
چوں کہ فاصلے کا اندازہ تھا اس لئے وہ سمندر کی سطح پر آئے بغیر لانچ
چیندے تک پہنچ گیا اور پھر اُسے وہ مائیک جن چیندے پر چپکا ہوا نظ

گیا۔ اس نے بڑی احتیاط سے جن کو بند کر کے اُسے اُتار لیا۔ جن کو غور سے دیکھنے پر اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی ——— اس کے ذہن میں جو خدشہ تھا وہ ختم ہو گیا۔ مائیک جن کسی مخصوص فریکوئنسی کا نہ تھا اور عام ٹرانسمیٹر پر بھی اس کی پک کی ہوئی گفتگو سنی جا سکتی تھی۔ چنانچہ مائیک جن سنبھالے وہ دوبارہ جہاز کی طرف بڑھتا چلا گیا ——— اور پھر اس نے جہاز کے چیندے پر اُسے احتیاط سے چپکا دیا اور پھر اُسے آن کرنے کے بعد وہ تیزی سے واپس اپنی لانچ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کیوں کہ اس کے پاس ٹرانسمیٹر کلائی کی گھڑی کی صورت میں تھا اور غوطہ خوری کا لباس پہننے کی وجہ سے وہ پانی کے اندر اس ٹرانسمیٹر کو استعمال نہ کر سکتا تھا ——— تھوڑی دیر بعد وہ لانچ پر پہنچ گیا

"کیا ہوا عمران صاحب" ——— صفدر نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

"لولا یا لنگڑی ——— کچھ نہ کچھ تو ضرور ہی ہو گا" ——— عمران نے غوطہ خوری کا لباس اتارتے ہوئے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ ——— تمہیں ہر وقت مذاق ہی سوجھتا رہتا ہے"۔ جولیا نے غصیلے انداز میں اُسے جھڑکتے ہوئے کہا۔ وہ قریب ہی بیٹھی تھی۔

"مس ——— آپ میرے سامنے باس کی توہین نہیں کر سکتیں"۔ اچانک جوانا نے درشت لہجے میں جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جوانا ——— تم خاموش رہو ——— میاں بیوی کے معاملے میں تم نہ بولا کرو" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور جولیا

ایک جھٹکے سے اٹھی اور غصے سے دانت بھینچتی ہوئی پچھلے کمرے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ کیونکہ وہ عمران کی فطرت کو اچھی طرح جانتی تھی کہ وہ اب باز نہ آئے گا۔

عمران نے لباس اتار کر کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کا ونڈ بٹن مخصوص انداز میں تین بار دبایا تو گھڑی کے ڈائل پر سرخ رنگ کا نقطہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا ——— صفدر اور کیپٹن شکیل خاموش بیٹھے اُسے دیکھ رہے تھے چند لمحوں بعد ہی نقطہ سبز ہو گیا۔ دوسرے گھڑی میں مدھم سی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ عمران نے ونڈ بٹن کو ایک بار کھینچ کر ذرا سا گھمایا تو آوازیں بلند ہو گئیں ——— اب وہ آسانی سے ان آوازوں کو سن سکتے تھے۔ مختلف لوگوں کی ملی جلی آوازیں پس منظر میں سنائی دے رہی تھیں جب کہ ایک آواز ان پر بھاری تھی۔

"اب بولو کرنل ہالینڈ ——— اب تمہارے پاس چھاپے کا کیا جواز ہے۔ اب اپنے عبرت ناک حشر کے لئے تیار ہو جاؤ ——— بوتھم کی آواز میں غرور اور غصہ دونوں کیفیات شامل تھیں۔

"کاش ——— مجھ سے وہ ظلم تمہیں دکھلانے کی طاقت نہ ہوتی تو تم اس طرح نہ بچ سکتے۔ اور یہ بھی سن لو کہ میں ہوم سیکرٹری یا گورنر کا ماتحت نہیں ہوں۔ اس لئے وہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ——— میں فی الحال تو واپس چلا جاتا ہوں۔ لیکن یاد رکھو تم میرے ہاتھوں بچ نہیں سکتے۔ میں اس جزیرے میں سے لیبارٹری ضرور کھود نکالوں گا" ——— کرنل ہالینڈ کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے تم ان کے ماتحت نہیں ہو ——— لیکن میں تمہاری ایجنسی

پورے دس کروڑ ڈالر ہرجانے کا دعویٰ کروں گا اور تمہاری ایجنسی کو یہ ہرجانہ ادا کرنا پڑے گا ——— اور سنو ——— تم اس طرح واپس بھی نہیں جا سکتے۔ تمہیں پہلے یہ سرٹیفکیٹ دینا ہو گا کہ تم نے بلا جواز چھاپہ مارا ہے۔ اور یہاں سے تمہیں کچھ وصول نہیں ہوا ——— بوتھم کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے ——— میں سرٹیفکیٹ بھی دے دوں گا۔ لیکن بہتر یہی ہے کہ ہم آپس میں صلح کر لیں" ——— کرنل ہالینڈ کے لہجے میں گہری پریشانی نمایاں تھی۔ وہ شاید دس کروڑ ڈالر ہرجانے کی بات سن کر خوف زدہ ہو گیا تھا۔ کیونکہ ظاہر ہے بوتھم کی حیثیت ایسی تھی کہ ہرجانہ کا فیصلہ یقیناً اس کے حق میں ہو جاتا تھا ——— اور ایجنسی کا بورڈ آف گورنرز کرنل ہالینڈ کا عبرت ناک حشر کر دے گا۔

"صلح ——— کیسی صلح ——— تم نے میری بے عزتی کی۔ مجھے بلا جواز گولی مار دینے کا حکم دیا۔ اور میں صلح کر لوں۔ میں تمہیں بتاؤں گا کہ بوتھم کون ہے اور کیا حیثیت رکھتا ہے" ——— بوتھم نے پہلے سے زیادہ غصے میں چیخنے لگا۔

"باس ——— کاش وہ پرنس آف ڈھمپ ہی ہمارے ہتھے چڑھ جاتا تو کم از کم اس چھاپے کا جواز تو مل جاتا ——— حیرت ہے کہ وہ اور اس کے ساتھی اچانک کہاں غائب ہو گئے ہیں ——— جنرل جیمز کی بڑبڑاہٹ سنائی دی اور عمران بری طرح چونک پڑا۔ اب تمام سچویشن سمجھ میں آ گئی تھی۔ کہ جنرل جیمز اور کرنل ہالینڈ نے کسی طرح ان کی بات چیت سن لی اور فلم بھی بنا لی اور اس طرح وہ عین موقع پر جہاز پر چڑھ دوڑے۔

یکی بار وہ مربیڈی پہلے ہی مر گئی۔ عمران اور اس کے ساتھی سمندر میں گر گئے۔ بوتھم کسی خفیہ راستے سے بچ کر جہاز میں ہی رہ گیا ——— اور کرنل ہالینڈ نے اپنی کسی حماقت سے وہ خبر شائع کر دی۔ اب وہ بڑی طرح پھنس گیا تھا۔ اسی لئے عمران کو خیال آیا کہ یہ موقع اچھا ہے اگر کرنل ہالینڈ اس کا ساتھ دے تو وہ سرکاری طور پر اس لیبارٹری کو تلاش کرے گا ——— اور کرنل ہالینڈ چونکہ اب بڑی طرح پھنسا ہوا ہے۔ اس لئے وہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کے مصداق اس پر اعتماد کرنے پر مجبور ہو گا۔

"صفدر ——— لانچ کو جلدی سے جہاز کی طرف لے چلو ——— جلدی کرو" ——— عمران نے تیز لہجے میں صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور صفدر تیزی سے لانچ کے انجن کی طرف دوڑتا چلا گیا اور پھر لانچ ایک جھٹکا کھا کر آگے بڑھی اور تیز رفتاری سے جہاز کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

کرنل ہالینڈ نے حتی الوسع کوشش کی کہ کسی طرح اس الجھے ہوئے
ے نکل جائے اور بوتھم کو صلح پر آمادہ کرے لیکن بوتھم کسی طور پر بھی
ہ ٹلا ——— اور اب وہ گورنر کو ٹیلی فون کرنے لگا تھا۔ اور کرنل ہالینڈ کو
م تھا کہ گورنر یا اس کے کسی نمائندے کی آمد کے بعد اسے لامحالہ سرٹیفکیٹ
ی پڑے گا۔ اس لئے تھوڑی سی کشمکش کے بعد وہ سرٹیفکیٹ دینے
ادہ ہو گیا ——— اور بوتھم نے کاغذ اور قلم بڑے فخریہ انداز میں اس کے
منے کر دیا۔

"یہ تمہارے لئے بلیک وارنٹ ثابت ہو گا کرنل ——— تم نے بوتھم کو
کر اپنی زندگی کی سب سے بڑی حماقت کی ہے" ——— بوتھم نے
ی سے دانت نکالتے ہوئے کہا۔ اور کرنل کو بھی علم تھا کہ یہ سرٹیفکیٹ اس
لئے بلیک وارنٹ ہی ہو گا۔ بلیک وارنٹ آخری اپیل ختم ہونے کے بعد

قتل کے مجرم کو پھانسی دینے کے لیے جاری کیا جاتا ہے۔ لیکن وہ مجبو
اس نے بڑے ڈھیلے انداز میں قلم اٹھایا ۔۔۔ اس کے دماغ میں
سی چل رہی تھیں۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سرٹیفکیٹ لکھنا شروع
ایک سپاہی تیزی سے کمرے میں داخل ہوا۔

"سر ۔۔۔ ابھی ابھی ایک لانچ جہاز کے قریب پہنچی ہے
میں دو حبشی۔ ایک عورت اور تین مرد سوار ہیں۔ ان میں سے ایک نو
آپ کے نام فوری پیغام بھجوایا ہے کہ پرنس آف ڈھمپ آپ سے
ملنا چاہتا ہے ۔۔۔ اور ساتھ ہی اس نے یہ بھی کہا ہے کہ اس سے
بغیر سرٹیفکیٹ پر دستخط نہ کئے جائیں" ۔۔۔ سپاہی نے کرنل ہا
سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ ۔۔۔ اوہ ۔۔۔ اسے فوراً لے آؤ جل
کرنل ہالینڈ نے خوشی سے چیختے ہوئے کہا اور بوتھم جو اب تک خو
مطمئن تھا اس کے چہرے پر شکنوں کا جال سا پھیلتا چلا گیا۔

"یہ کون ہے ۔۔۔ میں کسی پرنس آف ڈھمپ کو نہیں جانتا"!
بوتھم نے چیختے ہوئے کہا۔

"صبر کرو بوتھم ۔۔۔ ابھی پتہ چل جاتا ہے" ۔۔۔ کرنل ہالین
جواب دیا۔ اس کی سمجھ میں یہ بات نہ آ رہی تھی کہ آخر وہ سمگلر دوبارہ جہاز
کیوں آیا ہے اور اسے کیسے پتہ چل گیا کہ میں سرٹیفکیٹ لکھ کر دے رہا
بہرحال اندھیرے میں امید کی ایک کرن دکھائی دی تھی ۔۔۔ اور و
اسے ضائع نہ کرنا چاہتا تھا۔

"ہنری جیمز ۔۔۔ تم خود جاؤ ۔۔۔ اور سنو ۔۔۔ وہ بھاگنے

پائے" ۔۔۔ کرنل ہالینڈ نے کہا اور ہنری جیمز سر ہلاتا ہوا تیزی سے واپس
مڑا مگر دروازے کے قریب پہنچتے ہی وہ ٹھٹک کر رک گیا کیونکہ دروازے میں سے کوسٹ
گارڈز کے سپاہی کے ساتھ علی عمران داخل ہو رہا تھا ۔۔۔ چونکہ سمندر
میں غوطہ لگانے کی وجہ سے اس کا میک اپ دھل چکا تھا۔ اس لیے اس
وقت وہ اپنی اصل شکل میں تھا۔ اس کے سر پر تاج بھی نہ تھا کیونکہ
وہ اس نے لانچ میں ہی اتار دیا تھا۔

"پرنس آف ڈھمپ آداب عرض کرتا ہے" ۔۔۔ عمران نے کمرے
میں داخل ہوتے ہی ٹھیٹ لکھنوی انداز میں کہا۔

"عمران ۔۔۔ تم" ۔۔۔ ہنری جیمز نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے
ہوئے کہا۔

"کون ہو تم ۔۔۔ بکواس کرتے ہو ۔۔۔ تم پرنس آف ڈھمپ
نہیں ہو" ۔۔۔ بوتھم نے چیختے ہوئے کہا۔

"علی عمران عرف پرنس آف ڈھمپ ۔۔۔ آپ [illegible] حماقت کی ۔۔۔
کرنل ہالینڈ کہ وہ قلم اس کے سامنے لے آئے۔ لیکن اس کے باوجود یہ
اناڑی ابھی بتا دے گا ۔۔۔ میرے پاس ایسا جادو ہے کہ یہ چند لمحوں
میں سب کچھ بتا دے گا" ۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ چکر کیا ہے ۔۔۔ پرنس آف ڈھمپ تو سنٹرل ایشیا کا بہت بڑا
سمگلر ہے۔ اور تم نے لباس تو وہی پہنا ہوا ہے لیکن تمہاری شکل اور ہے۔
اور ہنری جیمز تمہیں علی عمران کہہ رہا ہے" ۔۔۔ کرنل ہالینڈ نے چکراتے
ہوئے لہجے میں کہا۔

"اسی چکر کا نام تو علی عمران ہے کرنل ۔۔۔ آپ نے جب مجھے دھتکار

دیا تو میں نے فیصلہ کر لیا کہ میں اپنے طور پر کام کروں گا اور ٹوپاز اور اس کی لیبارٹری کا خاتمہ کر دوں گا ——— چنانچہ میں وہاں سے ہوٹل آ گیا۔ لیکن ٹوپاز کو میری بابت علم ہو گیا۔ اس نے مجھے اغوا کر لیا۔ لیکن میں ان کے مخبر نقری اور ان کے پیشہ ور قاتلوں کا خاتمہ کر کے نکل آنے میں کامیاب ہو گیا ——— وہاں میں نے مخبر نقری سے یہ ضرور اگلوا لیا کہ ان کی ایکس وائی کی لیبارٹری ہے۔ اور چیف باس کی آواز بھی ٹرانسمیٹر پر سن لی۔ اور ٹرانسمیٹر کی آواز سے یہ بھی مجھے پتہ چل گیا کہ ٹوپاز کا ہیڈ کوارٹر یا تو سمندر کے اندر ہے یا ساحل کے قریب ہے ——— کیوں کہ رابطہ قائم ہونے سے پہلے سمندر کی لہروں کی مخصوص آواز ٹرانسمیٹر پر سنائی دی تھی۔ بہرحال میں نے اپنے ایک دوست اور یہاں کے بڑے غنڈے ٹونی سے رابطہ قائم کیا ——— ٹونی، مادام برینڈی کو جانتا تھا اور اسے یہ بھی علم تھا کہ مادام برینڈی اور ٹوپاز کے چیف باس کے درمیان تعلقات ہیں۔ چنانچہ میں نے چیف باس کو ٹریس کرنے کے لئے ایک پلاننگ بنائی اور میں مشرق ایشیا کا مشہور سمگلر بن گیا ——— پرنس آف ڈھمپ ——— اور میں نے آفر کی کہ میں ——— ایکس وائی کا کروڑوں ڈالر کا سودا کرنا چاہتا ہوں۔ ادھر ایک اور چکر چل گیا۔ ٹوپاز مخبر نقری کے قتل سے گھبرا گئی۔ ادھر اس کے آدمیوں نے ہنری جیمز کے فلیٹ میں مجھے اصل شکل میں دیکھ لیا تھا ——— بہرحال انہوں نے میری اصلیت ٹریس کر لی تھی کہ میں علی عمران ہوں۔ اور میری شہرت ایسی ہے کہ میرا نام آتے ہی مجرم تنظیموں کو لرزے کا بخار چڑھ جاتا ہے ——— حالانکہ نارکوٹک ایجنسی کا چیف کرنل ہالینڈ مجھے نہیں جانتا اور وہ مجھے صرف مسخرہ سمجھ کر ٹال دیتا ہے۔

بہرحال میرا نام سنتے ہی اور مجھے ہنری جیمز کے فلیٹ میں دیکھتے ہی ٹوپاز کے ہاتھ پاؤں پھول گئے اور پھر پہلے ہی ٹکراؤ میں ان کا مخبر نقری اور پیشہ ور قاتل ہلاک ہو گئے تو انہوں نے مادام برینڈی کو یہ مشن سونپا کہ وہ مجھے ٹریس کرے اور اغوا کر کے لائے ——— میرا دوسرا نام پرنس آف ڈھمپ بھی انہوں نے مادام برینڈی کو بتا دیا۔ مادام برینڈی کو ٹونی بھی فون کر چکا تھا کہ پرنس آف ڈھمپ اس سے ملنا چاہتا ہے ——— چنانچہ وہ سمجھ گئی کہ جس پرنس آف ڈھمپ کو ٹوپاز تلاش کر رہی ہے وہ اسے ملنا چاہتا ہے تو وہ مجھ سے ہوٹل میں ملی اور مجھے ساتھیوں سمیت لے کر یہاں آ گئی ——— میرے دوسرے ساتھی جہاز کا پیچھا کرتے ہوئے ساحل سمندر پہ آ گئے۔ اور وہاں انہوں نے ایک لانچ حاصل کر لی۔ یہاں میرا میک اپ ایسا تھا جو دنیا کے کسی کیمیکلز سے نہ دھل سکتا تھا ——— اور میں نے پرنس آف ڈھمپ کے باقاعدہ کاغذات بھی تیار کر رکھے تھے۔ چنانچہ یہ میرے چکر میں آ گئے اور انہوں نے مجھے پرنس آف ڈھمپ تسلیم کر لیا ——— اور مادام برینڈی ناکام ہو کر چلی گئی میں نے چیف باس کو بڑے سودے کا چکر دیا تو یہ مجھے لیبارٹری دکھانے پر آمادہ ہو گیا۔ اور اس نے بتایا کہ لیبارٹری قریب ہی زیر آب جزیرے میں ہے اور اس کا راستہ جہاز سے جاتا ہے ——— اور یہ مجھے لے جانے کے لئے خصوصی انتظامات کرنے چلا گیا۔ ادھر مادام برینڈی کو کسی طرح میرے ساتھیوں کے بارے میں علم ہو گیا جو لانچ میں جہاز کے قریب موجود تھے ——— چنانچہ مادام برینڈی نے اپنے ساتھیوں کی لانچ کے چبوترے میں مائیک بٹن لگا کر دور سے ان کی گفتگو سن لی۔ جس سے اسے معلوم ہو گیا کہ میں علی عمران ہوں اور میرا

میک اپ سادہ پانی سے دھل سکتا ہے۔ اس نے ڈریانز کے چیف کو کال کر کے آگاہ کر دیا۔ چنانچہ اس نے میرے حبشی ساتھیوں کو علیحدہ کمرے میں قید کر دیا — اور مجھے کر یہ جہاز کے پیندے کے اوپر بنے ہوئے کمرے میں آ گیا۔ جہاں مجھے ایک کرسی پر جکڑ دیا گیا اور مادام بریڈی اپنے ساتھیوں سمیت وہاں آ گئی اور اس نے بتایا کہ میرا میک اپ سادہ پانی سے دھل سکتا ہے — اور میں پرنس آف ڈھمپ نہیں بلکہ پاکیشیا کا علی عمران ہوں۔ چنانچہ ڈریانز نے فوراً میرے قتل کا فیصلہ کر لیا اور تین اطراف سے چار چار سٹین گن برداروں نے مجھے نشانہ بنا لیا — لیکن میرے حبشی ساتھیوں کو خطرے کا احساس ہو گیا وہ اس کے آدمی کو قتل کر کے یہاں عین موقع پر آ پہنچے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے بارہ آدمی مارے گئے۔ مادام بریڈی اور اس کے دو ساتھی مارے گئے اور چیف باس میرے ایک حبشی ساتھی کے بازوؤں میں جکڑا گیا — وہ اسے قتل اس لئے نہ کرنا چاہتا تھا۔ کہ میں جس کرسی پر جکڑا ہوا تھا وہ سائنسی کرسی تھی۔ اور وہ اس کا حل اس سے چاہتا تھا۔ اس نے اور بھی جکڑ دیا اور اسے سرخ بٹن دبانے کے لئے کہا — سرخ بٹن کے دبتے ہی اس کمرے کا فرش غائب ہو گیا۔ اور میں کرسی سے تو آزاد ہو گیا لیکن اپنے ساتھیوں سمیت سمندر میں جا گرا۔ اسی لئے آپ نے چھاپہ مار دیا۔ ہم تیرتے ہوئے ہی اوپر پہنچ گئے — وہاں میں مائیک بٹن کا پتہ چلا تو میں نے وہ مائیک بٹن جہاز کے پیندے میں لگا دیا۔ اور اس طرح مجھے آپ کی گفتگو سننے کا شرف حاصل ہو گیا۔ آپ نظم جو شاید آپ نے ہیلی کاپٹر سے کشتی بھی ضائع کر بیٹھے — پرنس آف ڈھمپ غائب ہو چکا تھا۔ لیبارٹری کا راستہ آپ کو ملا نہیں۔ اور آپ اس آدمی کے ہاتھوں جکڑے گئے۔ آپ کی ایجنسی کو یقیناً دس کروڑ ڈالر ہرجانہ بھرنا پڑتا۔ اور آپ کو خودکشی — کہ مجھے آپ پر رحم آ گیا اور میں یہاں آ گیا۔ اب جبکہ آپ کی سمجھ میں آیا — عمران نے پوری تفصیل سے تمام واقعات بتاتے ہوئے کہا اور کرنل ہالینڈ اور جنرل جیمز اس کی باتیں ایسے سن رہے تھے جیسے بچے کوئی دلچسپ کہانی سنتے ہیں — اور عمران کو تمام تفصیل اس لئے بتانی پڑی کہ کرنل ہالینڈ کو اس کی اہمیت کا پوری طرح پتہ چل جائے۔

"مجھے معاف کر دو علی عمران — واقعی مجھ سے زندگی کی بھیانک غلطی ہوئی کہ میں نے تمہیں شروع میں کوئی اہمیت نہ دی۔ تم یقیناً ایک عظیم انسان ہو" — کرنل ہالینڈ نے بڑے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چلو شکر ہے آپ نے اب تو اہمیت دی۔ میرے لئے یہی کافی ہے" — عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"فضول بکواس — سب من گھڑت کہانی ہے۔ تم کچھ بھی نہیں ثابت کر سکتے" — جنرل جیمز جو خاموشی سے سب کچھ سن رہا تھا اچانک بول پڑا۔

"کرنل — اگر میں آپ کو لیبارٹری تک پہنچا دوں جہاں اس وقت بھی یقیناً ایکس وائی کی بھاری مقدار موجود ہوگی تو آپ کیا انعام دیں گے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"انعام — تم جو مانگ سکتے ہو" — کرنل ہالینڈ نے جواب دیا۔

"تو پھر وعدہ کیجئے کہ میرے دوست جنرل جیمز کو آپ ترقی دے دیں

گے۔ اور یہ کارنامہ اس کے کھاتے میں جائے گا" ـــــ عمران نے کہا۔

"بالکل بالکل ـــــ اور سچ پوچھو تو یہ ہی ـــــ کارنامہ" کرنل ہالینڈ فوراً تیار ہو گیا۔

"تو پھر تیار ہو جاؤ چیف باس صاحب ـــــ یہاں میرے دوست جنرل جیمز کی ترقی کا سوال ہے" ـــــ عمران نے اس بار بوتھ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"خبردار ـــــ تم مجھ پر تشدد نہیں کر سکتے۔ کوسٹ گارڈز موجود ہیں اور ہمارے ملک میں تشدد جرم ہے" ـــــ بوتھ نے چیختے ہوئے کہا۔

"تشدد ـــــ وہ کیا ہوتا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر جیب سے ایک چھوٹا سا قلم نما آلہ نکال لیا۔

"تم کیا کرنا چاہتے ہو عمران" ـــــ کرنل ہالینڈ نے پریشان لہجے میں کہا۔ کیوں کہ اسے بھی علم تھا کہ اس ملک میں تشدد سرکاری آدمیوں کے سامنے بہت بڑا جرم ہے۔

"تمہارا کوئی آدمی ساحل پر ہے" ـــــ عمران نے کرنل سے مخاطب ہو کر پوچھا

"ہاں ہے ـــــ کیوں" ـــــ کرنل نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"اس تک یہ قلم پہنچا دو" ـــــ عمران نے قلم کی ایک سائیڈ کو دباتے ہوئے کہا اور اس قلم کے اوپر ایک ڈائل سا چمک اٹھا۔ جس پر سمتیں لکھی ہوئی تھیں اور ایک نقطہ تیزی سے جلتا بجھتا شمال کی طرف بار بار جا رہا تھا۔

"قلم پہنچا دوں ـــــ کیا مطلب" ـــــ کرنل ہالینڈ نے بوکھلائے

ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو کرنل ـــــ میں نے ٹوباز کے نمبر تھری کو ختم کرنے کے بعد ان کی کار کے بمپر کے نیچے ایک خفیہ بٹن لگا دیا تھا۔ جس کا انہیں علم نہیں۔ یہ آلہ اب وہ سمت بتا رہا ہے۔ جہاں اس وقت وہ کار موجود ہے ـــــ جیسے جیسے آپ آگے بڑھتے جائیں گے یہ سمت بتاتا جائے گا۔ اس طرح آپ کار تک پہنچ جائیں گے۔ کار یقیناً ان کے ہیڈکوارٹر میں موجود ہو گی وہاں چھاپہ مارا جائے تو وہاں سے ٹوباز کے خفیہ کاغذات برآمد ہو سکتے ہیں ـــــ جس میں اس لیبارٹری کا نقشہ بھی ہو سکتا ہے اور ٹوباز کے باقی ممبروں کے نام ہو سکتے ہیں۔ اس طرح ہم آسانی سے لیبارٹری تلاش کر سکتے ہیں" ـــــ عمران نے کہا۔

"ہا ـــــ ہا ـــــ ہا ـــــ تم اس کار کی بات کر رہے ہو۔ جو نمبر تھری کے استعمال میں تھی۔ وہ کار میں بتا دیتا ہوں کہ کہاں ہے ـــــ وہ پولیس کے مال خانے میں جمع ہے۔ کیوں کہ وہ سڑک پر کھڑی رہ گئی اور عمارت خالی ہو گئی۔ چنانچہ پولیس اسے مال خانے میں لے گئی۔ لیکن چوں کہ اس کار کے کاغذات جعلی تھے اس لیے ہم اسے لینے ہی نہیں گئے" بوتھ نے اچانک قہقہہ مارتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے مسکراتے ہوئے قلم کا بٹن آف کیا اور اسے جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی اچھا ہوا کہ وقت ضائع ہونے سے بچ گیا" ـــــ عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"مگر اب لیبارٹری کا کیا ہو گا" ـــــ کرنل ہالینڈ نے بے چین لہجے میں کہا۔

"تم زندگی بھر لیبارٹری نہیں ڈھونڈھ سکتے۔ آخر میں ٹوپاز کا چیف ہوں۔ کوئی گسیارا تو نہیں ہوں کہ ایکس وائی کی اتنی قیمتی اور بڑی لیبارٹری تو بنالوں بلکہ اس کا راستہ اتنا آسان ہو کہ ہر ایرا وغیرہ اسے ڈھونڈھ نکالے" — بوتھم نے بڑے فخریہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"ابھی چیف باس ہمیں لیبارٹری میں لے جائے گا اور اس کی سیر کروائے گا" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے جیب سے ریوالور نکال لیا۔

"نہیں عمران — تم بوتھم پر تشدد نہیں کر سکتے۔ چاہے یہ مجرم ہی کیوں نہ ہو۔ یہ ہمارے ملک میں بہت بڑا جرم ہے" کرنل ہالینڈ نے پریشان لہجے میں کہا۔

"میں تشدد کب کر رہا ہوں — بوتھم کا دل بھی شیر جانہ ہوگا" عمران نے کہا اور پھر اس نے ریوالور کا چیمبر کھول کر اس میں سے گولیاں نکالنا شروع کر دیں۔ جب سارا چیمبر خالی ہو گیا تو اس نے چیمبر بند کرتے ہوئے کہا۔

"آپ نے دیکھا کہ اب اس ریوالور میں کوئی گولی نہیں ہے۔ اور گولیوں کے بغیر یہ ریوالور ایک کھلونے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا" عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے جادوگر شعبدہ دکھاتے ہوئے مجمع سے گفتگو کرتے ہیں۔

"لیکن .... — کرنل ہالینڈ نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس خالی ریوالور کے باوجود بوتھم سب کچھ بتا دے گا"

عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر وہ تیزی سے قدم بڑھا کر بوتھم کی سائیڈ میں کھڑا ہو گیا جواب خود بھی حیرت سے آنکھیں پھاڑے یہ عجیب و غریب تماشہ دیکھ رہا تھا۔

"سنو بوتھم — یہ ریوالور خالی ہے میں نے اسے تمہارے سامنے خالی کیا ہے۔ لیکن میں اسے تمہاری کنپٹی کے ساتھ لگا کر صرف دس تک گنوں گا۔ اگر تم نے دس تک لیبارٹری کا راستہ نہ بتایا تو پھر میں ٹریگر دبا دوں گا — اس کے بعد کیا ہو گا۔ یہ شاید تم کبھی بھی معلوم نہ کر سکو کیونکہ ٹریگر دبنے کے بعد خالی ریوالور تمہاری روح کو تمہارے جسم سے نکال کر باہر پھینک دے گا" — عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ کیا مسخرہ پن ہے۔ تم سب میرا وقت ضائع کر رہے ہو۔ چلو کرنل سرٹیفکیٹ لکھو اور میرے جہاز سے دفع ہو جاؤ۔ ورنہ میں گورنر کو فون کرتا ہوں" — بوتھم نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی طرف ہاتھ بڑھا دیا — مگر اس سے پہلے کہ بوتھم کا ہاتھ ٹیلی فون تک پہنچتا عمران نے ریوالور کا رخ ٹیلی فون کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا چونکہ ریوالور پر سائیلنسر بھی چڑھا ہوا تھا — اس لئے کھٹ کی سی آواز آئی اور دوسرے لمحے ٹیلی فون کے پرخچے اڑتے چلے گئے۔

"یہ — یہ — کیا" — کرنل اور بوتھم کے ساتھ ساتھ جنرل جمیز اور کوسٹ گارڈز کے افسروں کی آنکھیں بھی حیرت سے پھٹتی چلی گئیں۔ کیونکہ ریوالور تو ان کے سامنے ہی خالی کیا گیا تھا پھر اس میں گولی کہاں سے آ گئی۔

"یہ ریوالور واقعی خالی ہے!" ——— عمران نے بازی گروں کے سے اند میں کہا اور اس کا چیمبر دوبارہ کھول دیا۔ واقعی چیمبر خالی تھا۔

"تم مجھے بے وقوف مت بناؤ۔ اس میں کوئی خفیہ خانہ ہے جس میں گولیاں موجود ہیں" ——— بوتھم نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ریوالور پڑا ہے تمہارے سامنے ——— اس کا خانہ ڈھونڈ لو۔ بلکہ ٹریگر دبا کر تسلی کر لو" ——— عمران نے ریوالور میز پر پھینکتے ہوئے کہا۔ اور بوتھم نے جھپٹ کر ریوالور اٹھا لیا۔ اسے غور سے ادھر ادھر سے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے چیمبر بند کر کے اس کا ٹریگر دبایا مگر سوائے خالی ٹھس کے اور کوئی آواز نہ نکلی وہ بار بار ٹریگر دباتا رہا ——— لیکن ریوالور سے کوئی گولی برآمد نہ ہوئی۔

"بکواس ہے ——— صرف شعبدہ بازی ہے ——— بہرحال میرے پاس ضائع کرنے کے لئے وقت نہیں ہے" ——— بوتھم نے ریوالور میز پر پھینکتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے مسکراتے ہوئے ریوالور اٹھا لیا۔

"میں صرف دس تک گنوں گا۔ اس کے بعد ٹریگر دبا دوں گا" عمران نے ریوالور کی نال بوتھم کی کنپٹی سے لگاتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ایک .... دو .... تین .... چار ...."

وہ رک رک کر بڑے ساحرانہ انداز میں گنتی کر رہا تھا۔

"بتاؤ ——— تم مجھ پر تشدد نہیں کر سکتے۔ یہ ریوالور بھرا ہوا ہے" بوتھم نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"پانچ .... چھ .... سات ...."

عمران نے اسی طرح گنتی جاری رکھی۔ البتہ اس نے وقفہ تھوڑا سا بڑھا دیا تھا۔

"ٹھہرو عمران ——— رک جاؤ ——— یہ بھی تشدد ہے۔ اور میرے سامنے شدد نہیں ہو سکتا" ——— اچانک کرنل ہالینڈ نے آگے بڑھ کر عمران کے تھ سے ریوالور جھپٹتے ہوئے کہا۔ اور بوتھم کے حلق سے اطمینان کا ایک طویل نس نکلا۔ یہ جانتے ہوئے بھی ریوالور خالی ہے۔ اس کے چہرے پر پسینے کے قطرات ابھر آئے تھے۔

"تو پھر بوتھم کی منت سماجت کیجئے۔ اس کے آگے ہاتھ جوڑیئے شاید یہ بارٹری کا پتہ بتا دے تب ——— عمران نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ نے انسانی نفسیات کے مطابق ہی کیا تھا اور اسے یقین تھا کہ اگر ٹریگر ے نہ روکتا تو دس سے پہلے ہی بوتھم بول پڑتا۔ کیونکہ انسانی نفسیات یہی ے کہ اسے بہرحال خدشہ ضرور رہتا ——— اور یہی خدشہ ہی اسے بولنے پر ر کر دیتا۔ ویسے یہ ریوالور مخصوص ساخت کا تھا۔ اس کے سائلنسر کے خفیہ نے میں دو گولیاں موجود رہتی تھیں۔ اور ٹریگر کو ایک مخصوص انداز میں دبانے ے وہ چل جاتا تھا ——— حالانکہ اس کا چیمبر خالی ہی ہوتا۔ جوانا اور جوزف ے پاس بھی اس ساخت کے ریوالور تھے۔ اس لئے عمران نے ساحل پر ے اطمینان سے ان کے چیمبر خالی کروا لیئے تھے ——— اور اسی بھروسے جوانا اور جوزف کو کراسیو سمیت دفن کرنے والا ٹوپانڈ کا آدمی مارا گیا تھا۔ ر وہ نہ صرف خود آزاد ہو گئے تھے۔ بلکہ انہوں نے عین وقت پر عمران کی ن بھی بچا لی تھی۔

"کوئی اور طریقہ سوچو عمران ——— کوئی اور طریقہ ——— جس سے بغیر تشدد ے لیبارٹری کا پتہ چل جائے" ——— اچانک سر جیمز نے کہا۔ اس کے ہجے میں التجا تھی۔

"اچھا تمہاری خاطر یہی سہی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے جیب سے وہی قلم دوبارہ باہر نکال لیا۔ جو اس نے ساحل تک پہنچانے کے لئے کہا تھا۔ اس نے اس کا بٹن دبایا تو اس ڈائل پر وہی نقطہ دوبارہ چمکنے لگا ——— وہ تیزی سے مشرق کی طرف دوڑ رہا تھا۔ عمران چند لمحے غور سے اس نقطے کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے مسکراتے ہوئے قلم کو آف کر کے دوبارہ جیب میں ڈالا۔

"آؤ میرے ساتھ ——— اب میں تمہیں لیبارٹری میں لے چلتا ہوں۔ اس بوتھم کو بھی ساتھ لے لو" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ میرا پرائیوٹ جزیرہ ہے۔ تم اس کو میری اجازت کے بغیر تو ٹچ نہیں کر سکتے" ——— بوتھم نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"تو چھوڑو کیسی بھائی بوتھم ——— میں تو لیبارٹری ڈھونڈ رہا ہوں" عمران نے کہا اور کرنل ہالینڈ کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کرتے ہوئے تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"اسے لے آؤ ——— اور دیکھو یہ بھاگنے نہ پائے" ——— کرنل ہالینڈ نے کوسٹ گارڈز کے افسروں سے کہا اور انہوں نے سر ہلاتے ہوئے ریوالوروں کا رخ بوتھم کی طرف کر دیا۔

"اب ہرجانہ دس کروڑ ڈالر کی بجائے بیس کروڑ ڈالر ہوگا ——— سمجھے تم کرنل ہالینڈ" ——— بوتھم نے عجیب لہجے میں کہا۔

"ارے ——— میں تمہیں دس ارب دے دوں گا ——— تم میرے ساتھ تو چلو" ——— عمران نے دروازے میں رک کر مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ سب اس کے پیچھے چلتے ہوئے باہر آگئے۔ چند لمحوں بعد وہ

جب کوسٹ گارڈز کی وین پر بیٹھ گئے تو عمران نے لانچ کا رخ زیر آب جزیرے [illegible] کر دیا۔ جب اپنے اندازے کے مطابق وہ جزیرے کے بالکل اوپر پہنچ گیا۔ تو اس نے لانچ روکنے کا حکم دیا۔

"بوتھم ——— میری بات سنو" ——— عمران نے بوتھم کو بازو سے پکڑا اور ایک طرف تقریباً گھسیٹتا ہوا لانچ کے انجن روم کے ساتھ بنے ہوئے کمرے میں گھستا چلا گیا۔

"کیا بات ہے" ——— بوتھم نے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو بوتھم ——— میں کرنل ہالینڈ سے اپنی بے عزتی کا بدلہ لینا چاہتا ہوں۔ اس نے مجھے مسخرہ کہہ کر دھتکار دیا تھا اور میں نے اپنے طور پر لیبارٹری تلاش کرنے کے لئے یہ سب چکر کھیلا تھا ——— اور یہ بھی سن لو کہ تم نے کرنل ہالینڈ والی فلم تو جلا دی ہے۔ لیکن میرے پاس وہ ٹیپ موجود ہے جس میں تم نے اپنے آپ کو ٹوپاز کا چیف اور لیبارٹری کے وجود کی تصدیق کی ہے ——— ظاہر ہے تم اپنی آواز سے نہیں مکر سکتے۔ اگر میں نے یہ ٹیپ کرنل ہالینڈ کے حوالے کر دیا تو وہ تمہارے جزیرے کو بموں سے توڑ کر لیبارٹری ڈھونڈ نکالے گا ——— اور ثبوت موجود ہونے کی وجہ سے کوئی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم میرے ساتھ سودا کر لو" عمران نے بڑے پر اسرار انداز میں بوتھم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے چکر مت دو ——— تم بہت چلتر آدمی ہو۔ میں تمہاری کسی بات پر یقین کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں" ——— بوتھم نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اچھا ——— میں تمہیں اس کا ثبوت دے دیتا ہوں" ——— عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر جیب میں ہاتھ ڈال کر اس نے قلم باہر نکال لیا جسے وہ پہلے بھی پیچ رہا تھا۔ اس نے اس بار اس کے دوسرے کنارے والا بٹن دبا دیا۔ اور دوسرے لمحے قلم پر ڈائل روشن ہو گیا —— لیکن اس بار نقطہ اس کے درمیان میں جل بجھ رہا تھا۔ اور پھر قلم میں سے ہلکی ہلکی آواز نکلنے لگی۔ کرنل ہالینڈ بول رہا تھا۔

"قلم بجا دوں —— کیا مطلب" —— کرنل ہالینڈ کی آواز میں حیرت تھی۔ اور اس کے بعد ہونے والی تمام بات چیت بڑے صاف انداز میں سنائی دے رہی تھی۔ اور پھر وہ فقرہ بھی آ گیا جب بوغتم نے بڑے فخریہ انداز میں کہا کہ میں ٹوپاز کا چیف ہوں کوئی گھسیارا تو نہیں ہوں کہ ایکس وائی کی اتنی بڑی اور بڑی لیبارٹری تو بنا لوں لیکن اس کا راستہ آسان ہو کہ ہر ایرا غیرا اسے ڈھونڈ نکالے۔

بوغتم کا چہرہ دھواں دھواں ہونے لگا۔ واقعی یہ اس کے خلاف ایک واضح ثبوت تھا۔ اب اسے کیا معلوم تھا کہ اس چھوٹے سے قلم میں یہ سسٹم بھی موجود ہے کہ یہ بات چیت کو اس واضح انداز میں ٹیپ کر سکتا ہے —— اس نے بڑی پھرتی سے ہاتھ مار کر قلم کو چھیننا چاہا۔ مگر عمران تو کرنل ہالینڈ نہ تھا کہ اطمینان سے کھڑا رہتا۔ اس نے تیزی سے ہاتھ ہٹایا اور دوسرے لمحے قلم اس کی جیب میں غائب ہو گیا اور اس بار ریوالور اس کے ہاتھ میں تھا —— یہ وہی ریوالور تھا جو بظاہر خالی تھا لیکن ......

"تم شیطان ہو شیطان —— انسان نہیں ہو" —— بوغتم نے اپنے وار میں ناکام ہونے کے بعد دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"مجھے علم تھا بوغتم —— کہ تم جوش میں آ کر یہ اعتراف خود کر لو گے اسی لئے میں نے قلم نکال کر صرف بٹن دبا دیا تھا کہ اس کی ریکارڈنگ بھی کر لی تھی کہ وہ اس کمرے کی بات چیت واضح انداز میں ٹیپ کر سکے —— ورنہ مجھے کیا ضرورت تھی کہ میں کان کے پیچھے آدمی بھگاتا پھرتا" —— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم کیا سودا کرنا چاہتے ہو" —— بوغتم نے چند لمحے سوچنے کے بعد پوچھا۔

"دیکھو —— میں ناکامی کا اعتراف کر لیتا ہوں۔ تم کرنل ہالینڈ سے سرٹیفکیٹ لکھوا لو۔ بس یہ خیال رہے کہ اس میں ہیڈ کوارٹر کا نام نہ آئے۔ وہ میرا دوست ہے۔ اس کے بعد ہم سب واپس چلے جائیں گے —— کل پھر میں تمہارے جہاز پر آؤں گا۔ اور تمہیں اس ٹیپ کی قیمت دینی ہو گی ایک لاکھ ڈالر۔ جس میں یہی میرا معاوضہ ہو گا۔ اس کے بعد تم جاؤ اور کرنل ہالینڈ —— چاہے اس سے دس ارب ڈالر وصول کرو چاہیں ارب —— مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اور سنو —— مجھے ایکس وائی کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ اور نہ ہی مجھے تمہاری لیبارٹری تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ کام ہماری لائن کا نہیں۔ مجھے تو نقد رقم چاہیے نقد —— ایک لاکھ ڈالر —— بولو —— سودا منظور ہے یا دوسری صورت میں یہ ٹیپ میں کرنل ہالینڈ کے حوالے کر دوں گا۔ اور پھر کرنل ہالینڈ جانے اور تم" —— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے تم یہ ٹیپ بعد میں کرنل ہالینڈ کو دے دو یا اس ٹیپ کی مزید کاپیاں بنوا لو۔ اور پھر مجھ سے بھی رقم وصول کر لو۔ اور ٹیپ بھی کرنل ہالینڈ کے حوالے کر دو" —— بوغتم نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ وہ اب عمران کی نسبت بے حد محتاط ہو چکا تھا۔

"تو پھر اس کی ایک اور صورت ہے۔ میرے ساتھیوں کی پہنچ قریب ہی ہے۔ تم ایک لاکھ ڈالر وہاں پہنچا دو جب میرا ساتھی آ کر مجھے کہہ دے گا کہ کام ہو گیا ہے تو میں ناکامی کا اعتراف کر لوں گا ——— اور یہ قلم تمہارے حوالے کر دوں گا۔ پھر تم جانو اور کرنل ہالینڈ ——— میرا کام ختم" ——— عمران نے دوسری تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس نقد ایک لاکھ ڈالر نہیں ہے۔ البتہ میں بوتھم اینڈ کمپنی کا ایک لاکھ ڈالر کا چیک تمہیں دے سکتا ہوں ——— بوتھم اینڈ کمپنی کی ساکھ اتنی ہے کہ چیک ہر صورت میں کیش ہو گا" ——— بوتھم نے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— مجھے منظور ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم بوتھم اینڈ کمپنی کی ساکھ نہیں گرنے دو گے" ——— عمران نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔ اور بوتھم نے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال کر چیک بک نکالی اور پھر قلم نکال کر اس نے تیزی سے اسے پر کرنا شروع کر دیا۔

"چیک سیلف کا کاٹنا ——— میرا نام نہ لکھنا" ——— عمران نے کہا اور بوتھم نے سر ہلاتے ہوئے سیلف کا چیک کاٹ کر اس پر اپنے دستخط کئے اور دستخط کر کے چیک عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"قلم دو اور چیک لے لو" ——— اس کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔ عمران نے جیب میں ہاتھ ڈال کر قلم نکالا اور پھر ایک ہاتھ سے اس نے قلم دیا اور دوسرے ہاتھ سے چیک لے لیا ——— اور چیک کو ایک لمحے غور سے دیکھنے کے بعد اس نے چیک جیب میں ڈال لیا۔ اس کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی تھی۔

"بالکل ٹھیک ——— آؤ اب میں اپنی ناکامی کا اعتراف کر دوں اور پھر

میں جاؤں اور تم جانو اور تمہارا کرنل ہالینڈ" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور وہ دونوں کمرے سے نکل کر دوبارہ مورچے پر پہنچ گئے جہاں کرنل ہالینڈ اور جنرل جیمز دونوں بڑی بے چینی کے عالم میں کھڑے ان کا انتظار کر رہے تھے۔

"سوری کرنل ——— میں نے بڑی کوشش کی ہے کہ بغیر تشدد کے یہ قابو میں آ جائے لیکن یہ شخص کسی طرح پھندے میں ہی نہیں آیا۔ ہاں البتہ تم مجھے اس سے تشدد کی اجازت دے دو تو میں ابھی سب کچھ اس سے اگلوا لوں گا" ——— عمران نے معذرت بھرے لہجے میں کہا اور کرنل کے ساتھ ساتھ جنرل جیمز کا چہرہ بھی تاریک ہوتا چلا گیا۔

"ہم ——— مم ——— مگر تشدد تو جرم ہے" ——— کرنل نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"پھر مجبوری ہے۔ ہمارے یہاں تو کسی پر ذرا سا بھی شک پڑ جائے تو ہم اس کی کھال ادھیڑ دیتے ہیں" ——— عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہارے ہاں سب کچھ ہو سکتا ہے۔ یہ جمہوری ملک ہے یہاں ایسا نہیں ہو سکتا" ——— کرنل نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"چھوڑو کرنل ——— تم اب سرٹیفکیٹ لکھو ——— جلدی کرو ——— پہلے ہی میرا بہت وقت ضائع ہو گیا ہے" ——— بوتھم نے قدرے مطمئن لہجے میں کہا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ میں سرٹیفکیٹ نہ لکھوں اور واپس چلا جاؤں اور ٹوپاز کے متعلق سب کچھ بھول جاؤں ——— اور یہ وعدہ بھی کر لوں کہ آئندہ ایجنسی ٹوپاز کے خلاف ایک قدم بھی نہیں اٹھائے گی"

کرنل نے کہا۔

"نہیں ——— تمہیں سرٹیفکیٹ لکھنا پڑے گا۔ البتہ ایک اور صورت میں رعایت کی ہے کہ تم میرے پیر چھو کر مجھ سے معافی مانگ لو اور اس کے ساتھ وعدہ کرو کہ تم یا تمہاری ایجنسی کسی صورت ٹپاز کے خلاف کام نہ کرے گی۔ تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس سرٹیفکیٹ کو تمہارے خلاف استعمال نہ کروں گا ——— لیکن اگر تم نے وعدہ خلافی کی تو میرا وکیل تمہاری ایجنسی کو بیس کروڑ ڈالر ہرجانے کا نوٹس بھیج دے گا۔ اور تم جانتے ہو اس سرٹیفکیٹ کے بعد تمہاری ایجنسی کو یہ ہرجانہ ادا کرنا ہی پڑے گا"

بوقم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے منظور ہے۔ مجھے اتنی رعایت بھی منظور ہے" ——— کرنل ہالینڈ نے دل پر جبر کرتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے جھک کر تیزی سے بوقم کے بوٹ ہاتھوں سے چھو لیے۔

"ہا ——— ہا ——— ہا ——— بین الاقوامی ایجنسی کا چیف اور میرے پیر چھو رہا ہے ——— ہا ——— ہا ——— ہا" ——— بوقم نے فخریہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"وقت پڑنے پر عقلمند گدھے کو بھی اپنا باپ بنا لیتے ہیں، اس لئے تو میں نے عقلمندی کا کبھی دعویٰ نہیں کیا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کاغذ منگواؤ ——— اور سرٹیفکیٹ لکھو اور مجھے جہاز پر چھوڑ کر دفع ہو جاؤ" ——— بوقم نے کہا اور کرنل ہالینڈ کے کہنے پر ہنری تیمر انجن روم سے ایک خالی کاغذ لے آیا اور کرنل ہالینڈ نے سرٹیفکیٹ لکھا جس میں

چلانے کی ناکامی کا اعتراف کیا اور پھر اس پر اپنے دستخط کئے۔

"کوسٹ گارڈ کے آفیسروں سے دستخط بطور گواہ کرواؤ" ——— بوقم نے کہا اور کرنل ہالینڈ کے کہنے پر کوسٹ گارڈ کے دونوں افسروں نے بطور گواہ اپنے نام اور عہدے لکھ کر اس پر دستخط کر دیئے۔

"یہ تمہاری موت کا پروانہ ہے کرنل ——— اب اپنا وعدہ نہ بھول جانا" بوقم نے بڑے فخریہ انداز میں سرٹیفکیٹ کو چوما اور پھر اسے بڑی احتیاط سے تہہ کر کے واپس اپنی جیب میں ڈال لیا۔

"اپنی فورس کو واپسی کا حکم دو اور خود بھی دفع ہو جاؤ" ——— بوقم نے کہا اور کرنل ہالینڈ کے کہنے پر لانچ کو جہاز کے قریب لے جایا گیا اور پھر افسروں نے اپنے ساتھیوں کو واپسی کا حکم دیا ——— اور کرنل نے جیمسن کو بلا کر کہا کہ وہ ہیلی کاپٹر واپس لے جائے۔ عمران اور کرنل ہالینڈ اسی لانچ میں رہ گئے اور پھر کوسٹ گارڈ کے سپاہی جہاز سے اتر کر واپس اپنی لانچوں پر سوار ہونے لگے ——— ہیلی کاپٹر بھی تھوڑی دیر بعد فضا میں بلند ہوا اور تیزی سے شمال کی سمت پرواز کرتا چلا گیا۔

"اچھا کرنل ——— اجازت" ——— سب کے اترنے کے بعد بوقم نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر جہاز کے ساتھ لٹکی ہوئی سیڑھی پر چڑھنے لگا۔

"ارے ——— مجھ سے ہاتھ تو ملاتے جاؤ" ——— عمران نے تیزی سے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا تو چونکہ بوقم جو سیڑھی پر چڑھنے لگا تھا لڑکھڑا کر گرنے لگا تو عمران نے اسے سنبھال لیا۔

"ارے ارے ——— میں نے ہاتھ ملانے کے لئے کہا تھا گرانے کے لئے تو نہیں کہا تھا" ——— عمران نے احمقانہ انداز میں کہا۔

"میں تم جیسے شیطان سے ہاتھ ملانا بھی اپنی توہین سمجھتا ہوں" بوقم نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے سیڑھی پر چڑھتا چلا گیا۔

"تمہاری مرضی بھائی ـــ لوگ تو شیطانوں سے گلے ملنا فخر سمجھتے ہیں۔ تم ہاتھ بھی نہیں ملا سکے" ـــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

ادھر بوقم کے اوپر جانے کے بعد لانچ تیزی سے جہاز سے دور ہٹتی چلی گئی۔

"ایسی ذلت آمیز شکست میں نے زندگی میں کبھی نہیں کھائی" کرنل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں اور چہرہ دھواں دھواں ہو رہا تھا۔

"کیسی شکست کرنل ـــ جہاں عمران ہو وہاں شکست داخل نہیں ہو سکتی" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک کاغذ نکالا اور کرنل کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ کیا ہے" ـــ کرنل نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"تمہارا جاری کردہ سرٹیفکیٹ" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرنل نے جھپٹ کر وہ کاغذ لے لیا اور پھر اُسے بیقراری سے کھولا تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹتی چلی گئیں یہ واقعی وہی سرٹیفکیٹ تھا۔ جو اس نے لکھ کر بوقم کو دیا تھا۔

"یہ ـــ یہ ـــ کیسے تمہارے پاس آ گیا" ـــ کرنل نے حیرت سے گھٹے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بوقم نے مجھ سے ہاتھ جو نہیں ملایا تھا۔ ملا لیتا تو اس کی جیب سے کاغذ میری جیب میں منتقل نہ ہو جاتا" ـــ عمران نے بڑے لاپرواہ سے لہجے میں کہا۔

"تم واقعی عظیم ہو عمران ـــ تم نے مجھے بچا لیا۔ تم نے مجھے نئی زندگی دے دی۔ ورنہ میں نے سوچ لیا تھا کہ میں خودکشی کر لوں گا" ـــ کرنل بالینڈ نے بڑے عقیدت بھرے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے وہ عمران کے قدموں میں جھکتا چلا گیا۔

"ارے ارے ـــ ایک تو تمہارا جسمانی توازن خراب ہے۔ جس میں نیچے جھکنے کی وجہ بھی رہتی ہے" ـــ عمران نے گھبرا کر اُسے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے کہا اور کرنل فرط جوش سے عمران سے لپٹ گیا۔ اس کے چہرے پر الوہی چمک آ گئی تھی

"ارے ارے ـــ میری پسلیاں نہ توڑو نا۔ میں بوڑھا آدمی ہوں۔ اور تم ماشاء اللہ جوان" ـــ عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں اُسے علیحدہ کرتے ہوئے کہا اور کرنل کے حلق سے بے اختیار قہقہہ نکل گیا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا سرٹیفکیٹ تیزی سے پھاڑا اور اس کے چھوٹے چھوٹے پرزے کرنے کے بعد اُسے سمندر میں پھینک دیا۔

بوقھم کے کرسی پر بیٹھتے ہی دروازہ کھلا اور نمبر ٹو اور فور اندر داخل ہوئے۔

"کیا ہوا باس ـــــ کیا سرٹیفکیٹ مل گیا ؟ ـــــ نمبر ٹو نے میز کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ نمبر فور بھی دوسری کرسی سنبھال چکا تھا۔

"تو کیا میں چھوڑ آتا تھا۔ اب نارکوٹک ایجنسی سے ہمیشہ کے لیے پیچھا چھوٹ گیا۔ اب فری ہو کر کام کریں گے۔ بالکل کھل کر ـــــ بوقھم نے بڑے فخریہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس پرنس سے کیسے پیچھا چھوٹا ـــــ وہ تو بے حد خطرناک آدمی نکلا"

نمبر فور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اُسے دراصل صرف چیمبر چاہیے تھا چنانچہ میں نے ایک مسالہ کر ڈال دیے

کہ اس سے وہ ثبوت لے لیا جو اس نے تیار کر لیا تھا" ـــــ بوقھم نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر جیب سے وہ قلم نکال کر اس کی سائیڈ کا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے قلم میں سے ٹیپ شدہ گفتگو سنائی دینے لگی۔

"یہ تو عجیب و غریب ٹیپ ریکارڈ ہے" ـــــ نمبر ٹو نے کہا۔

"ہاں واقعی میں لیبارٹری میں اس کا بھرپور تجربہ کروں گا۔ ایسا قلم بہت اچھا ہے۔ مجھے یہ بے حد پسند آیا ہے ـــــ دیکھنے میں بے ضرر ـــــ لیکن اندر سے انتہائی خطرناک" ـــــ بوقھم نے بٹن آف کر کے قلم دوبارہ جیب میں ڈالتے ہوئے کہا

"جہاں تک میرا خیال ہے باس ـــــ نارکوٹک ایجنسی سے زیادہ یہ آدمی عمران بے حد خطرناک ہے۔ اگر یہ کسی طرح ہلاک ہو جاتا تو بڑا اطمینان ہو جاتا"

نمبر ٹو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"ہاں واقعی بے حد خطرناک ہے۔ اس کے چکر میں مادام بریڈی اور اس کے ساتھی بھی مارے گئے اور ہم بھی بال بال بچے ہیں ـــــ اگر مادام بریڈی عین موقع پر نشاندہی نہ کر دیتی تو یہ آدمی لیبارٹری پہنچ کر ہمارے لیے مصیبت بن جاتا"

بوقھم نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"باس ـــــ وہ سرٹیفکیٹ تو دکھائیے جو ایک لحاظ سے نارکوٹک ایجنسی کی طرف سے منشیات کا کھلے عام کاروبار کرنے کا لائسنس ہے" ـــــ نمبر ٹو نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر بوقھم اور نمبر فور دونوں کے حلق سے بے اختیار قہقہے نکل گئے۔

"ہاں ہاں ضرور دیکھو ـــــ اسے تو میں فریم کروا کر لیبارٹری میں لگوا دوں گا" ـــــ بوقھم نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر کوٹ کی سائیڈ جیب

میں ہاتھ ڈال کر سرٹیفکیٹ نکالنے لگا۔ وہ چند لمحے جیب میں ہاتھ ڈال کر ٹٹولتا رہا اور لمحہ بلمحہ اس کا مسکراتا ہوا چہرہ سنجیدہ ہوتا چلا گیا۔ دوسرے لمحے وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"ارے وہ سرٹیفکیٹ کہاں گیا"۔۔۔۔ بوتھم نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے پاگلوں کی طرح اس نے کوٹ کی جیبیں ٹٹولنی شروع کر دیں۔ وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ اور پھر اس نے جیبوں میں بھرا ہوا سارا سامان نکال کر میز پر پھینکنا شروع کر دیا۔۔۔۔ ٹمبر ٹو اور فنر بھی کھڑے ہو گئے۔ ان کی پیشانیوں پر بھی شکنیں ابھر آئی تھیں۔ پھر جب ساری جیبیں خالی ہو گئیں تو بوتھم بے اختیار کرسی پر گر پڑا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ مایوسی تھی۔

"وہ سرٹیفکیٹ غائب ہے۔ لیکن کہاں غائب ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ بوتھم کے لہجے میں شدید پریشانی تھی۔

"آپ جب لانچ سے سیڑھی چڑھ کر جہاز پر آنے لگے تھے تو وہ عمران آپ کے قریب آیا تھا۔ کہیں اس نے تو ہاتھ نہیں دکھا دیا۔۔۔۔ میں ریلنگ پر کھڑا دیکھ رہا تھا کہ آپ لڑکھڑا گئے تھے اور اس نے آپ کو سنبھالا تھا"۔ فنر نے کہا۔

"اوہ۔۔۔۔ واقعی۔۔۔۔ اوہ۔۔۔۔ وہ شیطان ہے۔۔۔۔ واقعی شیطان ہے۔ یقیناً اس نے وہ سرٹیفکیٹ اڑا لیا ہے کاش میں نے اسے اندر کی جیب میں ڈال لیا ہوتا"۔۔۔۔ بوتھم کے لہجے میں بے پناہ مایوسی تھی۔

"یقیناً یہ اسی کی حرکت ہے۔ اور باس میرا خیال ہے اس قلم کو بھی ضائع کر دینا چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ اسے لیبارٹری میں لے جائیں۔ اور اس کے اندر کوئی ایسا سسٹم موجود ہو کہ اس کے ذریعے وہ شیطان بھی لیبارٹری کا راستہ ڈھونڈھ

لے"۔۔۔۔ ٹمبر ٹو نے کہا۔

"بالکل۔ اب مجھے تو اس کے تصور سے ہی خوف آنے لگا ہے۔ خدا کی پناہ۔ اس نے نجانے کس طرح ایک لمحے میں وہ ثبوت ہی اڑا لیا۔ جس پر ہم خوش ہو رہے تھے اس قلم کو میرے سامنے توڑ ڈالو۔۔۔۔ اور توڑ کر اسے سامنے آتش دان میں پھینک دو"۔۔۔۔ بوتھم نے کہا اور پھر اس نے جھپٹ کر میز پر پڑا ہوا وہ قلم اٹھایا۔ اور یوں ٹمبر ٹو کی طرف پھینکا جیسے وہ قلم کی بجائے کوئی بم ہو۔ ٹمبر ٹو نے قلم کو جھپٹا۔ پھر اٹھ کر وہ برقی آتش دان کی طرف چل دیا۔۔۔۔ اس نے قلم آتش دان کے اوپر رکھا اور خود آتش دان کے اوپر موجود ایک چھوٹی سی الماری کھولی اور اس میں سے ہتھوڑی نکال کر اس نے قلم کو اٹھا کر فرش پر رکھا اور پھر پوری قوت سے اس پر ہتھوڑا مار دیا۔۔۔۔ قلم کے پرزے اڑ کر ادھر ادھر بکھرتے چلے گئے۔ چھوٹے چھوٹے اور عجیب و غریب جیسے گھڑی کے پرزے ہوتے ہیں۔

"ان سب کو اٹھا کر آتش دان میں پھینک دو"۔۔۔۔ بوتھم نے چیخ کر کہا اور ٹمبر ٹو نے سر ہلاتے ہوئے ہتھوڑا ایک طرف رکھا اور پرزوں کو سمیٹنے لگا۔ پرزے سمیٹ کر اس نے برقی آتش دان میں پھینک دیئے۔۔۔۔ یہ آتش دان خصوصی ساخت کے بنے ہوئے تھے۔ ان آتش دانوں کے ایک طرف بجلی کے ہیٹر لگے ہوئے تھے۔ اور درمیان میں آتش دان کا بڑا سا خالی ڈبہ سا تھا۔۔۔۔ جس میں پتھری کوئلے پڑے ہوئے تھے۔ ہیٹر جلنے کی وجہ سے حرارت ان پتھری کوئلوں میں جذب ہو جاتی اور یہ پتھری کوئلے دہک جاتے ان میں سے شعلے نہ نکلتے تھے۔۔۔۔ اس طرح سمندر کی سرد اور رطوبت آمیز ہوا ان کوئلوں سے نکلنے والی گیس کی وجہ سے خشک ہو جاتی اور حرارت بھی ہو

جاتی تھی۔ اگر صرف بجلی کا ہیٹر جلا دیا جاتا تو اس سے رطوبت خشک نہ ہوتی تھی اور اس طرح کمرہ کو مطلوبہ حرارت نہ مل سکتی تھی ـــــ اور کمروں میں موجود سامان رطوبت کی وجہ سے گیلا رہتا تھا۔ وقتم نے اس جہاز میں خصوصی طور پر اس قسم کے آتش دان مخصوص کمروں میں لگوائے ہوئے تھے جو مسلسل جلتے رہتے تھے ـــــ اس طرح پورے جہاز کی اندرونی ہوا خشک اور گرم رہتی تھی۔ اس طرح اگر کبھی کچھ عرصے کے لئے ایکس وائی کے تھیلے جہاز میں رکھے پڑے رہ جاتے تو وہ خشک ہوا کی وجہ سے خراب ہونے سے بچ جاتے تھے ـــــ یہی وجہ تھی کہ پہلے کرنل ایلینڈ والی فلم بھی انہی کوئلوں پر گر کر جل گئی تھی اور اب فلم کے پرزے بھی اسی دہکتی ہوئی آگ میں جل کر راکھ ہو گئے تھے۔

"نمبر ٹو ـــــ ہمیں اس علی عمران کی اس وقت تک نگرانی کرنی چاہیئے۔ جب تک یہ ہمارے ملک سے نکل نہیں جاتا۔ ہمیں اس کی حرکتوں سے چوکنا رہنا چاہیئے" ـــــ وقتم نے فلم کے جلنے کے بعد اطمینان کی ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس نے میز پر پڑا ہوا اپنا سامان واپس جیبوں میں منتقل کر لیا تھا۔

"باس ـــــ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم اس کا ٹھکانہ نہیں جانتے۔ اس کا ٹھکانہ جاننے والا مادام برینڈی اور اس کے ساتھی ختم ہو چکے ہیں۔ اس لئے اُسے اس بڑے شہر میں تلاش نہیں کیا جا سکتا ـــــ دوسری بات یہ کہ وہ میک اپ کا ماہر ہے۔ اس لئے ہم میں سے کوئی اُسے پہچان بھی نہ سکے گا۔ اور تیسری بات یہ کہ اگر اُسے اپنی نگرانی کا علم ہو گیا۔ تو پھر اس کا جانے کا ارادہ نہ بدل جائے؛ البتہ اگر آپ اُسے پکڑنا چاہتے ہیں تو جو چیک آپ نے اُسے دیا ہے اس کے بارے میں بینک کو ہدایت کر دیں کہ اُسے کیش نہ کیا جائے۔ ظاہر ہے جب

چیک کیش نہ ہوگا تو وہ ہمارے پاس آئے گا" ـــــ نمبر ٹو نے کرسی پر بیٹھے ہوئے تفصیلی جواب دیا۔

"تمہاری بات درست ہے واقعی ہم اُسے تلاش نہیں کر سکتے۔ باقی رہی چیک والی بات ـــــ تو میں اُسے رکنے پر تیار نہیں ہوں۔ جس وقت میں نے چیک دیا تھا۔ اس وقت میرا ارادہ یہی تھا اور میں اس ارادے پر عمل بھی کر گزرتا۔ لیکن اگر میرے پاس سرٹیفکیٹ ہوتا ـــــ لیکن اب چیک رکنے کا مطلب ہے کہ عمران کو دوبارہ اپنے پیچھے لگا لیا جائے اور یہ میں کسی قیمت پر نہیں چاہتا" ـــــ وقتم نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ایسا کیا جائے کہ ہم اپنی سرگرمیاں ترک کر کے لیبارٹری میں منتقل ہو جائیں اور صرف ایکس وائی کی زیادہ سے زیادہ تیاری پر توجہ دیں؛ نمبر فور نے کہا۔

"جب کہ میرا خیال ہے کہ ہم لیبارٹری کی بجائے اپنی اپنی رہائش گاہوں پر شفٹ ہو جائیں۔ اور جب ہمیں اس بات کا مکمل طور پر اطمینان ہو جائے کہ عمران اس ملک سے نکل گیا ہے ـــــ تب ہم لیبارٹری کا رخ کریں" ـــــ نمبر ٹو نے کہا۔

"میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ ہو سکتا ہے کہ عمران ہماری رہائش گاہوں کی نگرانی کرے یا پھر وہ ہمیں رہائش گاہوں پر آ کر پکڑ لے اور ہم پر تشدد کر کے لیبارٹری کا راستہ معلوم کر لے ـــــ ایسے آدمی سے کچھ بعید نہیں۔ یہاں تو وہ تشدد اس لئے نہیں کر سکا کہ کرنل ہاینڈ اور کوسٹ گارڈز کے آدمی موجود تھے۔ لیکن کسی جگہ پر اسے کون روک سکتا ہے ـــــ چونکہ لیبارٹری کا راستہ جہاز میں سے ہی جاتا ہے۔ اس لئے ہم کسی کی نگاہ میں آئے

بغیر یہیں سے ہی لیبارٹری میں منتقل ہو سکتے ہیں۔ اس طرح یہ ہمارا انتظار کرتا ہی رہ جائے گا ——— اور دوسری بات یہ کہ لیبارٹری کے اندر رہ کر ہم جزیرے سے نہ صرف بیرونی دنیا کی نگرانی بھی کر سکتے ہیں۔ بلکہ آنے والے مشکوک آدمی کو ختم بھی کر سکتے ہیں" ——— نمبر فور نے مکمل دلائل دیتے ہوئے کہا۔ اور چونکہ اس کے دلائل میں کافی وزن تھا۔ اس لئے تھوڑی سی بحث کے بعد بوتھم اور نمبر ٹو بھی اس کی تجویز سے متفق ہو گئے۔

"لیکن ایک بات کا مجھے خیال آگیا ہے پہلے بھی کرنل ڈیانٹ نے ہیلی کاپٹر کی مدد سے ہوا میں رہ کر ہمارے جہاز کے ایک اندرونی کمرے کی فلم بنائی تھی۔ اس لئے ایسا نہ ہو کہ اس وقت بھی وہ ہیلی کاپٹر پر ہماری نگرانی کر رہے ہوں۔ اور ہم جیسے ہی لیبارٹری میں جائیں وہ اس کے راستے کی بھی فلم بنا لیں" بوتھم نے اچانک کہا۔

"یس باس ——— آپ نے واقعی اچھی بات سوچی ہے۔ اب جب کہ مسٹر ٹلکیٹ ہمارے ہاتھوں سے نکل چکا ہے۔ اب ہمیں پوری طرح محتاط رہنا چاہیئے" ——— نمبر ٹو اور فور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھہرو ——— میں اس کا حل ابھی کرتا ہوں" ——— بوتھم نے کچھ لمحے سوچنے کے بعد کہا اور پھر اس نے میز پر پڑا ہوا ٹیلی فون تیزی سے اپنی طرف کھسکایا اور اس کا رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ یہ وائرلیس ٹیلی فون تھا۔ اور خصوصی طور پر بوتھم نے اپنے جہاز میں لگوایا ہوا تھا۔

"ایئر فورس ریڈار ونگ" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"مسٹر لینڈر سے بات کراؤ ——— میں بوتھم بول رہا ہوں ——— بوتھم

اینڈ کمپنی کا چیف" ——— بوتھم نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ——— بہتر ——— ایک لمحہ ہولڈ کیجئے" ——— دوسری طرف سے جواب ملا اور بوتھم مسکرا کر خاموش ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی اور پھر ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس مسٹر بوتھم ——— لینڈر اسپیکنگ ——— فرمائیے" بولنے والے کا لہجہ خاصا باوقار تھا۔ وہ ایئر فورس ریڈار ونگ کا چیف تھا۔

"مسٹر لینڈر ——— آپ سے آج ایک کام آپڑا ہے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ آپ نے پرائم منسٹر ہاؤس میں کہا تھا کہ کبھی آپ کے لائق کوئی کام ہو تو بلا تکلف بتا دیجئے گا" ——— بوتھم نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے اچھی طرح یاد ہے مسٹر بوتھم ——— اور آپ جیسی شخصیت کا کوئی کام کر کے مجھے بے حد خوشی ہو گی" ——— دوسری طرف سے لینڈر نے جواب دیا۔

"آپ کی ترقی کا کوئی مسئلہ الجھن میں پڑا ہوا ہے۔ کیوں" بوتھم نے کہا۔

"جی ہاں ——— میری فائل ایئر مارشل کے پاس گئی ہوئی ہے۔ مگر آپ کو کیسے پتہ چلا" ——— لینڈر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے آپ کی سفارش ایئر مارشل سے کی تھی وہ میرے گہرے دوست ہیں تو انہوں نے بتایا تھا" ——— بوتھم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ——— بے حد شکریہ ——— آپ ذرا ایئر مارشل صاحب کو زور دے کر کہہ دیں تو میری ترقی ضرور ہو جائے گی۔ اس احسان کے لئے میں ہمیشہ

آپ کا ممنون رہوں گا" ——— اس بار لینڈلر کے لہجے میں وقار کی بجائے التجا اور خوشامدانہ پن جھلک رہا تھا۔

"آپ بے فکر رہیں ——— میں ایئر مارشل کو خاص طور پر کہہ کر اس سے آپ کی ترقی کے کاغذ پر دستخط کرا دوں گا" ——— بوتھم نے بڑے پر اعتماد لہجے میں کہا۔

"بہت بہت شکریہ ——— لیکن آپ نے وہ کام نہیں بتایا" لینڈلر کے لہجے سے بے پناہ مسرت جھلک رہی تھی۔

"کام کوئی خاص نہیں ہے ——— آپ کو علم ہے کہ میرے پاس تمام سلسلوں پر چیکنگ کا ٹھیکہ ہے اور میرا ہیڈ کوارٹر شمالی ساحل پر موجود ایک بڑے جہاز پر ہے۔ مجھے پچھلے دنوں اطلاع ملی تھی کہ کوئی نامعلوم ہیلی کاپٹر میرے جہاز پر بہت زیادہ بلندیوں پر دیکھا گیا ہے ——— اتنی بلندی پر کہ یہاں سے دوربین سے بھی نہیں دیکھا جا سکتا۔ تو میں نے سوچا کہ آپ کو تکلیف دوں کہ آپ ذرا راڈار پر چیک کر کے مجھے بتائیں کہ کیا واقعی یہ خبر درست ہے۔ اور اگر واقعی کوئی ہیلی کاپٹر موجود ہے تو وہ کس کا ہے ——— تاکہ میں حکومت کو اس کی مفصل رپورٹ دے سکوں" ——— بوتھم نے کام کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— تو کیا اس وقت بھی وہ ہیلی کاپٹر موجود ہو گا" لینڈلر نے سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

"یہی تو میں چیک کرنا چاہتا ہوں ——— اگر آپ ذرا تکلیف کر لیں تو۔۔۔" بوتھم نے کہا۔

"اوہ ——— یہ کون سی بات ہے۔ میں ابھی چیک کرا لیتا ہوں۔ ہیلی کاپٹر

ہے جتنی بلندی پر بھی کیوں نہ ہو راڈار کی زد سے نہیں بچ سکتا۔ آپ توقف کیجیے میں پندرہ منٹ بعد آپ کو فون کر کے رپورٹ دے دوں گا۔ مجھے نمبر بتا دیجیے" ——— لینڈلر نے جواب دیا۔

"نمبر نوٹ کر لیں۔ ٹرپل نائن سیون تھری ون سکس زیرو ون ——— میں آپ کی رپورٹ کا شدت سے منتظر رہوں گا" ——— بوتھم نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں پندرہ منٹ بعد فون کروں گا ——— آپ بے فکر یں" ——— لینڈلر کی آواز سنائی دی۔

ت شکریہ" ——— بوتھم نے کہا اور مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے واقعی صحیح آدمی منتخب کیا ہے۔ اس کی رپورٹ یقیناً تسلی بخش ہو گی" ——— ٹمبرڈ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں نے اسے ذرا سا ترقی کا چکر دیا تو وہ سیدھا ہو گیا۔ ورنہ شاید نخرے کرتا" ——— بوتھم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور ٹمبرڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اور پھر پندرہ منٹ گزرنے سے چند لمحے پہلے ہی ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ بوتھم نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس بوتھم سپیکنگ" ——— بوتھم کے لہجے میں وقار تھا۔

"لینڈلر بول رہا ہوں ——— ایئر فورس راڈار بیس سے" دوسری طرف سے لینڈلر کی آواز سنائی دی۔

"اوہ ——— مسٹر لینڈلر ——— کیا آپ نے چیک کر لیا" بوتھم نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"بس مسٹر بوتھم ——— میں نے خود چیکنگ کی ہے۔ آپ کے جہاز کے اوپر یا دائیں بائیں کہیں بھی کوئی ہیلی کاپٹر موجود نہیں ہے۔" ——— لینڈر نے جواب دیا۔

"آپ کا راڈار کتنی بلندی تک چیک کر لیتا ہے" ——— بوتھم نے ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"میں نے خلا تک چیک کر لیا ہے ——— آپ بے فکر رہیں۔ اور ہیلی کاپٹر تو ایک طرف رہا۔ خلائی سیارہ تک ہم راڈار پر چیک کر لیتے ہیں" لینڈر نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ——— پھر ٹھیک ہے ——— اطلاع غلط ہوگی۔ شکریہ ——— جلد ہی ایئر مارشل سے مل کر آپ کی ترقی کی بات کروں گا ——— شکریہ" بوتھم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بے حد شکریہ ——— میں ہمیشہ آپ کا ممنون رہوں گا" لینڈر نے کہا۔

"اوکے ——— گڈ بائی" ——— بوتھم نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"چلو یہ خدشہ تو ختم ہوا۔ اب ہم اطمینان سے لیبارٹری میں داخل ہو سکتے ہیں۔ آؤ" ——— بوتھم نے اٹھتے ہوئے کہا اور وہ دونوں بھی مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور پھر سب سے پہلے بوتھم قدم بڑھاتا کمرے سے باہر نکلا۔ اور اس کے پیچھے جیمز ٹو اور جیمز فورڈ بھی باہر آ گئے۔

"اب میں دیکھوں گا اس بوتھم کے بچے کو کہ یہ مجھ سے کس طرح بچ کر نکلتا ہے" ——— کرنل مالینڈ نے سرٹیفکیٹ چاک کر کے سمندر میں پھینکتے ہوئے کہا۔

"فی الحال تو مسئلہ ہے بوتھم کا ——— اور آپ بوتھم کے بچے کو دیکھے جا رہے ہیں۔ اور یہ آپ نے بردہ فروشی کب سے شروع کر دی" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بردہ فروشی ——— کیا مطلب ———" کرنل مالینڈ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"آپ کہہ رہے ہیں کہ بوتھم کا بچہ آپ سے بچ کر نہیں نکل سکتا" عمران نے معصومیت سے بھرے لہجے میں کہا اور کرنل مالینڈ اور جیمز جمبو دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"میرا خیال ہے میں ہیلی کاپٹر کو دوبارہ چلا لوں اور پھر اس کے ذریعے ان کی فلم تیار کی جائے۔ شاید اس کے ذریعے بوتھم دوبارہ پھنس جائے اور لیبارٹری کا بھی پتہ چل جائے" —— کرنل ہالینڈ نے سوچتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں —— اب بوتھم اتنی آسانی سے پھنسنے والا نہیں ہے۔ وہ پہلے ہیلی کاپٹر کو چیک کرے گا۔ آپ لانچ جہاز کی دوسری طرف سے چلیں۔ وہاں میرے ساتھی موجود ہیں —— وہاں جا کر کوئی پروگرام بناتے ہیں" عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

اور پھر کرنل ہالینڈ کے کہنے پر لانچ کا رخ دوسری طرف کر دیا گیا۔ اور چند لمحوں بعد لانچ صفدر وغیرہ کی لانچ کے قریب پہنچ گئی —— اور پھر عمران، کرنل ہالینڈ اور مسٹر جیمز صفدر کی لانچ پر شفٹ ہو گئے اور عمران کے کہنے پر کوسٹ گارڈز کی لانچ کو واپس بھیج دیا گیا۔

"آپ لوگ یہاں کچھ دیر آرام کریں —— میں ذرا سمندر کا ایک چکر لگا آؤں" —— عمران نے لانچ پر پہنچتے ہی کہا اور غوطہ خوری کا لباس پہننا شروع کر دیا۔

"لیکن ..." —— کرنل ہالینڈ نے شاید کچھ پوچھنا چاہا تھا۔

"آپ ذرا پانچ منٹ توقف کریں میں آ کر آپ کے لیکن کا جواب دے دوں گا" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے لباس پہننے کے بعد اس نے سمندر میں غوطہ لگا دیا۔ وہ تہہ میں اتر کر تیر کی طرح جہاز کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ذہن میں ایک خاص خیال تھا —— اور وہ اسی خیال کی تصدیق کے لئے دوبارہ جہاز کی طرف جا رہا تھا۔ جہاز کے پیندے کے قریب پہنچ کر وہ اس جگہ پہنچا جہاں اس نے دام بریڈی والا

بٹن لگایا تھا۔ اس بار اس نے ٹرانسمیٹر والی گھڑی کو کلائی پر باندھنے کی بجائے جیب میں ڈال رکھا تھا —— اس نے وہ بٹن وہاں سے اکھاڑا اور اسے جگہ جگہ چپکا کر گھڑی کو جیب سے نکال کر کان سے لگا لیتا۔ گھڑی چونکہ واٹر پروف تھی اس لئے اسے اس کے پانی میں خراب ہونے کا اندیشہ نہ تھا —— مائیک بٹن کو مختلف جگہوں پر چپکا چپکا کر وہ دوسری طرف سے آنے والی آوازیں چیک کر رہا تھا۔ اور پھر ایک جگہ جیسے ہی اس نے مائیک بٹن چپکایا، اس کے کانوں میں بوتھم کی آواز سنائی دی —— اور عمران مطمئن ہو کر واپس پلٹ پڑا اور چند لمحوں بعد وہ ... وہ لانچ پر پہنچ چکا تھا۔

"کیا ہوا؟" —— کرنل ہالینڈ نے اس کی لانچ پر آتے ہی اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"فی الحال تو ہسپتال میں داخل کرا آیا ہوں —— اب دیکھو لڑکا ہوتا ہے کہ لڑکی" —— عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیا اور کرنل ہالینڈ چند لمحے تو حیرت سے عمران کو دیکھتے رہے۔ ان کی سمجھ میں شاید عمران کا فقرہ نہ آیا تھا مگر دوسرے لمحے وہ بے اختیار ہنس پڑے —— مسٹر جیمز پہلے ہی منہ پھیر کر ہنسی کو دبانے میں مصروف تھا۔ کرنل ہالینڈ کے سامنے ادب کے طور پر وہ ہنس نہ سکتا تھا۔ حالانکہ عمران کی باتوں پر اس کا دل چاہتا تھا کہ قہقہے مار مار کر ہنسے۔

"اب میں تمہاری عادت سمجھ گیا ہوں عمران —— کاش اس وقت یہ بات میری سمجھ میں آ جاتی۔ جب میں نے تمہیں جواب دیا تھا۔ تو شاید مجھے یہ ذلت نہ اٹھانی پڑتی" —— کرنل ہالینڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے ہاتھ میں پکڑی ہوئی گھڑی

کا ونڈ بٹن مخصوص انداز میں دو تین بار دبایا تو گھڑی میں سے نکلنے والی آوازیں بلند ہوتی چلی گئیں۔ عمران مسلسل ونڈ بٹن کو دبائے چلا جا رہا تھا اور ہر بار آواز پہلے سے بلند ہو جاتی ——— عمران نے ہاتھ اس وقت روکا جب گھڑی میں سے نکلنے والی آوازیں اتنی بلند ہو چکی تھیں کہ وہ سب اطمینان سے اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ کر سن سکتے تھے۔

"یہ کیا ——— یہ تو بوتھم کی آواز ہے" ——— کرنل ہالینڈ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— آپ کو یاد ہوگا کہ میں نے آپ کو بتایا تھا کہ ہالم بریڈی نے مائیک بٹن اس کشتی کے پیندے میں لگا کر میرے ساتھیوں کی باتیں سن لی تھیں اور اس سے اسے معلوم ہوا تھا کہ میں علی عمران ہوں اور میرا میک اپ سادہ پانی سے صاف ہو سکتا ہے" ——— عمران نے کرنل سے کہا۔

"ہماری باتیں سن کر" ——— صفدر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں ——— آپ لوگ بھی تو یہ سمجھتے ہیں کہ باتیں بھی صرف وہ کرنی ہیں اور کرنی بھی وہ ہیں جن سے دشمنوں کو فائدہ پہنچے۔ اس لئے تو کہتا ہوں میری طرح باتیں کرنا سیکھو ——— لیکن اب اس کا کیا کیا جائے کہ تم عقلمند بننے کے چکر میں مارے جاتے ہو۔ بہرحال وہ بٹن میں نے بعد میں کشتی کے پیندے سے اکھاڑ کر جہاز کے نیچے لگا دیا اور اس طرح میں نے آپ کی اور بوتھم کی باتیں سن لیں اور عین اس وقت پہنچ گیا جس وقت آپ سرٹیفکیٹ لکھ کر دینے پر تیار ہو گئے تھے" ——— عمران نے کہا۔

"ہاں ——— مجھے یاد ہے" ——— کرنل ہالینڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بس وہی بٹن اب کام آ رہا ہے۔ وہ چونکہ کم طاقت کا ہے۔ اس لئے پورے جہاز کو کور نہیں کر سکتا ——— اس لئے میں نے جا کر اسے مختلف جگہوں پر فٹ کیا اور جب بوتھم کی آواز سنائی دی تو میں واپس آ گیا۔"

"کمال ہے ——— مجھے تو اس بٹن کا خیال تک نہ رہا تھا۔ تم نے یاد تو رکھا تھا" ——— کرنل ہالینڈ نے کہا اور عمران اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے ٹرانسمیٹر گھڑی میں سے نکلنے والی باتیں سنتا رہا۔

"اوہ ——— وہ تھی ——— اوہ ——— وہ شیطان ہے۔ واقعی شیطان ہے۔ یقیناً اس نے وہ سرٹیفکیٹ اڑا لیا ہے ——— کاش ——— میں نے اسے اندر کی جیب میں ڈال لیا ہوتا" ——— بوتھم کی آواز سنائی دی اور عمران اپنی شان میں قصیدہ سن کر بے اختیار مسکرا دیا۔ کرنل ہالینڈ اور ہنری جیمز کے لبوں پر بھی مسکراہٹ تیرنے لگی۔

اور پھر قلم ٹوٹنے کی رپورٹ سنتے ہی عمران چونک پڑا۔

"اوہ ——— بچ گئے یہ لوگ ——— ورنہ یہی قلم ان کی لیبارٹری کو لے ڈوبتا۔ میں نے یہ قلم اسی مقصد کے لئے دیا تھا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو اب" ——— کرنل ہالینڈ نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"اب ہمیں خود جانا پڑے گا" ——— عمران نے جواب دیا۔

اور پھر جب بوتھم نے ہیلی کاپٹر کی چیکنگ کے لئے ایئر فورس راڈار بیس کو فون کیا تو کرنل ہالینڈ عمران کی ذہانت پر دل ہی دل میں عش عش کر اٹھا۔ کیونکہ اگر وہ واقعی ہیلی کاپٹر منگوا لیتا تو یہ لوگ کبھی لیبارٹری میں داخل نہ ہوتے۔

"صفدر، کیپٹن شکیل۔ تم دونوں جاؤ اور اپنی جماعت کے دو آدمی جہاز سے اغوا کر کے لے آؤ۔ جلدی کرو" ——— عمران نے اچانک صفدر اور کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور ان دونوں نے یہ سنتے ہی بغیر غوطہ خوری کا لباس پہنے سمندر میں چھلانگیں لگا دیں ——— اور پھر پانچ منٹ بعد ہی وہ دو افراد کو پانی کی تہہ میں گھسیٹتے ہوئے لانچ پر لے آئے۔ وہ دونوں افراد جہاز کے آدمیوں کی مخصوص وردی میں تھے۔ ایسی وردی جو واٹر پروف کپڑے کی بنی ہوئی تھی ——— اور ظاہر ہے پانی میں زیادہ دیر رہنے کی وجہ سے بے ہوش ہو چکے تھے۔

"ان کی وردیاں اتار کر پہن لو۔ اور ان کا میک اپ کر کے جہاز پر پہنچ جاؤ۔ تم نے وہاں جا کر صرف یہ چیک کرنا ہے کہ اگر بوتھم اور اس کے یہ دونوں ساتھی لیبارٹری میں جاتے ہیں تو کون سے کمرے میں داخل ہوتے ہیں ——— اور اگر ہو سکے تو مزید چیکنگ بھی کر لینا۔ بوتھم کی پہچان یہ ہے کہ اس کے سر کے بال برف کی طرح سفید اور داڑھی کالی ہے۔ ٹرانسمیٹر ساتھ لے جاؤ تاکہ وہاں سے بھی مجھ سے بات کر سکو" ——— عمران نے انہیں ہدایات دیں اور وہ دونوں انہیں اٹھا کر لانچ کے کمرے میں چلے گئے۔

بوتھم اب ایئر فورس کے لیڈر کے فون کا منتظر تھا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد صفدر اور کیپٹن شکیل میک اپ کر کے اور واٹر پروف وردیاں پہنے باہر آ گئے ——— اور انہوں نے سمندر میں چھلانگیں لگا دیں اور تیرتے ہوئے جہاز کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"جوزف جہاز سے آنے والے دونوں افراد کا خیال رکھنا کہیں یہ ہوش میں آ کر فرار نہ ہو جائیں" ——— عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور جوزف اور جوانا دونوں انہیں اٹھا کر نچلے کمرے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

اور پھر لیڈر کا ٹیلی فون آ گیا۔ اور جب بوتھم اور اس کے ساتھی ٹیلی فون سننے کے بعد لیبارٹری میں جانے کے لیے اٹھے تو عمران بھی چونک کر کھڑا ہو گیا۔ اب مسئلہ صرف اتنا تھا کہ صفدر اور کیپٹن شکیل بروقت جہاز پر پہنچ چکے ہیں یا نہیں۔

عمران نے پھرتی سے ونڈ بٹن دبا کر اسے تیزی سے دائیں طرف گھما کر ایک جھٹکے سے کھینچ لیا اور ٹرانسمیٹر کے ڈائل کے نچلے حصے میں ایک نقطہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"صفدر بول رہا ہوں اوور" ——— دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"بوتھم اور اس کے ساتھی لیبارٹری میں جانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں ——— تم کہاں ہو اوور" ——— عمران نے کہا۔

"ہم جہاز پر پہنچ چکے ہیں ——— آپ بے فکر رہیں ——— ارے وہ بوتھم نظر آ گیا۔ اوور اینڈ آل" ——— صفدر نے تیز لہجے میں کہا اور رابطہ ختم ہو گیا۔

عمران خاموش ہو گیا۔ تقریباً دس منٹ بعد صفدر کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"عمران صاحب ——— صفدر بول رہا ہوں اوور" ——— صفدر کے لہجے میں اشتیاق تھا۔

"یس ——— عمران بول رہا ہوں اوور" ——— عمران نے جواب دیا۔

"ہم نے انہیں چیک کر لیا ہے۔ اتفاق سے ہم اسی کمرے کے سامنے موجود تھے جس میں اب بوتھم اور اس کے دو ساتھی داخل ہوئے ہیں۔ وہ اس کمرے میں

پہنچ کر اچانک غائب ہو گئے ہیں۔ بظاہر اس کمرے میں خالی ڈبے پڑے ہوئے ہیں اوور" ـــــ صفدر نے کہا۔

"اوکے ـــــ تم وہیں ٹھہرو ـــــ ہم اور کرنل آ رہے ہیں۔ اوور اینڈ آل" ـــــ عمران نے کہا اور ونڈ بٹن کو دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔

"اب کرنل بلاؤ کوسٹ گارڈز کو ـــــ ورنہ اب مزہ آئے گا چھاپے کا" عمران نے کرنل ہالینڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کوسٹ گارڈز کو ـــــ مگر ہمیں کہیں سرٹیفکیٹ نہ دکھانا پڑ جائے" کرنل نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہوا ـــــ سرٹیفکیٹ پھر تمہارے پاس ہوگا۔ اب تم ایسا کرو کہ یہاں کے گورنر کو بھی کال کر دو جس کا رعب تم دے رہا تھا۔ اور پولیس کو بھی ہمیں پوری طرح تیاری سے چھاپہ مارنا چاہیے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب ـــــ مجھے تو آپ پر مکمل اعتماد ہے۔ مگر گورنر اور کوسٹ گارڈ کے انتظامات کے لئے ہمیں گھاٹ پر جانا ہوگا" ـــــ کرنل ہالینڈ نے کہا۔

"تو چلے چلتے ہیں ـــــ وہ بے چارہ لانچ والا بھی پریشان ہو رہا ہوگا" عمران نے کہا اور پھر وہ انجن روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

اور تھوڑی دیر بعد لانچ تیزی سے اڑتی ہوئی گھاٹ پر پہنچ گئی۔ لانچ کے وہاں پہنچتے ہی لانچ کا بوڑھا مالک بھناتا ہوا آ گیا۔

"تم لوگوں نے اتنی دیر لگا دی ہے۔ میں تو اب پولیس کو اطلاع کرنے والا تھا" بوڑھے نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا کیونکہ صفدر اور کیپٹن شکیل تو اتے

فوراً آ گئے تھے۔

کرنل ہالینڈ نے فوراً ہی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک مخصوص بیج نکالا اور بوڑھے کی آنکھوں کے سامنے لہرا دیا۔

"نارکوٹک ایجنسی ـــــ اوہ ـــــ ویری سوری ـــــ مجھے کیا معلوم تھا کہ آپ کا تعلق" ـــــ بوڑھے نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ ایک خفیہ مشن ہے۔ تم ابھی گھاٹ پر جاؤ۔ جب ہم مناسب سمجھیں گے۔ لانچ تمہیں مل جائے گی۔ اور سنو ـــــ کسی کو اس کا ذکر نہیں کرنا ورنہ تمہاری باقی زندگی جیل میں گزرے گی" ـــــ کرنل ہالینڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"جی ـــــ جی ـــــ بے فکر رہیں جناب" ـــــ بوڑھے نے کہا اور پھر تیزی سے لانچ سے اتر کر گھاٹ کی طرف دوڑتا چلا گیا۔

"میں نے اس لئے اسے بھگا دیا ہے کہ نیچے کمرے میں وہ دو آدمی بے ہوش پڑے ہیں" ـــــ کرنل ہالینڈ نے بوڑھے کے جانے کے بعد عمران سے کہا۔

"ٹھیک ہے [illegible] ـــــ اب آپ جس قدر جلد ہو سکے چھاپے کا بندوبست کریں" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور کرنل ہالینڈ تیزی سے قدم اٹھاتا لانچ سے اترا اور گھاٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"ہنری ـــــ چھاپہ تو پڑتا ہی رہے گا۔ یہ لو ایک لاکھ ڈالر کا چیک۔ اور اسے فوری طور پر کیش کرا کر اپنے اکاؤنٹ میں جمع کرا لو" ـــــ عمران نے کرنل ہالینڈ کے جاتے ہی بوہم کا دیا ہوا چیک جیب سے نکال کر ہنری جیمز کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ایک لاکھ ڈالر کا چیک ـــــ اور اپنے اکاؤنٹ میں ـــــ کیا مطلب" ہنری جیمز نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"مسٹر جیفری ـــــ یہ چیک میں نے تمہارے لئے حاصل کیا ہے۔ یہ پرنس آف ڈھمپ کی طرف سے اپنے ایک دوست کے لئے پُرخلوص تحفہ ہے۔ ترقی تو تمہیں ملتی ہی رہے گی۔ نقد بھی انعام ملنا چاہئیے ـــــ اور سنو ـــــ انکار نہ کرنا ورنہ ......" ـــــ عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"مگر ......" ـــــ جیفری کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں ـــــ ایک لاکھ ڈالر کا تو وہ تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔ یہ تو اس کی پانچ سال کی تنخواہ سے بھی زیادہ رقم تھی اور پھر اکٹھی۔

"اگر مگر چھوڑو ـــــ جلدی کرو ـــــ چھاپے کے بعد شاید بوتھم اینڈ کمپنی کا تمام سرمایہ حکومت منجمد کر دے تو یہ چیک بھی بے کار ہو جائے گا۔ مجھے معلوم ہے کہ یہاں بنک چوبیس گھنٹے کام کرتے ہیں۔ اور تم کسی بھی برانچ میں اسے جمع کرا کر چند منٹوں میں اس کی رقم اپنے اکاؤنٹ میں منتقل کرا سکتے ہو۔ جلدی کرو اس سے پہلے کہ کرنل واپس آئے تمہیں فارغ ہو کر آجانا چاہئیے" ـــــ عمران نے کہا اور پھر چیک زبردستی اس کی جیب میں ڈال کر اسے دھکیل کر لانچ سے نیچے اتار دیا ـــــ اور جیفری جیمز ایک لمحے کے لئے ٹھٹک کر پھر یوں گھاٹ کی طرف بھاگا جیسے اسے خطرہ ہو کہ عمران کہیں چیک واپس نہ مانگ لے۔

اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"چیکنگ کے تمام انتظامات مکمل ہو گئے" ـــــ بوتھم نے نمبر ٹو
ے میں داخل ہوتے دیکھ کر کہا۔

"یس باس ـــــ میں نے مکمل انتظام کر لیا ہے۔ اب جزیرے کے
د مچھیلوں کی کارگزاریاں بھی ہماری نظروں میں رہیں گی۔ اور نمبر فور ایکس
کی جیفری کا جائزہ لینے میں مصروف ہے تاکہ مال کی نئی کھیپ تیار کی
کے۔"

"ٹھیک ہے ـــــ اب ہمیں کم از کم دو چار روز تک باہر نہیں نکلنا ہو
س لئے اس مدت میں کام خاصی تیز رفتاری سے ہونا چاہئیے" ـــــ
نے اطمینان کی گہری سانس لیتے ہوئے کہا

"بالکل باس ـــــ آپ بے فکر رہیں ـــــ اب معاملہ ہمارے
وں میں ہے" ـــــ نمبر ٹو نے مسکراتے ہوئے کہا اور بوتھم نے

سر ہلا دیا۔ اور پھر وہ خود بھی اٹھ کر نمبر ٹو کے ساتھ اپنے کمرے سے باہر
وہ خود نمبر فور کی کارکردگی کو چیک کرنا چاہتا تھا — پھر وہ تمام لی
میں گھومتا رہا اور بڑے فخریہ انداز میں اس قیمتی لیبارٹری کو دیکھتا
بار بار اس بات کا خیال آ رہا تھا کہ اگر یہ لیبارٹری ایجنسی کے ہتھے چڑھ
کتنا نقصان ہو گا — مالی طور پر تو یہ تباہ ہو جاتی اور ظاہر ہے ا
ساتھ بوتھم اینڈ کمپنی بھی ختم — اور وہ اپنے سب ساتھیوں سمیت
میں — اور پھر جلد سے موت کی کوٹھڑیوں میں — کیوں کہ ا
ملک میں منشیات کی سمگلنگ اور تیاری دونوں جرائم کی سزا موت تھی
آدھے گھنٹے تک لیبارٹری میں گھومنے پھرنے کے بعد وہ مطمئن ہو کر وا
اپنے کمرے میں پہنچا ہی تھا کہ اچانک کمرہ تیز سیٹی کی آواز سے گونج اٹھا
اس نے چونک کر میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا سیٹی کی
ٹرانسمیٹر سے نکل رہی تھی۔

"ہیلو ہیلو — چیف باس — ریڈی بول رہا ہوں
دوسری طرف سے جہاز کے انچارج ریڈی کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی د

"یس — چیف باس سپیکنگ — کیا بات ہے اور
بوتھم ریڈی کی گھبراہٹ پر چونک پڑا تھا۔

"باس — کوسٹ گارڈز کی لانچیں تیزی سے جہاز کی طرف
چلی آ رہی ہیں۔ وہ شاید دوبارہ چھاپہ مارنا چاہتے ہیں اور و —
نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ — موت انہیں پھر گھیر کر لا رہی ہے۔ اس بار میں دیکھ
کہ کرنل کیسے میرے ہاتھوں سے بچ نکلتا ہے — ٹھیک ہے —

خود جہاز پر آ رہا ہوں — اوور اینڈ آل — بوتھم نے کہا اور پھر
کا بٹن آف کر کے وہ بھاگتا ہوا کمرے سے باہر نکلا اور اس نے نمبر ٹو
کو بلا کر انہیں حالات سے آگاہ کیا اور انہیں ہدایت کی کہ وہ پوری طرح
یں — اگر کوئی بھی جزیرے میں داخل ہونا چاہے تو بے شک اسے
کسی کا لحاظ نہ کرنا۔

ور جب ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے تو بوتھم جہاز پر جانے کیلئے
رے کی طرف بھاگتا چلا گیا وہ کوسٹ گارڈز سے پہلے جہاز پر پہنچ جانا چاہتا
— اس لئے وہ خاصی تیز رفتاری سے بھاگا جا رہا تھا۔ اور پھر چند لمحوں
کمرے میں داخل ہو کر نمبر ٹو اور نمبر فور کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ آخر کوسٹ گارڈز کو دوبارہ چھاپہ
کی کیا ضرورت پیش آ گئی — نمبر ٹو نے تشویش زدہ لہجے میں
سے مخاطب ہو کر کہا۔

کوئی نہ کوئی کلیو انہیں مل گیا ہو گا۔ اسی بنا پر وہ واپس آئے ہیں۔ اور
ل ہالینڈ بھی ان کے ہمراہ ہو گا — نمبر فور نے کہا۔

اس بار پھر لیبارٹری شدید خطرے میں ہے۔ کرنل ہالینڈ جس طرح چیف
اور یہ تو اس کی خوش قسمتی تھی کہ چیف باس سرٹیفکیٹ گم کر بیٹھا۔ ورنہ
ے موت مل گئی تھی — اور اب پھر اس کی دوبارہ واپسی بتا رہی ہے
یں لیبارٹری کے متعلق کوئی ایسا کلیو مل گیا ہے۔ جو یقینی ہے۔ ورنہ وہ
رح دوبارہ واپس نہ آتے — نمبر ٹو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

پھر اب کیا کیا جائے — نمبر فور نے کہا۔

ایسا کرو کہ ہنگامی صورت حال کے تحت لیبارٹری کو تہہ میں غائب کر دو۔

اگر یہ لوگ جزیرے میں داخل بھی ہو جائیں تو یہاں انہیں لیبارٹری کا نام و نش بھی نہ ملے۔ بلکہ مچھلیوں کا سٹور ہی نظر آئے گا" ——— نمبر ٹو نے کہا۔

"مگر تم جانتے ہو کہ لیبارٹری کو غائب کرنے اور سٹور کو اوپر لے میں خاصی مقدار میں پٹرول خرچ آجاتا ہے۔ کیوں کہ اس کی مشینری گیلنوں کے حساب سے چلتی ہے ——— ایسا نہ ہو کہ ہمارا خدشہ غلط ہو اور ہم ہزاروں ڈالر کا پٹرول بھی خرچ کر بیٹھیں اور بعد میں چیف با بھی ناراض ہو جائے" ——— نمبر فور نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"تم جانتے ہو نمبر فور ——— کہ لیبارٹری کی مشینری اربوں ڈالر کی ہے اور اس وقت ایکس وائی کی تیار شدہ جو مقدار لیبارٹری میں موجود ہے اس کی مالیت کروڑوں ڈالر تک پہنچ جاتی ہے اور پھر خود بھی لاکھوں ڈالر کا موجود ہے ——— ان سب کے مقابلے میں ہزار ڈالر کے پٹرول کی کیا اہمیت ہے اور پھر چند منٹ تو لیبارٹری غائب ہونے میں بھی لگ جاتے ہیں۔ اب اگر ہم نے فوری طور غائب کرنا چاہا تو یہ غائب نہ ہوگی ——— اس لئے بہتر یہی ہے کہ ا پہلے ہی غائب کر دیں" ——— نمبر ٹو نے کہا۔

"پھر چیف باس کی ذمہ داری تم اٹھاؤ گے تو میں مشین آن کر ہوں" ——— نمبر فور نے کسی حد تک راضی ہوتے ہوئے کہا۔

"چیف باس کی عدم موجودگی میں انچارج میں ہوں اس لئے تم فک کرو ——— میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ لیبارٹری پر کوئی آفت آ والی ہے" ——— نمبر ٹو نے کہا اور نمبر فور سر ہلاتا ہوا تیزی سے اس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جہاں لیبارٹری کو تہہ میں چھپانے کی خفیہ مشین نص

تھی۔ اس مشین کے چلتے ہی لیبارٹری والا پورا سیٹ ہی گھوم کر نیچے تہہ میں چلا جاتا تھا اور اس کی جگہ مچھلیوں کا سٹور اوپر آجاتا تھا۔ اور اس کے بعد کوئی آدمی اسے تلاش نہ کر سکتا تھا۔

نمبر فور کے جانے کے بعد نمبر ٹو نے ایک بٹن آن کیا اور مشین پر موجود سکرین پر جہاز کا کلوز اپ سیٹ کرنے لگا۔ تاکہ یہیں بیٹھے بیٹھے جہاز میں ہونے والی گفتگو بھی سن سکے اور انہیں دیکھ بھی سکے ——— اب وہ مطمئن ہو گیا تھا کیوں کہ اسے معلوم تھا کہ اگر کرنل اینڈ جزیرے میں آبھی جائے تب بھی اسے لیبارٹری کا نام و نشان بھی نہیں مل سکتا۔

ساراکی سٹی کا گورنر شرمین کرنل ہالینڈ کے زبردست دباؤ کے بعد جہاز پر آنے کے لئے تیار تو ہو گیا ـــــ لیکن اس نے کرنل کو عملاً اعلان کر دیا تھا کہ اگر یہ چھاپہ ناکام رہا تو وہ کرنل ہالینڈ کے خلاف خود مقدمہ چلائے گا۔ کرنل ہالینڈ نے جب حامی بھر لی تو وہ ساتھ آنے کے لئے تیار ہو گیا۔ ویسے اسے اب تک کرنل ہالینڈ کی بات پر یقین نہ آ رہا تھا کہ بوتھم جیسا آدمی جہاز کا چیف ہو سکتا ہے یا منشیات کی سمگلنگ ایکسی مافی کی تیاری میں ملوث ہو سکتا ہے ـــــ اس لئے اسے یقین تھا کہ چھاپہ بہرحال ناکام رہے گا۔ لیکن چونکہ نارکوٹکس ایجنسی کی حیثیت بین الاقوامی تھی۔ اس لئے وہ کرنل ہالینڈ کی بات ٹال بھی نہ سکتا تھا۔ چنانچہ کرنل ہالینڈ شرمین کو ساتھ لئے واپس گھاٹ پر پہنچ گیا ـــــ اور پھر تھوڑی دیر بعد کوسٹ گارڈز کی لانچیں اور سپاہی بھی چھاپے کے لئے وہاں پہنچ گئے۔ کرنل ہالینڈ نے عمران اور اس کے

ساتھیوں کا تعارف بطور ایجنسی کے معاون کے کرایا اور اس کے بعد ایک بڑی لانچ میں سوار ہو کر یہ لوگ جہاز کی طرف بڑھتے چلے گئے ـــــ کوسٹ گارڈز کی تیز رفتار لانچوں نے جہاز کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اور پھر جہاز پر چڑھنے سے پہلے کرنل ہالینڈ کے حکم پر کوسٹ گارڈز کے سپاہی جہاز پر چڑھتے چلے گئے ـــــ اور انہوں نے ہر طرف مورچے لگا لئے۔ جب کوسٹ گارڈز کے انچارج نے آکر قبضہ کی رپورٹ دی تو کرنل ہالینڈ۔ گورنر شرمین اور عمران جہاز پر چڑھتے چلے گئے۔ جوزف کی ٹیم جو کرنل کے آنے سے پہلے ہی جیک کیش کرا کر اور اپنے اڈے میں بند کر کے واپس لانچ پر پہنچ چکا تھا ـــــ ان کے بعد جہاز پر آیا اور ساتھ ہی جولیا۔ جوزف اور جوانا بھی جہاز پر چڑھ آئے۔

"فرمائیے ـــــ میں جہاز کا انچارج ریڈی ہوں ـــــ ایک ادھیڑ عمر شخص نے آگے بڑھ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں ساراکی سٹی کا گورنر شرمین ہوں۔ اور یہ نارکوٹکس ایجنسی کے کرنل ہالینڈ ہیں ہمیں اطلاع ملی ہے کہ بوتھم اینڈ کمپنی کا یہ جہاز منشیات کی سمگلنگ میں ملوث ہے ـــــ گورنر شرمین نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"منشیات کی سمگلنگ سے ہمارا کیا تعلق ـــــ ہمارا کام تو مچھلیاں پکڑنا ہے بہرحال ـــــ آئیے ـــــ آپ جس طرح بھی چاہے اطمینان کر لیجئے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ـــــ ریڈی نے بڑے پرسکون لہجے میں کہا۔

"تمہارا چیف بوتھم کہاں ہے؟ ـــــ کرنل ہالینڈ نے پوچھا۔

"باس اپنے کمرے میں آرام کر رہے ہیں۔ آپ تشریف رکھیے میں انہیں اطلاع کر دیتا ہوں ـــــ ریڈی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور انہیں ایک

بڑے ہال میں لے آیا۔ عمران جان بوجھ کر پیچھے ہو گیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے کیپٹن شکیل اور صفدر کو دیکھ لیا ـــــ جو ایک راہداری میں خاموش کھڑے ہوئے تھے۔

"کون سا کمرہ ہے؟" ـــــ عمران نے ان کے قریب ہوتے ہوئے سرگوشیانہ لہجے میں پوچھا۔

"اس راہداری کا آخری کمرہ" ـــــ صفدر نے آہستہ سے جواب دیا اور عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔

ابھی انہیں ہال میں آئے ہوئے دس منٹ ہی ہوئے تھے کہ بوقم کمرے میں داخل ہوا۔

"ہیلو ـــــ گورنر شوہن ـــــ آج آپ کیسے ادھر آ نکلے؟"

بوقم نے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں گورنر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کرنل ہالینڈ نے اصرار کیا تھا کہ میں ان کے ساتھ چلوں۔ یہ الزام لگاتے ہیں کہ آپ کا تعلق منشیات کی سمگلنگ میں ملوث تنظیم ٹوپاز سے ہے اور آپ نے ایکس وائی کی تیاری کے لئے کوئی خفیہ لیبارٹری بنا رکھی ہے ـــــ ویسے میں نے انہیں پہلے ہی متنبہ کر دیا ہے کہ ایسا نہیں ہو سکتا اور اگر آپ کا یہ چھاپہ ناکام ہو گیا تو میں خود آپ پر ایک معزز شہری پر غلط الزام لگانے کے جرم میں مقدمہ چلاؤں گا" ـــــ گورنر شوہن نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"گورنر ـــــ اچھا ہوا آپ آ گئے ـــــ کرنل ہالینڈ نے مجھے خواہ مخواہ تنگ کر رکھا ہے۔ اب سے دو گھنٹے قبل بھی انہوں نے کورٹ کے وارنٹ کے ساتھ مل کر چھاپہ مارا۔ لیکن ناکام رہے اور اب دو گھنٹے بعد یہ پھر آ پہنچے ہیں"

بوقم نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چھاپے کی ناکامی کا سرٹیفکیٹ دکھائیے۔ میں ابھی ان کو واپس لے چلتا ہوں۔ یہ تو کوئی طریقہ نہیں کہ خواہ مخواہ معزز شہریوں کو تنگ کیا جائے" گورنر شوہن نے تیز لہجے میں کہا۔ وہ چونکہ بوقم کا ذاتی دوست تھا اس لئے وہ تو ہر قیمت پر یہی چاہتا تھا کہ چھاپہ ناکام ہو۔

"کرنل ہالینڈ نے میرے پیروں پر گر کر معافی مانگی تھی۔ اس لئے میں نے اسے معاف کر دیا تھا۔ لیکن اس بار ایسا نہیں ہو گا۔ اسے اپنے کئے کی سزا بھگتنی ہو گی" ـــــ بوقم نے جواب دیا اور عمران اس کی بات سن کر بے اختیار مسکرا دیا۔

"چلو ٹھیک ہے ـــــ انہیں اپنا فرض پورا کر لینے دیجئے۔ چلئے کرنل۔ مجھے دکھائیے ـــــ کہاں ہے لیبارٹری یا ایکس وائی کی کھیپ" گورنر شوہن نے کرنل ہالینڈ سے مخاطب ہو کر کہا جو خاموش کھڑا تھا۔

"بوقم سے کہئے کہ وہ ہمیں زیر آب جزیرے میں لے چلے۔ لیبارٹری خود بخود سامنے آ جائے گی" ـــــ اچانک عمران بول پڑا۔

"آپ برائے کرم خاموش رہیں ـــــ کرنل ہالینڈ کو جواب دینے دیجئے" ـــــ گورنر نے عمران سے مخاطب ہو کر سخت لہجے میں کہا۔

"اس مہم کا انچارج علی عمران ہے۔ وہی سب کچھ کرے گا۔ اور علی عمران کی بات درست ہے" ـــــ کرنل ہالینڈ نے بھی لہجے کو سخت کرتے ہوئے کہا۔

"کیسے درست ہے ـــــ جزیرہ میری ذاتی ملکیت میں ہے۔ آپ اس کی تلاشی نہیں لے سکتے" ـــــ بوقم نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"اب گورنر صاحب فرمائیں گے کہ بوقم کی بات درست ہے۔ یہ جمہوری ملک ہے یہاں کسی کی ذاتی ملکیت میں مداخلت نہیں کی جاسکتی" ـــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے بالکل درست سوچا ہے۔ اگر آپ کسی کی ذاتی ملکیت میں اس کی مرضی کے بغیر مداخلت کرنا چاہتے ہیں تو پہلے آپ کو عدالت سے وارنٹ حاصل کرنا پڑے گا" ـــــــ گورنر نے جواب دیا۔

"یہ جہاز بھی تو ان کی ذاتی ملکیت ہے۔ پھر آپ یہاں کیوں آگئے ہیں" عمران نے جرح کرتے ہوئے کہا۔

"یہ جہاز کھلے سمندر میں کھڑا ہے۔ اس لئے یہاں ہم آسکتے ہیں" گورنر نے سخت لہجے میں کہا۔

"اور اگر اس جزیرے کا راستہ اسی جہاز سے ہی جاتا ہو تو کیا آپ جزیرے میں چلے جائیں گے" ـــــــ عمران نے کہا۔

"اگر آپ یہ ثابت کر دیں کہ اسی جہاز سے جزیرے کو راستہ جاتا ہے تو میں آپ کو جزیرے میں لے چلنے کے لئے تیار ہوں" ـــــــ گورنر کی بجائے بوقم نے باقاعدہ چیلنج کرتے ہوئے جواب دیا۔

"او کے ـــــــ آئیے میرے ساتھ" ـــــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ باقی لوگوں نے بھی اس کی پیروی کی ـــــــ اور پھر عمران انہیں لے کر اس کمرے میں داخل ہو گیا جس کی طرف صفدر اور کیپٹن شکیل نے اشارہ کیا تھا۔ یہ ایک بڑا سا کمرہ تھا۔ جس میں ہر طرف مچھلی کی پیکنگ کے لئے خالی ڈبے پڑے ہوئے تھے۔ کرنل ہالینڈ اور گورنر حیرت سے اس کمرے کو دیکھ رہے تھے۔

"کہاں ہے وہ راستہ" ـــــــ گورنر نے اس بار تلخ لہجے میں کہا۔

"راستہ ـــــــ کیا راستہ" ـــــــ عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

اور کرنل ہالینڈ کے چہرے پر زردی سی دوڑتی چلی گئی۔

"یہ کیا مذاق ہے کرنل ـــــــ جلدی کرو ـــــــ میرا وقت بے حد قیمتی ہے" ـــــــ گورنر نے تلخ لہجے میں کہا۔

"آپ کا وقت قیمتی ہے تو اس کی کلیئرنس سیل لگا دیں سستا ہو جائے گا۔ اور ویسے بھی آج کل کلیئرنس سیل کا بڑا رواج ہے ـــــــ اب دیکھئے نا جو چیز نہ بکتی جو اس کی کلیرنس سیل لگا دی۔ قیمت دس روپے بڑھا کر لکھ دی اور پھر اسے کاٹ کر نیچے دس روپے کم کر کے اصل قیمت لکھ دی۔ اور ہم جیسے معصوم لوگوں نے سمجھا کہ ہمیں دس روپے رعایت پر چیز مل رہی ہے ـــــــ کیا خیال ہے گورنر مین" ـــــــ عمران کی باتوں کا چرخہ چل پڑا۔

"یہ کیا بکواس ہے۔ کیا آپ پاگل ہیں" ـــــــ گورنر کا لہجہ پہلے سے زیادہ غصیلا تھا۔

"دو باتیں اکٹھی کیسے ہو سکتی ہیں گورنر صاحب ـــــــ پاگل بکواس کیسے کر سکتے ہیں۔ بکواس کا لفظ تو عقلمند کی باتوں کے لئے استعمال ہوتا ہے" عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب ـــــــ پلیز" ـــــــ کرنل ہالینڈ نے درمیان میں مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب تو ہر وقت پلیز ہی رہتے ہیں آپ بے فکر رہیں" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے کمرے کے ایک کونے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کونے میں ڈبوں کا کافی بڑا ڈھیر پڑا ہوا تھا۔ عمران نے

دراصل یہ ساری گفتگو صرف اس لئے کی تھی تاکہ اُسے کمرے کی چیکنگ کا موقع مل سکے۔ اور اب اُسے اس کونے پر شک پڑا تھا ——— کیوں کہ ان ڈبوں کا یہ ڈھیر یوں لگتا تھا جیسے خاص طور پر رکھا گیا ہو جب کہ دوسرے ڈبے یوں ہی ایک دوسرے پر پھینک دیئے گئے تھے عمران نے قریب جا کر جب ڈبے کو ہاتھ لگایا تو وہ چونک پڑا ——— یہ ڈبے لکڑی کے بنے ہوئے تھے۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ نصب تھے۔

"یہ ہم نے سجاوٹ کے لئے بنوائے ہیں ——— آپ کو کوئی اعتراض"۔ بوتھم نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں ——— ہم بھلا کون ہیں اعتراض کرنے والے ——— آپ نے تو پورا جہاز سجاوٹ کے لئے بنوایا ہے"۔ ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کی تیز نظریں بڑی باریک بینی سے ڈبوں کے اردگرد کی جگہوں کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں اور پھر اُسے ایک ڈبہ کچھ نیچی جگہ سے کھسکا ہوا محسوس ہوا ——— وہاں سفید سی لکیر نظر آ رہی تھی۔ عمران آگے بڑھا اور اس نے ڈبے کو پکڑ کر ادھر اُدھر ہلانا شروع کر دیا۔ لیکن ڈبہ مضبوطی سے اپنی جگہ پر نصب تھا۔ اچانک عمران نے ڈبے کو اپنی طرف کھینچ کر چھوڑ دیا اور دوسرے لمحے ڈبہ تیزی سے کھسک کر ساتھ والے ڈبے میں گھستا چلا گیا۔ اور اب وہاں ایک بٹن نظر آ رہا تھا ——— پھر اس سے پہلے کہ بوتھم مداخلت کرتا عمران نے بٹن کو آن کر دیا۔ دوسرے لمحے کمرے کا ایک حصہ تیزی سے اوپر کو اٹھتا چلا گیا جیسے کسی صندوق کا ڈھکنا کھلتا ہے۔

"ارے یہ کیا؟ ——— گورڈن نے چونکتے ہوئے کہا اور وہ تیزی سے آگے بڑھ آیا۔ بوتھم ڈھکنی کھلتے ہی تیزی سے واپس مڑا اور باہر کی طرف دوڑنے لگا لیکن کوسٹ گارڈز کے افسروں نے اُسے بازو سے پکڑ کر روک لیا۔ اسی لمحے جہاز کا انچارج رینڈی اندر داخل ہوا اور اس نے بوتھم کے کان میں سرگوشی کی اور بوتھم کے چہرے پر اطمینان کے آثار ابھرتے چلے گئے ——— اس نے اپنے بازو چھڑوا لئے اور اب وہ مطمئن کھڑا تھا۔

"یہ تو عجیب و غریب قسم کی آبدوز ہے"۔ ——— گورڈن نے نیچے جھانکتے ہوئے کہا جہاں ایک چھوٹی سی کیپسول نما آبدوز کھڑی صاف نظر آ رہی تھی۔

"ہاں ——— یہ آبدوز ہے ——— میں اسے اپنے جزیرے میں جانے کیلئے استعمال کرتا ہوں۔ اور اس کا میرے پاس باقاعدہ لائسنس موجود ہے"۔ بوتھم نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"اس آبدوز کو اس طرح خفیہ جگہ پر دیکھ کر اب مجھے بھی یقین آتا جا رہا ہے کہ کرنل ہالینڈ کی بات سچ ثابت ہو سکتی ہے ——— اس لئے میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ ہمیں تم اپنے جزیرے کے اندر لے چلو"۔ ——— گورڈن نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ ضد کرتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ——— آیئے میرے ساتھ۔ لیکن آپ کے علاوہ صرف دو آدمی۔ کیوں کہ اس آبدوز میں چار آدمیوں کی گنجائش ہے"۔ ——— بوتھم نے کہا اور پھر گورڈن، کرنل ہالینڈ اور عمران اس کے ساتھ چلنے پر تیار ہو گئے۔ چنانچہ بوتھم کی رہنمائی میں وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے گئے اور پھر بوتھم نے آبدوز کا خفیہ دروازہ کھولا اور وہ سب اندر داخل ہو گئے۔ بوتھم نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال کر ایک بٹن دبایا تو جس جگہ آبدوز کھڑی تھی وہاں سے لکڑی کا فرش ہٹ گیا اور آبدوز سمندر میں اترتی چلی گئی ——— آبدوز کے اندر لگی ہوئی سکرین پر ارد گرد کا منظر صاف دکھائی دے رہا تھا۔

آبدوز تیزی سے تیرتی ہوئی جزیرے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ جب وہ جزیرے کے قریب پہنچی تو جزیرے کی ایک چٹان خودبخود یک طرف ہٹتی چلی گئی۔ اور آبدوز اس خلا میں داخل ہوتی گئی —— اب عمران اس آبدوز کی وجہ سمجھ گیا تھا جزیرے میں داخلے کا سسٹم ایسا رکھا گیا تھا کہ اسی آبدوز کے ذریعے ہی اندر داخل ہوا جا سکتا تھا کیونکہ جب تک آبدوز اس چٹان کے قریب نہ پہنچتی چٹان اپنی جگہ سے حرکت نہ کر سکتی تھی —— چٹان کے ہٹنے سے جو خلا پیدا ہوا اس میں بھی پانی موجود تھا۔ آبدوز اس پانی میں تیرتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ اور پھر ایک جگہ رک گئی اس کے بعد وہ جگہ خودبخود اوپر اٹھتی چلی گئی —— عمران غور سے دیکھ رہا تھا یہ سب کچھ آبدوز کے اندر سے مختلف بٹن دبانے سے وقوع پذیر ہو رہا تھا۔

نمبر ٹو نے سکرین پر دیکھتے ہوئے جب محسوس کر لیا کہ اب عمران اس آبدوز کو ڈھونڈ نکالے گا تو اس نے فوراً ہی کوڈ ٹرانسمیٹر کال کی اور اسے بتایا کہ وہ فوراً بوتھم کو پیغام پہنچا دے کہ وہ جب تک گورنر اور کرنل مالینڈ کو لے کر جزیرے میں آ جائے —— اس نے بیارڈی کو غائب کر دیا ہوا ہے۔ اور ریڈی نے یہی پیغام بوتھم کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے پہنچایا تھا۔ جس سے بوتھم مطمئن ہو گیا تھا اور وہ انہیں آبدوز میں بٹھا کر لے آیا تھا۔

جب آبدوز جہاز سے نکلی تو نمبر ٹو فوراً اٹھا اور اس نے ایک خفیہ بٹن دبا کر چیکنگ سسٹم کی مشینری بھی تہہ میں غائب کر دی۔ اب جزیرے میں کوئی ایسی چیز موجود نہ تھی جو مشکوک ہوتی —— نمبر تھری بھی وہاں آ گیا تھا اور اس نے نمبر ٹو کی پیش بینی اور عقلمندی کی بڑی داد دی تھی کہ اس نے پہلے ہی اس بات کا اندازہ لگا لیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد گورنر۔ کرنل ہالینڈ اور عمران جزیرے میں داخل ہو گئے۔ نمبر ٹو اور نمبر فور نے آگے بڑھ کر ان کا استقبال کیا۔

"یہ میرے ساتھی ہیں جو جزیرے میں رکھی ہوئی مچھلیوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں" بوتھم نے نمبر ٹو اور فور کا تعارف گورنر سے کراتے ہوئے کہا اور گورنر نے سر ہلا دیا اور اس کے بعد بوتھم نے انہیں پورے جزیرے میں گھمایا ——— وہاں ہر طرف مچھلیوں کے ڈھیر موجود تھے اور لیبارٹری کہیں نظر نہ آ رہی تھی۔ کرنل ہالینڈ کے چہرے پر شدید مایوسی کے آثار دھیرے دھیرے نمایاں ہوتے جا رہے تھے۔ جب کہ عمران غور سے سب جگہوں کو دیکھ رہا تھا ——— بظاہر کوئی مشکوک چیز نظر نہ آ رہی تھی۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی گڑبڑ ضرور موجود ہے۔ کیونکہ اس نے بیڈی کو بوتھم سے سرگوشی کرتے دیکھ لیا تھا اور اس سرگوشی کے بعد ہی بوتھم نہ صرف مطمئن ہو گیا تھا ——— بلکہ وہ انہیں جزیرے پر لے جانے کے لئے بھی تیار ہو گیا تھا جب کہ پہلے اس نے بھاگنے کی کوشش کی تھی۔

سارا جزیرہ گھومنے کے بعد وہ دوبارہ درمیان میں آ کر رک گئے۔

"آپ نے دیکھ لیا کرنل ——— کہ یہاں کوئی لیبارٹری نہیں ہے اور نہ ہی کہیں کوئی مشینیات نظر آئی ہے۔ اس لئے آپ کی بات غلط ثابت ہوئی ہے"۔ گورنر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ایسا نہیں ہو سکتا ——— لیبارٹری یہاں موجود ہے" ——— کرنل ہالینڈ نے مجروح سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو کرنل ——— میں نے اب تک بہت برداشت کیا ہے۔ لیبارٹری کوئی سوئی تو نہیں ہے کہ کسی مچھلی کے پیٹ میں چھپی ہوئی ہو گی ——— چلو واپس۔ میں اب تم پر خود مقدمہ چلاؤں گا۔ تم نے خواہ مخواہ ایک معزز شخص کی بے عزتی

ی ہے اور میرا وقت بھی ضائع کیا ہے" ——— گورنر نے غصے سے بھڑکتے ہوئے
یا۔ کرنل ہالینڈ نے عمران کی طرف دیکھا جو بڑے مطمئن انداز میں خاموش کھڑا
ا۔

گورنر صاحب بالکل درست کہہ رہے ہیں کرنل ——— واقعی یہاں کوئی
یبارٹری نہیں ہے" ——— عمران نے جواب دیا اور کرنل کو یوں محسوس ہوا
ے اس کا دل دھڑکنا ہی بند کر گیا ہو۔ آخری امید عمران تھا مگر وہ بھی گورنر کی
ائید کر رہا تھا۔

"چلو چلیں" ——— گورنر نے مڑتے ہوئے کہا۔

"جناب قبلہ بوتھم صاحب ——— یہ فرمائیے ——— یہاں بجلی پیدا کرنے
ے لئے آپ نے کوئی جنریٹر لگا رکھا ہے" ——— اچانک عمران نے بوتھم
ے مخاطب ہو کر کہا۔ اور گورنر واپس مڑتے مڑتے رک گیا۔

"بجلی جنریٹر" ——— بوتھم نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— یہاں ہر طرف بلب لگے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ ظاہر
ہے یہ زیبائش کے لئے تو نہیں ہوں گے۔ لیکن جنریٹر مجھے کہیں نظر نہیں
آیا" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جنریٹر یہاں موجود نہیں ہے۔ بجلی ہم جہاز سے لیتے ہیں۔ وہاں جنریٹر موجود
ہے۔ میں آپ کو دکھا سکتا ہوں" ——— بوتھم نے بات ٹالتے ہوئے کہا۔

"تو آپ نے کوئی انقلابی ایجاد کی ہے کہ بغیر تار کے بجلی جہاز سے یہاں
پہنچ جاتی ہے۔ واہ ——— واہ ——— آپ کو تو نوبل انعام ملنا چاہیئے"
عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"واقعی بوتھم ——— بغیر تار کے تو بجلی نہیں آ سکتی ——— عمران صاحب

"ٹھیک کہہ رہے ہیں" ـــــ گورڈن نے جواب دیا۔

"تمہارے منہ سے کسی قبر سے آ رہی ہے" ـــــ بوتھم نے جواب دیا۔

"اور اگر میں یہاں ٹیر پیڈو رکھ دوں تب" ـــــ عمران نے کہا۔

"میں کہہ رہا ہوں یہاں تیر پیڈو موجود نہیں ہے ـــــ خواہ مخواہ تم جھک مار رہے ہو" ـــــ بوتھم نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آؤ میرے ساتھ ـــــ میں جلد ہی بتاتا ہوں ـــــ ابھی جزیرہ [illegible] ہو جائے گا" ـــــ عمران نے کہا اور تیزی سے ایک بلب کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک سکہ نکالا اور پھر بلب اتار کر اس نے سکہ بلب کے سپارکنگ سپاٹ پر رکھ کر بلب دوبارہ ہولڈر میں لگایا ـــــ اور پھر ایک طرف لگا ہوا بٹن دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی ان کے پیروں کے نیچے گھرر کی تیز آواز سنائی دی۔ اور پھر ان سے تھوڑی ہی دور پتھروں کے ڈھیر والی جگہ تیزی سے گھومتی چلی گئی ـــــ ڈھیر دیواروں میں غائب ہو گیا۔ اور آہستہ آہستہ لیبارٹری اوپر ابھرتی چلی آئی۔ وہ مشین جس نے لیبارٹری کو نیچے چھپا رکھا تھا۔ اس کا فیوز اڑ گیا تھا۔ نتیجہ یہ کہ وہ بند ہو گئی اور جب کہ دوسری مشین جو لیبارٹری کو اوپر لے آتی تھی بدستور چلتی رہی ـــــ اور اس طرح لیبارٹری اوپر آتی چلی گئی۔ گورڈن حیرت سے آنکھیں پھاڑے اس عظیم الشان لیبارٹری کو ابھرتے دیکھ رہا تھا۔

"خبردار ـــــ اپنے ہاتھ اوپر اٹھا لو ـــــ اب تم بچ کر یہاں سے نہیں جا سکتے" ـــــ اچانک بوتھم کے چیخنے کی آواز سنائی دی۔ اور وہ سب تیزی سے بوتھم کی طرف مڑے جو ہاتھ میں ریوالور پکڑے دانتوں سے ہونٹ کاٹ رہا تھا۔ نمبر ٹو اور فور نے بھی ریوالور نکال لئے تھے۔

"یہ کیا ـــــ کیا مطلب ـــــ کیا تم مجھے قتل کرو گے۔ تمہیں معلوم ہے باہر کوسٹ گارڈز موجود ہے اور میں ان کے سامنے جزیرے میں داخل ہوا ہوں" ـــــ گورڈن نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"مجبوری ہے ـــــ اتنی قیمتی لیبارٹری کے مقابلے میں تمہاری جان کا سودا سستا ہے۔ بعد میں جو ہو گا دیکھا جائے گا" ـــــ بوتھم نے دانت پیستے ہوئے جواب دیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ گورڈن کچھ کہتا بوتھم نے اشارہ کیا اور نمبر ٹو اور فور نے بیک وقت اپنے اپنے ریوالوروں کے ٹریگر دبا دیئے ـــــ اور گولیوں کے دھماکوں کے ساتھ ہی دو چیخیں بلند ہوئیں اور گورڈن اور کرنل بالینڈ چیختے ہوئے زمین پر گرے اور تڑپنے لگے ـــــ لیکن عمران چونکہ پہلے سے ہی چوکنا تھا اس لئے اس نے بوتھم کا اشارہ ہوتے ہی چھلانگ لگائی اور اس سے پہلے کہ گولی اس کے جسم کو چھوتی وہ اچھلا اور قلابازی کھاتا ہوا چیف اس کے سر سے ہو کر اس کی پشت پر پہنچ گیا ـــــ اس نے بوتھم کو اپنے بازوؤں میں جکڑنا چاہا لیکن بوتھم اس کی توقع سے کہیں زیادہ پھرتیلا نکلا۔ اس نے انتہائی تیزی سے اپنے جسم کو سمیٹا اور پھر اس کی لات بجلی کی سی تیزی سے گھومتی ہوئی عمران کی پسلیوں پر پڑی ـــــ اور عمران لڑکھڑاتا ہوا دور ہٹتا چلا گیا۔ اس کے چہرے پر یک دم وحشت کے آثار نمایاں ہو گئے۔

نمبر ٹو اور فور نے بھی پھرتی سے گھوم کر ریوالوروں کے رخ عمران کی طرف کئے ـــــ اور گولیاں ان کے ریوالوروں سے نکل کر تیزی سے عمران کی طرف بڑھیں لیکن عمران گولیوں کے رخ اور اونچائی کا اندازہ کر چکا تھا اس لئے اس نے چھلانگ لگائی ـــــ اور اس چھلانگ کی مدد سے وہ نہ صرف دونوں کی گولیوں کی زد سے بال بال بچ نکلا بلکہ اس بار اس نے بوتھم کو

بھی چھاپ لیا تھا۔ اور وہ دونوں ایک دوسرے سے لپٹے ہوئے نیچے زمین پر گر چلے گئے ——— بوتھم نے نیچے گرتے ہی عمران کو ہوا میں اچھالنے کی کوشش کی لیکن عمران اب بوتھم کے قابو میں کیسے آتا۔ اس نے زمین پر گرتے ہی تیزی سے کروٹ بدلی اور جیسے ہی بوتھم اس کے جسم کے اوپر آیا ——— عمران نے دونوں بازوؤں اور پیروں کی مدد سے بوتھم کو اٹھا کر ان دونوں پر دے مارا جو ریوالور ہاتھ میں سنبھالے اس انتظار میں کھڑے تھے کہ جیسے ہی بوتھم عمران سے علیحدہ ہو وہ اسے گولی مار دیں ——— بوتھم چونکہ اچانک ان دونوں سے ٹکرایا تھا اس لئے بوتھم کے ساتھ ساتھ وہ دونوں بھی زمین پر گرے اور ریوالور ان کے ہاتھوں سے نکلتے چلے گئے ——— عمران ان کے نیچے گرتے ہی کسی گیند کی طرح فضا میں اچھلا اور ——— ان تینوں پر جا گرا اس وقت وہ تینوں ہی اٹھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اس لئے عمران کے ٹکرانے سے وہ دوبارہ نیچے گرے ——— لیکن اس بار نمبر فور جس جگہ گرا وہاں سے اس کا ہاتھ ریوالور تک پہنچ گیا تھا۔ اس نے پھرتی سے ریوالور اٹھا کر وہیں پڑے پڑے ہاتھ موڑ کر فائر کر دیا ——— گو اس نے جلدی میں نشانہ عمران کا لیا تھا لیکن عمران اس دوران نمبر فور کو اپنے جسم سمیت فضا میں بلند کر چکا تھا اور گولی نمبر فور کی پشت میں گھستی چلی گئی ——— اور اس کے حلق سے چیخ نکلتے ہی عمران نے اسے اپنے جسم سے علیحدہ کر کے فضا میں اچھال دیا۔ اسی لمحے بوتھم نے بھی اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور سے فائر کر دیا ——— اور اس بار گولی عمران کے بازو میں گھستی چلی گئی۔ اور عمران گولی کے دھکے سے لٹو کی طرح گھوم کر نیچے زمین پر جا گرا۔ اسی لمحے نمبر تھری نے دوسرا فائر کیا۔ لیکن عمران زمین پر گرتے ہی تیزی سے کروٹ بدل گیا۔ اور گولی زمین میں جا لگی [illegible] بوتھم نے بھی دوسرا فائر کیا۔ اور عمران اس بار بجلی کی کروٹ بدلنے کے [illegible] کرنے کے انداز میں پشت کے بل گھٹ ہوا توپ کے گولے کی طرح بوتھم سے جا ٹکرایا ——— وہ اس زاویے سے بوتھم سے ٹکرایا تھا کہ بوتھم اچھل کر سیدھا نمبر تھری سے جا ٹکرایا اور وہ دونوں ہی گر پڑے۔ اس بار عمران کے ہاتھوں سے ریوالور دور جا گرے تھے ——— اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں سنبھل کر ریوالور اٹھاتے عمران نے ایک ریوالور کی طرف قلانچ لگائی اور پھر اس کا ہاتھ ریوالور تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا۔ یہ ریوالور بوتھم کے ہاتھ سے نکلا تھا ——— اور اس سے پہلے کہ عمران سنبھل کر وار کرتا نمبر تھری چھلانگ لگا کر اپنا ریوالور اٹھا لینے میں کامیاب ہو گیا۔ ریوالور اٹھاتے ہی وہ تیزی سے مڑا اور اسی لمحے عمران نے فائر کر دیا اور نمبر تھری کے ہاتھ سے ریوالور اڑ کر دور جا گرا۔

”بھاگو ——— آمجد کی طرف“ ——— اچانک بوتھم نے کہا اور پھر بوتھم اور نمبر تھری تیزی سے بھاگتے ہوئے ایک کمرے میں گھستے چلے گئے۔ عمران نے ان کی ٹانگوں پر فائر کرنا چاہا لیکن ریوالور سے صرف ٹھک کی آواز بلند ہوئی وہ خالی ہو چکا تھا ——— اور اتنے وقفے میں نمبر تھری اور بوتھم دونوں اس کمرے میں گھس کر غائب ہو چکے تھے۔ عمران اٹھ کر اس کمرے کی طرف بھاگا۔ مگر ابھی اس نے چند ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ اس کے دماغ پر یکدم اندھیرا سا چھاتا چلا گیا ——— اور وہ لڑکھڑا کر زمین پر گر پڑا۔ شاید بازو سے مسلسل بہنے والے خون نے آخر کار اپنا رنگ دکھا ہی دیا تھا۔ عمران نے نیچے گرتے ہی اپنے سر کو بار بار تیزی سے جھٹکنا شروع کر دیا ——— لیکن اندھیرا پوری طرح چھٹنے میں ہی نہ آ رہا تھا۔ لیکن عمران مسلسل اپنی کوششوں میں لگا ہوا

تھا۔ اور پھر آہستہ آہستہ اندھیرا چھٹتا چلا گیا۔ اور جب عمران پوری طرح ہوش میں آگیا تو   اٹھ کر بیٹھ گیا۔ وہ یہ تو سمجھ گیا تھا کہ بوتھم اور خبرؤ دونوں ہی آب میں چھوڑ کر جزیرے سے نکل گئے ہوں گے —— اور وہ ان کا منصوبہ بھی سمجھ گیا تھا کہ چونکہ آبدوز کے بغیر باہر نہیں جایا جا سکتا۔ اس لئے ظاہر ہے عمران اندر ہی بھوک پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جائے گا —— عمران نے اٹھ کر بیٹھتے ہی سب سے پہلے اپنے زخمی بازو کا جائزہ لیا۔ جس میں سے خون مسلسل نکل رہا تھا۔ عمران نے محسوس کیا کہ گولی بازو کے اندر جلد کے قریب ہی اٹکی ہوئی ہے —— اور جب تک یہ باہر نہ نکلے گی خون بہنا بند نہ ہوگا۔ چنانچہ اس نے دانتوں پر دانت مضبوطی سے جماتے ہوئے اپنے زخمی بازو کو دوسرے ہاتھ سے پکڑا اور پھر دوسرے ہاتھ کا انگوٹھا زخم کے اندر محسوس ہونے والی گولی کی سائیڈ میں ایک مخصوص زاویے سے رکھ کر —— اور پھر اس نے پورا زور لگا کر انگوٹھے کو اپنے ہی بازو میں ایک جھٹکے سے گاڑ دیا۔ اور پہلے ہی جھٹکے میں گولی اچھل کر زخم سے باہر آگئی۔ لیکن اس بار تکلیف اتنی شدید ہوئی کہ عمران سنبھل نہ سکا —— اور لہرا کر زمین پر گر پڑا اور اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا مستقل طور پر پھیلتا چلا گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

بوتھم نے عمران کے ہاتھ میں ریوالور اور خبرؤ کے ہاتھ سے ریوالور نکلتے دیکھ کر اضطراری طور پر بھاگنے کا فیصلہ کیا —— اور چونکہ جہاں لڑائی ہو رہی تھی وہ جگہ اس کمرے سے نزدیک تھی۔ جہاں آبدوز موجود تھی۔ اس لئے بوتھم کے پیچھے پیچھے دونوں بھاگتے ہوئے اس کمرے میں داخل ہوئے اور دوسرے لمحے وہ نہ صرف آبدوز میں بیٹھ چکے تھے بلکہ آبدوز بھی تیزی سے چلتی ہوئی جزیرے سے نکل کر باہر سمندر میں پہنچ گئی۔

"باس —— یہ بے حد خطرناک ہے۔ لیبارٹری وہاں موجود ہے۔ اور ایسا نہ ہو کہ وہ جنونی شخص انتقاماً لیبارٹری کو ہی تباہ کر ڈالے —— خبرؤ نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ —— اس بات کا تو مجھے خیال ہی نہیں رہا —— میں تو یہی سوچ رہا تھا کہ خود ہی بھوک اور پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جائے گا۔

لیکن اگر اس نے لیبارٹری کو تباہ کر ڈالا تو پھر سب کچھ ہی ختم ہو جائے گا۔ یہ بے حد خطرناک آدمی ہے ـــــ زخمی ہونے کے باوجود وہ کسی جنونی کی طرح لڑ رہا تھا" ـــــ بوتم نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"آپ آبدوز کو ایمرجنسی پوائنٹ سے لے چلیے۔ ہم وہاں سے نہ صرف اسلحہ حاصل کر لیں گے بلکہ آسانی سے ٹارگٹ بھی جا لیں گے" ـــــ نمبر ٹو نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ واقعی تم بے حد ذہین ہو نمبر ٹو" ـــــ بوتم نے اچھلتے ہوئے کہا اور پھر اس نے آبدوز کا رخ موڑا اور آبدوز تیزی سے گھومتی ہوئی مخالف سمت کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ ایک مخصوص جگہ پر پہنچ کر بوتم نے ایک لیور دبایا تو آبدوز نیچے جھکتی چلی گئی ـــــ اور پھر جب انتہائی گہرائی میں پہنچی تو بوتم نے ایک بٹن دبایا۔ جھٹکے سے آبدوز تیزی سے جزیرے کی چٹان کی طرف بڑھتی چلی گئی جیسے ہی آبدوز کی چونچ اس مخصوص چٹان کے ایک مخصوص حصے سے ٹکرائی ـــــ اور چٹان میں خود بخود ایک خلا سا بنتا چلا گیا اور آبدوز اس خلا میں داخل ہوتی چلی گئی۔ آبدوز کے اندر داخل ہوتے ہی خلا دوبارہ برابر ہو گیا اور پھر آبدوز اوپر کو اٹھتی چلی گئی ـــــ وہ تھوڑا سا ہی اوپر کو اٹھی تھی کہ اس کے نیچے ایک فرش سا سرک کر آ گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی پانی کی سطح تیزی سے نیچی ہوتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد پانی غائب ہو چکا تھا ـــــ اور آبدوز اب خشک فرش پر کھڑی تھی۔ پانی غائب ہوتے ہی وہ دونوں تیزی سے آبدوز سے باہر نکلے۔ اور پھر کمرے کے ایک کونے کی طرف بڑھتے چلے گئے ـــــ بوتم نے ہاتھ اونچا کر کے ایک مخصوص جگہ پر ہتھیلی سے خاص انداز میں تھپکی دی تو دیوار ہٹتی چلی گئی۔ اور وہ دونوں اس خلا کو پار کر گئے۔

اب وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں موجود تھے۔ اس کمرے میں بڑی بڑی الماریاں رکھی ہوئی تھیں ـــــ نمبر ٹو نے ایک الماری کا تالا مخصوص نمبر ملا کر کھولا اور پھر جب اس نے اس کے پٹ کھولے تو الماری کے اندر جدید ترین مشین گنوں کا ایک پورا سا ذخیرہ سا نظر آیا۔ نمبر ٹو نے دو مشین گنیں نکالیں اور اس کے ساتھ ہی میگزین بھی باہر نکال لئے ـــــ پھر اس نے ایک ایک میگزین مشین گنوں میں ڈالا اور الماری کو بند کر کے واپس مڑا۔ اور اس نے ایک مشین گن بوتم کی طرف بڑھا دی۔ جو بڑی بے چینی کے عالم میں کھڑا تھا ـــــ بوتم نے جھپٹ کر مشین گن سنبھالی اور پھر وہ تیزی سے کمرے کے کونے میں بنے ہوئے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دروازہ کھول کر وہ دونوں ایک راہداری میں آ گئے ـــــ راہداری کے آخر میں سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔ وہ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر ایک اور کمرے میں آ گئے۔ اور پھر اس کمرے سے نکل کر وہ برآمدے میں آ گئے۔ جس میں گرل لگی ہوئی تھی ـــــ نمبر ٹو نے آگے بڑھ کر ونڈو گرل کا ایک کونا آہستہ سے اٹھایا اور باہر کی طرف دیکھتے ہوئے وہ چونک پڑا۔ کیونکہ سامنے وہ میدان نظر آ رہا تھا جس میں لڑائی ہوئی تھی ـــــ میدان میں نمبر فور کی لاش پڑی ہوئی صاف نظر آ رہی تھی۔ لیکن عمران۔ گورنر اور کرنل مالینڈ تینوں غائب تھے۔

"اوہ ـــــ یہ تینوں کہاں گئے۔ گورنر اور کرنل مالینڈ کی لاشیں غائب ہیں اور عمران بھی غائب ہے" ـــــ نمبر ٹو نے حیران اور پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے ـــــ وہ کہاں جا سکتا ہے" ـــــ بوتم نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔

"میرا خیال ہے عمران ان دونوں کی لاشوں کو گھسیٹ کر کہیں کسی کمرے میں لے گیا ہوگا۔ ہمیں خود باہر نکلنا پڑے گا" ——— نمبر ٹو نے کہا اور پھر وہ تیزی سے برآمدے میں بنے ہوئے ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ بوتھم بھی اس کے پیچھے تھا اور پھر وہ دونوں بڑی احتیاط سے برآمدے سے نکل کر باہر آگئے ——— وہ بڑے چوکنے انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہے تھے اور دوسرے لمحے وہ اچانک چونک پڑے۔ انہوں نے عقب والے کمرے سے عمران کو باہر نکلتے دیکھا۔ وہ ڈھیلے قدموں سے باہر نکل رہا تھا ——— اور پھر دیر کئے بغیر بوتھم نے پھرتی سے سٹین گن کا رخ عمران کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آواز سے میدان گونج اٹھا اور عمران اچھل کر نیچے گرا اور پھر تیزی سے لڑھکتا ہوا ایک ستون کی آڑ میں جا گرا ——— وہ چند لمحے ہاتھ پاؤں جھٹکتا رہا اور یوں تڑپتا رہا جیسے مچھلی پانی کے بغیر تڑپتی ہے۔ اور پھر اس کے ہاتھ پیر سیدھے ہوتے چلے گئے۔

"وہ مارا ——— یہ ختم ہو گیا ——— ہم بچ گئے" ——— بوتھم نے چیختے ہوئے کہا۔ اور پھر بے تحاشا عمران کی طرف دوڑ پڑا۔

"احتیاط سے باس ——— ہو سکتا ہے یہ ڈرامہ ہو" ——— نمبر ٹو نے اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے کہا۔ اور بوتھم جو بے تحاشا دوڑتا چلا جا رہا تھا۔ یک دم رک گیا۔ بات اس کی سمجھ میں آ گئی تھی اور پھر وہ دونوں آہستہ آہستہ عمران کی طرف بڑھتے چلے گئے ——— عمران بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔

ان دونوں نے ہاتھوں میں سٹین گنیں سنبھالی ہوئی تھیں۔ اور وہ بے حد چوکنے تھے۔ عمران کے قریب پہنچ کر وہ ایک لمحے کے لئے رکے۔ عمران کی آنکھیں بند تھیں ——— چہرے پر موت کی زردی چھائی ہوئی تھی۔ اور وہ

مکمل طور پر بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔

"یہ مر چکا ہے ——— یقیناً مر چکا ہے" ——— بوتھم نے کہا اور نمبر ٹو نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار ابھر آئے تھے اور وہ تیزی سے عمران کی طرف بڑھے اور اسی لمحے انہیں کمرے کے اندر سے کسی کے کراہنے کی آواز سنائی دی۔ وہ دونوں اچھل پڑے۔

"شاید کرنل یا گرینڈ میں سے کوئی زندہ ہے" ——— نمبر ٹو نے کہا۔ اور پھر وہ عمران کی لاش کو پھلانگتے ہوئے تیزی سے کمرے کی طرف دوڑتے چلے گئے۔

عمران تھوڑی ہی دیر بے ہوش رہا۔ کیوں کہ یہ اچانک ہونے والی تکلیف کی وجہ سے عارضی بے ہوشی تھی اور پھر اس کی آنکھیں کھلتی چلی گئیں۔ چند لمحے اسے اپنی قوت ارادی کو بروئے کار لانے میں لگے۔ اس کے بعد وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا [illegible] اس نے دیکھا کہ اب بازو سے خون صرف رِس رہا تھا۔ عمران نے قمیض کے دامن سے ایک پٹی پھاڑی۔ اور پھر اسے زخم پر کس کر باندھ دیا۔ اب وہ محفوظ تھا [illegible] پھر وہ اٹھا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا گوڈز اور کرنل ہالینڈ کی طرف بڑھا جو اسی طرح زمین پر پڑے ہوئے تھے۔ عمران ان کے قریب پہنچتے ہی چونک پڑا۔ کیوں کہ وہ دونوں مرے نہیں تھے بلکہ زندہ تھے ـــــ گولیاں ان کے سینے میں گھسی ہوئی تھیں اور زخموں سے ابھی تک خون رِس رہا تھا۔ لیکن ان کی حالت ایسی تھی کہ وہ کسی بھی لمحے ختم ہو سکتے تھے۔ عمران چند لمحے ان کے

قریب کھڑا کچھ سوچتا رہا۔ بظاہر فوری طور پر طبی امداد ملنے کی کوئی امید نہ تھی اور ان دونوں کی حالت بتا رہی تھی کہ وہ دونوں اگر تھوڑی دیر اور طبی امداد نہ ملی تو ختم ہو جائیں گے۔ البتہ ایک صورت میں بچایا جا سکتا تھا ـــــ اگر گولیاں ان کے جسموں سے نکل آئیں تو پھر شاید وہ بچ سکتے تھے۔ کیوں کہ اس طرح بارود کا زہر مزید نہ پھیلتا۔ اور زخموں کو باندھ دینے سے خون بھی بند کیا جا سکتا تھا۔ لیکن ان کی حالت ایسی تھی کہ وہ آپریشن کے دوران بھی مر سکتے تھے ـــــ اور یہاں ایسی کوئی صورت نہ تھی کہ انہیں ساتھ ساتھ گلوکوز اور خون بھی دیا جا سکتا تھا۔ بہرحال اس نے رسک لینے کا فیصلہ کر لیا۔ کیوں کہ ایک فی صد چانس ان کے بچنے کا تھا۔ جب کہ دوسری صورت میں بھی تو وہ زیادہ سے زیادہ آدھا گھنٹہ اور زندہ رہ سکتے تھے ـــــ اس نے تیزی سے اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک باریک سا خنجر باہر نکال لیا۔ لیکن یہ اتفاق تھا کہ گوڈز بھول گیا اور اپنے ہمراہ لے آنے کا خیال نہ رہا تھا ورنہ وہ [illegible] کو اس طرح زندہ بچ کر نہ جانے دیتا ـــــ اس نے خنجر نکالا اور پھر اس نے ان دونوں کی قمیضیں پھاڑ ڈالیں اور ان سے پٹیاں بنا لیں۔ اور اس کے بعد اس نے گوڈز کے زخم کو خنجر سے کاٹنا شروع کر دیا۔ اس کا ہاتھ بڑی مہارت سے کسی ماہر سرجن کی طرح چل رہا تھا ـــــ وہ خنجر کو اس طرح استعمال کر رہا تھا کہ کوئی بڑی رگ نہ کٹنے پائے۔ اور پھر اس کے خنجر کی نوک گولی سے ٹکرائی اور اس نے خنجر ایک طرف رکھا اور دونوں ہاتھوں سے زخم کے کناروں کو آہستہ آہستہ دبانا شروع کر دیا ـــــ گولی آہستہ آہستہ باہر کھسکتی چلی آئی اور پھر عمران نے گولی کا سرا انگلی سے پکڑ کر باہر نکال لیا اور اس کے بعد اس نے زخم پر کپڑا رکھ کر اوپر سے پٹی باندھ دی۔ اس کے بعد وہ کرنل ہالینڈ کی طرف مڑا اور چند ہی لمحوں میں وہ اس کے پہلو سے بھی گولی باہر نکالنے میں کامیاب ہو گیا۔ یہ

غنیمت تھا کہ گولیاں زیادہ گہرائی میں نہ تھیں۔ اور چھوٹی بور کی تھیں اس لئے ان میں اتنی قوت بس ہی نہ تھی کہ وہ بہت گہری گھس جاتیں ——— بہرحال اس نے اپنے طور پر ان کے بچنے کی آخری کوشش بھی کر لی۔ اور کرنل ہالینڈ کی پٹی باندھ کر اس نے خنجر کو کپڑے سے صاف کر کے جیب میں ڈالا اور اب ان دونوں کو تھوڑا سا پانی پلا دیا جاتا تو شاید یہ بچ نکلتے ——— لیکن وہاں پانی کہیں نہ تھا۔ عمران اٹھا اور باہر کی طرف مڑا۔ تاکہ کہیں سے پانی ڈھونڈھ لائے۔ کمرے سے باہر نکلتے ہی اچانک اس کی نظریں سامنے دوسرے کنارے پر کھڑے ہوئے بوتھم اور نمبر فور پر پڑیں جو ہاتھوں میں مشین گنیں سنبھالے کھڑے تھے عمران کو مڑنے کی بھی فرصت نہ ملی اور بوتھم نے ٹریگر دبا دیا ——— عمران اتنے فاصلے سے بھی اس کی انگلی کی حرکت دیکھ چکا تھا اس لئے وہ بجلی کی سی تیزی سے نیچے گرا اور پھر لڑھکتا ہوا تھوڑی دور ایک ستون کی آڑ میں ہوا۔ لیکن یہاں بھی وہ ان کی گولیوں کی زد سے باہر نہ تھا ——— اور پہلی گولیاں ٹھیک اس جگہ پڑی تھیں جہاں ایک لمحہ پہلے عمران موجود تھا اس لئے عمران نے بُری طرح ہاتھ پیر جھٹکنے شروع کر دیئے۔ وہ انہیں اپنے مرنے کا بھرپور تاثر دینا چاہتا تھا تاکہ وہ دوبارہ فائرنگ نہ کریں ——— کیونکہ اس بار پوزیشن ایسی تھی کہ عمران کسی طور پر بھی مشین گن کی گولیوں سے نہ بچ سکتا تھا۔ وہ چند لمحے بُری طرح تڑپتا رہا پھر اس نے اپنے ہاتھ پیر کھینچ کر سیدھے کئے اور مکمل طور پر اپنے آپ کو بے حس و حرکت کر لیا۔

اور پھر توقع کے مطابق اس نے ادھ کھلی آنکھ سے انہیں اپنی طرف بڑھتا دیکھا۔ بوتھم چیختا ہوا آگے بڑھا مگر نمبر فور نے اُسے روک لیا اور پھر وہ دونوں آہستہ آہستہ آگے بڑھتے چلے آئے ——— جب وہ عمران کے قریب آئے تو عمران نے آنکھ بند کر لی اور سانس تک روک لیا۔ اُسے معلوم تھا کہ خون بہہ جانے کی وجہ سے اس کا رنگ زرد پڑا ہوا ہے ——— اور پھر بے حس و حرکت ہونے کی وجہ سے وہ دھوکہ کھا جائیں گے اور اُسے توقع تھی کہ وہ یہ نہ سوچیں گے کہ پہلے زخم کے علاوہ عمران کے جسم پر گولی کا اور کوئی زخم نہیں پھر وہ مر کیسے گیا ——— وہ انسانی نفسیات کو اچھی طرح جانتا تھا کہ آدمی ایسے موقعوں پر سامنے کی چیز کو نظر انداز کر دیتا ہے اس کا پروگرام یہی تھا کہ وہ جیسے ہی اس پر جھکیں گے۔ وہ اچھل کر ان دونوں پر ٹوٹ پڑے گا ——— لیکن عین اسی موقع پر اندر کمرے سے کسی کے کراہنے کی آواز سنائی دی۔ شاید خون رک جانے کی وجہ سے کوئی ہوش میں آ گیا تھا ——— اور کراہ کی آواز سنتے ہی وہ دونوں بُری طرح چونکے اور پھر دونوں ہی عمران کے جسم کو پھلانگتے ہوئے اندر کمرے کی طرف دوڑتے چلے گئے۔ جیسے ہی وہ دونوں کمرے میں گھسے عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا ——— اور پھر وہ بھی دبے پاؤں ان کے پیچھے بڑھتا گیا۔ وہ دونوں چونکہ عمران کی موت کی طرف سے مطمئن ہو چکے تھے۔ اس لئے وہ اپنی پشت کی طرف سے بالکل ہی غافل تھے۔ عمران نے جیب میں ہاتھ ڈال کر وہی خنجر باہر نکالا ——— اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور ایک چمک سی کمرے میں لہرائی دوسرے لمحے اس کا چلایا ہوا خنجر نمبر فور کی پشت میں سیدھا اس جگہ گھستا چلا گیا۔ جہاں وہ سیدھا قلب میں جا پہنچا ——— اور نمبر فور چیخ مار کر منہ کے بل نیچے گرتا چلا گیا۔ یہ شکر ہے کہ وہ کرنل اور گورنر دونوں کے جسموں سے ذرا ہٹ کر گرا تھا۔ اس لئے وہ زخمی پر نہ گرا ورنہ اگر وہ ان میں سے کسی پر بھی گر پڑتا تو اس کی موت یقینی ہو جاتی۔

"کیا ہوا ۔۔۔ کیا ہوا!" ۔۔۔ بوتھم نمبر ٹو کی طرف لپکتے ہوئے چیخا اور اسے نیچے گرتے دیکھ کر بُری طرح اچھلا مگر اسی لمحے عمران کسی عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا اور پھر بوتھم چیختا ہوا کسی گیند کی طرح اچھل کر کمرے کی دیوار سے جا ٹکرایا ۔۔۔ اور اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن اچھل کر ایک طرف جا گری۔ عمران اسے اچھالتے ہی تیزی سے اس کے ہاتھ سے نکلی ہوئی مشین گن کی طرف جھپٹا اور اس سے پہلے کہ بوتھم دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرنے کے بعد اٹھتا عمران مشین گن سنبھال چکا تھا ۔۔۔ اور پھر اس نے ٹریگر دبا دیا۔ اور کمرے میں تڑتڑاہٹ کی آواز گونج اٹھی۔ لیکن گولیاں بوتھم کے جسم کے قریب فرش سے ٹکرائیں۔

"یہ گولیاں تمہارے جسم میں بھی گھس سکتی ہیں۔ اس لئے ہاتھ اٹھا کر کھڑے ہو جاؤ" ۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ مگر تم تو مر چکے تھے" ۔۔۔ بوتھم نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

"میں اس طرح تو لاکھوں بار مر چکا ہوں۔ مجھے مرنے کی اداکاری پر بین الاقوامی ایوارڈ ملا ہوا ہے" ۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باہر نکلو ۔۔۔ جلدی کرو" ۔۔۔ عمران نے اسے سخت لہجے میں کہا۔ اور مشین گن کی نال اس کے پہلو سے لگا دی۔ بوتھم ڈھیلے قدموں سے باہر کی طرف بڑھا مگر نمبر ٹو کی لاش کے قریب سے گزرتے ہوئے وہ بجلی کی سی تیزی سے جھکا ۔۔۔ وہ شاید نمبر ٹو کی مشین گن اٹھانا چاہتا تھا۔ لیکن عمران کی پھرتی کے متعلق اس کا اندازہ ایک بار پھر غلط نکلا اور عمران نے اس کے

جھکتے ہی تیزی سے مشین گن کو فضا میں اچھالا اور پھر اسے نال سے پکڑ کر لاٹھی کی طرح گھما کر اس کا بٹ مشین گن کا شکار اٹھتے ہوئے بوتھم کے سر پر دے مارا اور بوتھم چیخ کر منہ کے بل نیچے جا گرا ۔۔۔ عمران نے ایک اور وار کیا۔ اور وہ بے حس و حرکت ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے جھک کر اس کی نبض پکڑی اور پھر اطمینان کا سانس لیا کیونکہ اس کی نبض بتا رہی تھی کہ وہ ایک گھنٹے سے پہلے ہوش میں نہیں آ سکتا۔

اور عمران اسے چھوڑ کر مشین گن اٹھائے تیزی سے کمرے سے باہر نکلا اور پھر تیزی سے بھاگتا ہوا وہ اس طرف بڑھا جدھر یہ دونوں نظر آئے تھے۔ اور پھر برآمدے کے کھلے دروازے میں گھس کر وہ راہداری سے ہو کر آبدوز تک پہنچ گیا ۔۔۔ دراصل اسے فکر تھی کہ وہ جلد از جلد کرنل اور گوڈرڈ کو جزیرے سے باہر لے جائے تاکہ ان کی زندگیاں بچ جائیں۔ آبدوز کو دیکھتے ہی وہ واپس آیا اور پھر اس نے حتی الوسع پھرتی سے باری باری گوڈرڈ اور کرنل ہالینڈ کو اٹھا کر آبدوز میں لا ڈالا ۔۔۔ اور پھر بے ہوش بوتھم کو بھی اس نے آبدوز میں ڈالا۔ کرنل ہالینڈ کی حالت گوڈرڈ سے زیادہ بہتر تھی۔ اور شاید بے ہوشی کے عالم میں کراہ بھی رہا تھا۔ اور جب عمران نے آبدوز کو چلایا تو باقی مرحلے خود بخود طے ہوتے چلے گئے ۔۔۔ اور تھوڑی دیر بعد آبدوز کھلے سمندر میں پہنچ گئی۔ عمران آبدوز کو سطح پر لے آیا اور پھر کوسٹ گارڈز کی تیز رفتار لانچیں کرنل اور گوڈرڈ کو لئے تیزی سے ساحلی ہسپتال کی طرف اڑی چلی گئیں ۔۔۔ اور ان کی طرف سے مطمئن ہونے کے بعد عمران جنرل اور کوسٹ گارڈز کے دو افسروں سمیت آبدوز میں واپس جزیرے میں آیا اور اب وہ خفیہ لیبارٹری کھلی کتاب کی طرح ان کے سامنے تھی۔ اور پھر ایک

کمرے سے وہ فائل بھی مل گئی جس میں ٹوپاز کے اڈوں اور کارکنوں کے پتے موجود تھے اور جنرل جیمز نے چارج سنبھال لیا ——— اور اس نے ان اڈوں پر چھاپے اور ٹوپاز کے کارکنوں کی گرفتاری کے احکامات جاری کرنے شروع کر دیئے۔

"اچھا جنرل جیمز ——— اب مجھے اجازت ——— میرے ساتھی تو میرے انتظار میں سوکھ گئے ہوں گے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم زخمی ہو عمران ——— اس لئے تمہیں پہلے ہسپتال میرے ساتھ چلنا ہو گا تم نے نارکونگ ایجنسی اور کرنل ہالینڈ پر وہ احسانات کئے ہیں جو کبھی فراموش نہیں کئے جا سکتے" ——— جنرل جیمز نے بڑے عقیدت بھرے انداز میں اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔

"تو کیا میرے زخم پر پٹی لگ جانے سے سارے احسانات فراموش ہو جائیں گے" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں ——— وہ تو نہیں ہو سکتے ——— بہرحال تم زخمی ہو" جنرل جیمز نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جب نہیں ہو سکتے تو پھر پٹی بندھوانے کا کیا فائدہ ——— البتہ ہو سکے تو احسانوں پر ہی پٹی باندھ دو اور وہ فراموش ہو جائیں" ——— عمران نے کہا اور جنرل جیمز بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ارے تم جنونی نہیں ——— کرنل ہالینڈ بچ جائے گا تم شاید اس لئے بضد ہو کہ وہ مر جائے گا اور تم اس کی جگہ نارکونگ ایجنسی کے چیف باس بن جاؤ گے۔ منہ دھو رکھو" ——— عمران نے کہا اور جنرل جیمز ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا ———

ختم شد

مسلسل ایکشن کے متوالے قارئین کیلئے عمران سیریز کا ایک یادگار ناول

فاسٹ ایکشن

مصنف :- مظہر کلیم ایم اے

- سنار بلونڈ — دنیا کے خطرناک ترین مجرم — جن کا دعویٰ تھا کہ وہ مشکل سے مشکل مشن صرف دو روز میں مکمل کر لیتے ہیں۔
- عمران اور سیکرٹ سروس پر سنار بلونڈ کے پے در پے خوفناک اور جان لیوا حملے۔ عمران کی کار پر بم پھینک دیا گیا ——— جوزف پر سرعام گولیوں کی بوچھاڑ کر دی گئی ——— جولیا پر دن دہاڑے جان لیوا حملہ کیا گیا ——— اور بھرے ہوٹل میں تنویر کے پہلو میں خنجر اتار دیا گیا۔
- صفدر اور کیپٹن شکیل کو زہریلی سوئیوں کی مدد سے مفلوج کر دیا گیا۔ اس ہیوی الارک پریگنٹ بم کا خطرناک عمل۔ جس میں عمران اور ٹائیگر موت کی کشمکش میں مبتلا تھے۔
- ایکسٹو دانش منزل میں بے بس پڑا ہوا تھا اور سنار بلونڈ دانش منزل میں دندناتے پھر رہے تھے اور یہ سب اس قدر تیزی سے کیا گیا کہ عمران اور سیکرٹ سروس بوکھلا اٹھی کہ سنار بلونڈ کا اصل مشن کیا تھا۔ کیا وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو گئے؟

——— انتہائی منفرد اور دلچسپ ناول ———

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز

سے آخر یادگار ایڈونچر

بلڈ ہاؤنڈز

مصنف
مظہر کلیم
ایم اے

★ بلڈ ہاؤنڈز —— جاپان کی ایک ایسی خوفناک تنظیم جس نے پورے جاپان کو اپنی دہشت کے حصار میں لے رکھا تھا۔

★ بلڈ ہاؤنڈز —— جس کے مقابلے پر آکر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کو اپنے جسموں میں دوڑنے والا خون بھی منجمد ہوتا محسوس ہوا۔

★ راجی شنگ —— بلڈ ہاؤنڈز کا چیف —— جس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان پر اس قدر خوفناک عذاب نازل کیا کہ عمران جیسا آدمی بھی چیخنے پر مجبور ہو گیا۔

★ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان جو بلڈ ہاؤنڈز کا خاتمہ کرتے کرتے خود اپنی موت کو دعوت دے بیٹھے۔

★ جاپان جیسے جدید ترین ملک میں جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کو موت کے گھاٹ اتارنے کے لئے شاہی جلاد کے سامنے لایا گیا اور پھر شاہی جلاد کا خوفناک کلہاڑا حرکت میں آیا اور گردن کٹ کر ایک طرف جا گری۔

کس کی گردن —— ؟

★ انتہائی خوفناک اور یادگار ایڈونچر —— جس میں مسلسل ایکشن کے ساتھ ساتھ عروج پہ پہنچا ہوا سسپنس بھی شامل ہے۔ منفرد انداز میں لکھی گئی کہانی۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز

مظہر کلیم ایم اے

کی ایک اور فخریہ پیش کش

پرنس ونچل

پرنس ونچل —— اپنے نام کی طرح عجیب و غریب اور نادر روزگار شخصیت
حماقتوں میں عمران سے بھی دو ہاتھ آگے۔
ہیبت اور وقار میں کرنل فریدی سے بھی کہیں زیادہ اور
عیاری، چالاکی اور دانشمندی میں کیپٹن پرمود
بھی اس کے آگے پانی بھرے۔

پرنس ونچل —— ایک ایسی چلتی پھرتی شخصیت جس نے عمران کا ناطقہ بند کر دیا۔
عمران ایک بار پھر شکست کا اعتراف کرتا ہے۔

شائع ہو گیا ہے —— کسی بھی قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں

یوسف برادرز پبلشرز بکسیلرز پاک گیٹ ملتان